رمضان المبارک تا ذوالحجۃ الحرام (1442ھ/2021ء) 4 ماہ کے اصلاحی موضوعات پر 17 بیانات

اسلامی بیانات

(جلد:6)

خواتین کے لئے

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

رَمَضانُ المُبارَک تا ذُوالْحِجَّۃِ الحَرام (1442 ہجری کے) 4 ماہ کے اصلاحی موضوعات پر 17 بیانات

اسلامی بیانات

(جلد: 6)

اسلامی بہنوں کے لئے

پیش کش

المدینۃ العلمیۃ

Islamic Research Center

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

ناشر

مکتبۃُ المدینہ کراچی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

نام کتاب : اسلامی بیانات (جلد:6)

صفحات : 380

پہلی بار : رجب المرجب ۱۴۴۲ھ، فروری 2021ء تعداد: 9000 (نو ہزار)

پیش کش : المدینۃ العلمیۃ
Islamic Research Center

ناشر : مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی کراچی

تصدیق نامہ

تاریخ: 12-09-2020 حوالہ نمبر: 248

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب "**اسلامی بیانات** (جلد:6)" (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اور فقہی مسائل وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

12-09-2020

E-mail: ilmia@dawateislami.net www.dawateislami.net

التجا: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اِجازت نہیں

یادداشت

دورانِ مطالعہ ضرور تاًانڈرلائن کیجئے،اشارات لکھ کر صفحہ نمبرنوٹ فرمالیجئے۔اِنْ شَآءَ اللہ علم میں ترقّی ہوگی۔

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

www.dawateislami.net

اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع میں بیانات کا شیڈول

(4ماہ: رَمَضانُ المُبارَک تا ذُوالْحِجَّۃِ الحَرام 1442ھ / اپریل 2021 تا اگست 2021ء کے بیانات)

ہفتہ	متوقع اسلامی تاریخ	عیسوی تاریخ	بیان کا نام	صفحہ
پہلا ہفتہ	1 رمضان المبارک	14 اپریل 2021	خاتونِ جنّت کی شان و عظمت	11
دوسرا ہفتہ	8	21	تلاوتِ قرآن اور مسلمان	35
تیسرا ہفتہ	15	28	شانِ سیدتنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا	56
چوتھا ہفتہ	22	5 مئی 2021	وضو کے طِبّی فوائد	79
پانچواں ہفتہ	29	12	علمِ دین کے فضائل	99
پہلا ہفتہ	6 شوال المکرم	19	اعلیٰ حضرت کا اعلیٰ کِردار	117
دوسرا ہفتہ	13	26	فیضانِ امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ	138
تیسرا ہفتہ	20	2 جون 2021	مکّہ مکرّمہ کی شان و عظمت	157
چوتھا ہفتہ	27	9	مدینے کی خصوصیات	181
پہلا ہفتہ	5 ذوالقعدہ	16	نرمی کیسے پیدا کریں؟	204
دوسرا ہفتہ	12	23	ایک زمانہ ایسا آئے گا	224
تیسرا ہفتہ	19	30	نیکیوں کی حرص کیسے پیدا ہو	240
چوتھا ہفتہ	26	7 جولائی	رِشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کیجئے	261
پہلا ہفتہ	3 ذوالحجہ	14	جانوروں پر ظلم کرنا حرام ہے	280
دوسرا ہفتہ	10	21	والِد کے ساتھ حسنِ سلوک	304
تیسرا ہفتہ	17	28	فیضانِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ	325
چوتھا ہفتہ	24	4 اگست	توکل و قناعت	344

www.dawateislami.net

اجمالی فہرست

نمبر شمار	بیان کا نام	صفحہ نمبر
1	بیانات کا شیڈول	4
2	اجمالی فہرست	5
3	کتاب پڑھنے کی نیتیں	6
4	المدینۃ العلمیہ کا تعارف	7
5	پہلے اسے پڑھ لیجئے!	9
6	خاتونِ جنّت کی شان و عظمت	11
7	تلاوتِ قرآن اور مسلمان	35
8	شانِ سیدتنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا	56
9	وضو کے طِبّی فوائد	79
10	علمِ دین کے فضائل	99
11	اعلیٰ حضرت کا اعلیٰ کردار	117
12	فیضانِ امام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ	138
13	مکّہ مکرّمہ کی شان و عظمت	157
14	مدینے کی خصوصیات	181
15	نرمی کیسے پیدا کریں؟	204
16	ایک زمانہ ایسا آئے گا	224
17	نیکیوں کی حرص کیسے پیدا ہو	240
18	رِشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کیجئے	261
19	جانوروں پر ظلم کرنا حرام ہے	280
20	والِد کے ساتھ حسنِ سلوک	304
21	فیضانِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ	325
22	توکل وقناعت	344
23	تفصیلی فہرست	369
24	مآخذ و مراجع	376

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

"دعوتِ اسلامی" کے 10 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی **"10 نیّتیں"**

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

(۱) ہر بار حمد و صلوٰۃ اور تَعَوُّذ و تَسْمِیَہ سے آغاز کروں گی۔ (اسی صَفْحَہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے اس پر عمل ہو جائے گا) (۲) رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مُطالَعہ کروں گی۔ (۳) حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گی۔ (۴) قرآنی آیات اور اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گی۔ (۵) جہاں جہاں **"سرکار"** کا اِسْمِ مبارَک آئے گا وہاں **صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم**، جہاں جہاں کسی **صحابی** کا نام آئے گا وہاں **رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ** اور جہاں کسی **بزرگ** کا نام آئے گا تو وہاں **رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ** پڑھوں گی۔ (۶) رضائے الٰہی کے لئے علم حاصل کروں گی۔ (۷) اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو مَدَنِیہ اسلامی بہن سے پوچھ لوں گی۔ (۸) (اپنے ذاتی نسخے کے) "یادداشت" والے صفحہ پر ضروری نِکات لکھوں گی۔ (۹) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گی۔ (۱۰) کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو کسی مَحْرَم کے ذریعے ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گی۔

(ناشِرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرْف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیٔ دعوتِ اِسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عَزْمِ مُصَمَّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بَحُسْن و خوبی سر انجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **"المدینۃُ العلمیہ"** بھی ہے جو دعوتِ اِسلامی کے عُلَماء و مفتیانِ کِرام کثّرھم اللّٰہُ پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اِشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(1)شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت (2)شعبہ درسی کتب (3)شعبہ اِصلاحی کُتُب
(4)شعبہ تراجمِ کُتُب (5)شعبہ تفتیشِ کُتُب (6)شعبہ تخریج[1]

"المدینۃُ العلمیہ" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اَعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیمُ البرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مجدّدِ دین و ملّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ

---

1 . . . اب ان شعبوں کی تعداد 16 ہو چکی ہے: (7)فیضانِ قرآن (8)فیضانِ حدیث (9)فیضانِ صحابہ واہلِ بیت (10)فیضانِ صحابیات و صالحات (11)شعبہ امیر اہلِ سنّت (12)فیضانِ مَدَنی مذاکرہ (13)فیضانِ اَولیاء وعُلَماء (14)بیاناتِ دعوتِ اِسلامی (15)رسائل دعوتِ اِسلامی (16)شعبہ مدنی کاموں کی تحریرات (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

www.dawateislami.net

بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ **اِمام اَحمد رَضا خان** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حَتَّی الْوَسْع سَہْل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اِسلامی بھائی اور اِسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اِشاعتی مَدَنی کام میں ہر ممکن تعاوُن فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مُطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ کریم **"دعوتِ اسلامی"** کی تمام مجالس بشمول **"المدینۃُ العلمیۃ"** کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

رَمَضانُ المُبارَک ۱۴۲۵ھ

www.dawateislami.net

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

دین کی تبلیغ کیلئے وعظ و بیان کا سلسلہ صدیوں سے چلا آرہا ہے۔ انبیائے کرام اور بزرگانِ دین نے بیانات کے ذریعے ہی لوگوں کے دلوں میں ہدایت کی شمع روشن فرمائی۔ اُنہی سے یہ سلسلہ ہم تک پہنچا۔ اس میں شک نہیں کہ اگر بیان بہترین ترتیب، زبردست مواد، اچھے انداز کے ساتھ ساتھ بیان کرنے والے کے اخلاص کے نور سے بھی مالا مال ہو تو سننے والوں کے دل و نگاہ میں روشنی بکھیر دیتا اور عمل میں بہتری پیدا کرتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے تحت مختلف اجتماعات میں بیانات کا سلسلہ جاری رہتا ہے، انہی میں سے ایک ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات ہیں۔ ملک و بیرونِ ملک ہزاروں ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں لاکھوں اسلامی بہنیں اور اسلامی بھائی شریک[1] ہو کر علمِ دین حاصل کر کے اپنی اصلاح کا سامان کرتے ہیں۔ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات کے بیانات[2] اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے تحت تیار ہوتے ہیں۔

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شُوریٰ کی ہدایات کے مطابق اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات کے بیانات پہلے ہی کتابی صورت میں شائع کر دیئے جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں سن 1441 کے تمام اور سن 1442 کے پہلے آٹھ ماہ کے بیانات اردو زبان میں پانچ جلدوں بنام **"اسلامی بیانات (جلد 1 تا 5)"** کی صورت میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان میں سے

1...فروری 2020ء کی کارکردگی کے مطابق دنیا بھر میں اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے 12 ہزار 500 سے زیادہ ہفتہ وار اجتماعات ہوتے ہیں جن میں شُرَکا کی تعداد ہر ہفتے اوسطاً 4 لاکھ 90 ہزار ہے

2...ہفتہ وار اجتماعات میں بیانات کا سلسلہ تو عرصے سے جاری ہے مگر سال 2014ء کے وسط میں بیانات کی تیاری کیلئے **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کا قیام عمل میں آیا۔ اب تک اس شعبے میں ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے مختلف اصلاحی موضوعات پر 480 سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔

www.dawateislami.net

جلد 4 اور 5 کے بیانات بیرونِ ملک کے اجتماعات کیلئے مختلف زبانوں (انگلش، ہندی اور بنگلہ) میں ترجمہ بھی ہوئے ہیں۔ اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے جُمادَی الاُولیٰ تا شعبانُ المعظّم سن 1442 ہجری کے 17 بیانات کا مجموعہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

شائع ہونے والے تمام بیانات درجن سے زائد مراحل (مطالعہ، تلاشِ مواد، ترتیب، فارمیشن، شعبہ ذمہ دار کا فائنل کرنا، رکنِ شوریٰ حاجی ابو رجب محمد شاہد عطاری اور حاجی ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی سے تنظیمی تفتیش، دارُالافتا اہلسنّت کے مفتی صاحب سے شرعی تفتیش، مکمل مواد کی تفتیش، تخریج اور تقابل، انگلش الفاظ کی ایڈیٹنگ و مجلس تراجم سے چیکنگ، پیج سیٹ اپ اور پیراگرافنگ، آیات پیسٹنگ، فائنل پروف ریڈنگ، اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے اس کی چیکنگ، کورل پر پیسٹنگ اور اس کے لوازمات) سے گزار کر اشاعت کیلئے پیش کئے جاتے ہیں۔ ان بیانات پر اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبہ **بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے سات اسلامی بھائیوں (محمد حامد سراج عطاری مدنی، عبد الجبار عطاری مدنی، محمد جان رضا عطاری مدنی، محمد منعم عطاری مدنی، محمد حسین فریدی عطاری، سید عدیل ذاکر چشتی اور حفیظ الرحمٰن عطاری مدنی زَادَھُمُ اللّٰہُ عِلْمًا وَّعَمَلًا) نے کام کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اللہ پاک ان کاوشوں کو قبول فرمائے اور دعوتِ اسلامی کو مزید ترقی اور عروج نصیب فرمائے۔ اٰمین

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی

(مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ)

12.9.2020

بیان:1 ہر مُبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ کریم اُس پر 10 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 10 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے، اللہ کریم اُس پر 100 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے، اللہ کریم اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قِیامت شہداء کے ساتھ رکھے گا۔[1]

وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خُدا چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص۳۰۲)

شعر کی وضاحت: جس منہ سے نکلنے والی ہر بات وَحی کا درجہ رکھتی ہے، عِلم و حِکمت کے اُس چشمۂ فیض پہ لاکھوں سَلام ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے

1... معجم اوسط، ۲۵۲/۵، حدیث: ۲۷۳۵

www.dawateislami.net

پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ”نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی و بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رمضانُ المبارک کی تین (3) تاریخ کو ہمارے پیارے کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی لاڈلی شہزادی فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا وصالِ ظاہری ہوا۔ اسی مناسبت سے آج ہم حضرت سیدہ خاتونِ جنت فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا ذکرِ خیر سُنیں گی۔ سب سے پہلے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی شان و عظمت کے بارے

---

1 ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

میں ایک واقعہ سنتی ہیں۔ چنانچہ

فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا انسانی حور

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے ایک دن نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں جنّتی پھل دیکھنے کی خواہش کی تو حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں جنّت سے دو سیب لے کر حاضر ہو گئے اور عرض کی: اے محمد! اللہ پاک فرماتا ہے: ایک سیب آپ کھائیں اور دُوسرا خدیجہ کو کھلائیں پھر حقِ زوجیت ادا کریں۔ میں تم دونوں سے فاطمۃُ الزہرا کو پیدا کروں گا۔ چنانچہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام کے کہنے کے مطابق عمل کیا۔ جب غیر مسلموں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کہا کہ ہمیں چاند دو ٹکڑے کر کے دکھائیں۔ اُن دِنوں حضرت فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا اپنی والدہ محترمہ حضرت خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے شکمِ اطہر میں تھیں۔ حضرت خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے فرمایا: اُس کی کتنی رُسوائی ہے جس نے ہمارے آقا محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جھٹلایا، حالانکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سب سے بہتر رسول اور نبی ہیں۔ تو حضرت فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے ان کے بطنِ اطہر سے ندا دی: اے امی جان! آپ غمزدہ نہ ہوں اور نہ ہی ڈریں، بے شک اللہ پاک میرے والدِ محترم کے ساتھ ہے۔ جب حضرت فاطمۃُ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی ولادت ہوئی تو ساری فضا آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے چہرے کے نور سے منوّر ہو گئی۔

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جب جنّت اور اس کی نعمتوں کا اشتیاق ہوتا تو حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا بوسہ لے لیتے اور ان کی پاکیزہ خوشبو کو

www.dawateislami.net

سونگھتے اور جب ان کی پاکیزہ مہک سُونگھتے تو فرماتے :فَاطِمَۃُ حَوْرَاءُ اِنْسِیَّۃٍ یعنی فاطمہ توانسانی حُور ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ اللہ کریم نے حضرت فاطمۃُ الزّہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو کیسی شان وعظمت سے نوازا اور آپ نے اپنی والدۂ محترمہ کے بَطنِ اَقْدس میں ہی اپنے والدِ گرامی اور ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صادق وامین ہونے کی گواہی دے دی تھی۔ بِلا شُبہ یہ آپ کی کرامتوں میں سے ایک کرامت تھی۔ آیئے !اب آپ کا مختصر تعارف سنتی ہیں۔ چنانچہ

سیِّدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا مختصر تعارُف

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا نام "فاطِمہ" لقَب "زَہرا" اور "بَتُول" ہے۔ آپ کا بچپن شریف اور زندگی کا ہر لمحہ نہایت ہی پاکیزہ تھا، کیونکہ آپ نے حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجۃُ الکبری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی آغوشِ رحمت میں تربیت پائی، آپ دن رات اپنے والدین کی پاکیزہ زبان سے پاکیزہ اقوال سُنتیں، آپ نہایت عبادت گزار، پرہیز گار اور پاکباز خاتون تھیں، اس لئے آپ کو عابدہ، زاہدہ اور طاہرہ کہا جاتا ہے۔[2]

آپ اخلاق وعادات، گفتار وکردار میں نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بہت مشابہت رکھتی تھیں۔[3] نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وصالِ ظاہری کے تقریباً 5 یا 6 ماہ بعد 3

---

1 . . . الروض الفائق فی المواعظ والرقائق، ص ۲۷۴ ملخصا

2 . . . سفینہ نوح، حصّہ دوم، ص ۱۵، ۱۴ ملخصا

3 . . . ترمذی، کتاب المناقب، باب فضل فاطمۃ رضی اللّٰہ عنہا، ۵/۴۶۶، حدیث: ۳۸۹۸ ملخصا

www.dawateislami.net

رمضانُ المبارک 11 ہجری میں آپ کا وصال ہوا۔[1]

سیِّدہ زاہرہ طیِّبہ طاہِرہ جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص۳۰۹)

مختصر وضاحت: یعنی خاتونِ جنّت حضرت فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا جنّتی عورتوں کی سردار، خوبصورت کَلی، پاکباز، طہارت کی پیکر اور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی راحت ہیں، آپ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صاحِبزادی، خاتونِ جنّت حضرتِ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پر ہمارے دل وجان قربان! آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو اُمَّتِ مُسلِمہ کا بے حد درد تھا۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُکھیاری اُمَّت کیلئے بعض اَوقات ساری ساری رات دعائیں مانگتی رہتیں، اپنی سہولت وآسائش کے لئے ربِّ کائنات کی بارگاہ میں کبھی التجاء نہ کرتیں، بلکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سارا دن گھر کا کام کاج کرتیں اور جب رات آتی تو عِبادتِ الٰہی کیلئے کھڑی ہو جاتیں۔ چنانچہ

عبادت ہو تو ایسی!

حضرت امامِ حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والِدۂ ماجِدہ حضرت فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو دیکھا کہ رات کو مسجدِ بَیت کی مِحراب (یعنی گھر میں نماز پڑھنے کی مخصوص جگہ) میں نماز پڑھتی رہتیں، یہاں تک کہ نمازِ فجر کا وقت ہو جاتا۔ میں

---

1 . . . سفینہ نوح، حصّہ دوم، ص ۵۴ ملخصا

www.dawateislami.net

نے آپ کو مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے بَہُت زِیادہ دعائیں کرتے سنا، آپ اپنی ذات کے لئے کوئی دُعا نہ کرتیں۔ میں نے عرض کی: پیاری امّی جان! کیا وجہ ہے کہ آپ اپنے لئے کوئی دُعا نہیں کرتیں؟ فرمایا: پہلے پڑوس ہے پھر گھر۔[1]

عطا کر عافیت تُو نزع و قبر و حشر میں یاربّ وسیلہ فاطمہ زہرا کا کر لطف و کرم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۹۸)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا خاتونِ جنّت، سیِّدہ فاطِمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی عادتِ مبارکہ یہ تھی کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا اُمَّت کی غمخواری کے لئے ہر وقت عبادتِ الٰہی کی طرف مُتوجّہ رہتیں۔ راتوں کو جاگ کر مُناجات میں مصروف رہتیں۔ یہی نہیں بلکہ اللہ پاک کی عبادت اور اس کے ذکر و اَذْکار سے اس قدر مَحَبَّت تھی کہ اپنے گھریلو کام کاج کرنے کے ساتھ ساتھ یادِ الٰہی سے کبھی غافل نہ ہوتیں۔ آیئے! اب سیِّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے ذَوقِ تلاوت اور شوقِ عبادت کے مُتعلق سُننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ چنانچہ

کھانا پکاتے وقت بھی تلاوت

امیرُ المؤمنین حضرت علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ سیِّدَہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ عَنْہا کھانا پکانے کی حالت میں بھی قرآنِ پاک کی تلاوت جاری رکھتیں۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! خاتونِ جنّت سیِّدہ فاطِمہ رَضِیَ

---

1 . . . مدارج النبوۃ، قسم پنجم، باب اوّل در ذکر اولاد کرام، ۲/۴۶۱

2 . . . سفینہ نوح، حصّہ دوم، ص۳۵

www.dawateislami.net

اللہ عَنْہا کو تلاوت کا کس قدر ذَوق وشوق تھا کہ گھریلو مصروفیت کے دوران بھی زبان سے قرآنِ کریم کی تلاوت جاری رکھتیں۔ اگر ہم اپنے مُعاشرے میں نظر دوڑائیں تو کئی نادان بہنیں مصروفیت کے دوران کانوں میں ہینڈ فری (Handfree) لگا کر بڑے اِنْہماک سے گانے سنتی ہوئی اپنے کاموں میں مگن رہتی ہیں اور ساتھ ساتھ اپنی زبان سے بھی گُنگناتی جاتی ہیں۔ اِسی طرح کئی نادان خواتین گھر کے کام کاج کے دوران گانے سنتی ہیں، فلمیں ڈرامے دیکھتی ہیں، گویا گانے باجوں کے بغیر ان کے کام ہی نہیں ہوتے۔ فی زمانہ! تو گانے باجوں کی عادتِ بد بہت بڑھ چکی ہے۔ اے کاش! ہمیں بھی اپنے دن رات عبادت میں بسر کرنے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ اے کاش! ہمارا کوئی لمحہ فضول کاموں میں بسر نہ ہو۔ اے کاش! ہماری ہر گھڑی ذِکر ودُرُود کے سبب رحمت بھری گزرے۔ اے کاش! گانے باجے سننے اور گُنگنانے (Singing) کی ہماری یہ عادتِ بد نکل جائے اور ہم گھریلو کاموں میں مشغول ہوں یا سفر میں ہوں ہر وقت ہمارے لَبوں پر ذکر ودُرُود اور نعتِ رسول جاری رہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عبادت کا جذبہ بڑھانے کیلئے سیِّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے شوقِ عبادت پر مزید ایک واقعہ ملاحظہ کیجئے۔ چنانچہ

شادی کی پہلی رات بھی عبادت

حضرت فاطمۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی رُخصتی کے بعد حضرت علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا دونوں نے اپنے بستر کو چھوڑ دیا اور اللہ پاک کی عبادت میں مصروف ہو گئے۔ رات قیام میں تو دن روزے کی حالت میں بسر ہوتے رہے یہاں

www.dawateislami.net

تک کہ تین روز اسی طرح گزر گئے۔ چوتھے دن حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اللہ کریم آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو سلام بھیجتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے: ان دونوں نے تین دن سے نیند اور بستر کو ترک کر رکھا ہے اور عبادت اور روزوں میں مصروف ہیں۔ تم ان کے پاس جاؤ اور ان سے ارشاد فرماؤ کہ اللہ پاک تمہاری وجہ سے ملائکہ پر فخر فرما رہا ہے اور تم دونوں بروزِ قیامت گنہگاروں کی شفاعت کرو گے۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں بھی ان نیک ہستیوں کی سیرت پر چلتے ہوئے خوب خوب عبادت کرنی چاہیے۔ رمضانُ المبارک کے روزے تو ہم پر فرض ہی ہیں، بِلاعذرِ شرعی ایک روزہ بھی چھوڑنا گناہ ہے۔ اگر ممکن ہو تو رمضانُ المبارک کے بعد نفل روزوں کی بھی عادت بنائیں کہ اس کے بھی بڑے فضائل ہیں۔ آیئے! اس بارے میں 2 روایات سنتی ہیں۔

(1) جس نے ثواب کی اُمّید رکھتے ہوئے ایک نفل روزہ رکھا اللہ پاک اُسے دوزخ سے 40 سال (کا فاصلہ) دُور فرمادے گا۔ (2)

(2) جس نے رِضائے الٰہی کیلئے ایک دن کا نفل روزہ رکھا تو اللہ پاک اُس کے اور دوزخ کے درمیان ایک تیز رفتار سُوار کی پچاس سالہ مسافت کا فاصِلہ فرمادے گا۔ (3)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سیّدہ خاتونِ جنّت کے ذوقِ تلاوت اور

---

1 ... الروض الفائق، الثامن والاربعون فی زواج علی بفاطمة ... الخ، ص۲۷۸، ملتقطا ملخصا

2 ... کنز العمال، کتاب الصوم، قسم الاقوال، جز۸، ۴/۲۵۵، حدیث: ۲۴۱۴۸

3 ... کنز العمال، کتاب الصوم، قسم الاقوال، جز۸، ۴/۲۵۵، حدیث: ۲۴۱۴۹

www.dawateislami.net

آپ کے شوقِ عبادت میں ہمارے لیے ایک پیغام ہے کہ گھر کے کام کاج کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ پاک کی عبادت کا ذوق وشوق ہونا چاہئے، علمِ دِین سیکھنے کا جذبہ ہونا چاہئے، نیکی کی دعوت کو عام کرنے کا جذبہ ہونا چاہئے۔ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ہمارے لیے کئی ایسے مواقع ہیں جہاں ہمیں علمِ دِین حاصل کرنا مُیسّر ہوتا ہے، ہم اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کریں، تعلیمِ قرآن حاصل کرنے لیے مدرسۃُ المدینہ بالغات میں پڑھیں۔ زہے نصیب! جامعۃُ المدینہ للبنات میں داخلے کی سعادت مل جائے تو کیا ہی اچھا ہے۔ جب ہم علمِ دین کی روشنی سے مالا مال ہوں گی تو اپنی اولاد کی اسلامی تربیت کر سکیں گی، خود بھی نمازی بنیں گی، اپنی اولاد کو بھی نمازی بنائیں گی، خود بھی قرآنِ کریم پڑھیں گی، اپنی اولاد کو بھی قرآنِ کریم پڑھنا سکھائیں گی۔ سیّدہ خاتونِ جنّت کے صدقے اللہ پاک ہمیں بھی شوقِ عبادت وذوقِ تلاوت نصیب فرمائے۔

عبادت میں گزرے مِری زِندگانی کرم ہو کرم یاخدا یااِلٰہی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت سیّدہ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی شان وعظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ سیرت وکردار اور جسمانی وضع کے اعتبار سے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چلتی پھرتی تصویر تھیں۔ چنانچہ

ہم شکلِ مصطفٰے اور اندازِ گفتگو

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں کہ میں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ

www.dawateislami.net

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صاحبزادی حضرت سیِّدَہ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے بڑھ کر کسی کو عادات واَطوار، سیرت وکِردار اور نِشَست وبرخاست میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مُشابَہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔[1] ایک روایت میں اُمُّ الْمُؤمِنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں کہ میں نے اندازِ گفتگو اور بیٹھنے میں حضرت فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے بڑھ کر کسی اور کو حُضورِ اَکرَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اس قدر مُشابَہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔[2]

حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت خاتونِ جنَّت، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جیتی جاگتی چلتی پھرتی بولتی تصویر تھیں، بلکہ تصویر صرف شکل دکھاتی ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا تو سیرت وخصلت (Nature) میں بھی حضور کا نمونہ تھیں، قدرت نے ایک سانچہ میں یہ دو صُورتیں ڈھالی تھیں، ایک ہمارے مُصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی، دوسری فاطمہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی۔[3]

رَسُوْلُ اللہ کی جیتی جاگتی تصویر کو دیکھا کیا نظارہ جن آنکھوں نے تفسیرِ نبوت کا

سُبْحٰنَ اللہ کیا شان ہے! خاتونِ جنّت، سیّدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا اٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنا حتّٰی کہ اندازِ گفتگو (Way of Talking) بھی اپنے والدِ محترم حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے انداز کے مطابق تھا۔ اے کاش! ہم اپنی زندگی خاتونِ جنَّت سیّدہ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی سیرتِ طیّبہ پر عمل کرتے ہوئے عبادتِ الٰہی میں گزارنے والی بن جائیں، اپنے والدین کی آنکھوں کی

---

1 . . . ابوداود، کتاب الادب، باب ماجاء فی القیام، ۴/۴۵۴، حدیث: ۵۲۱۷، ملتقطاً

2 . . . الادب المفرد، باب قیام الرجل لاخیہ، ص ۲۵۵، حدیث: ۹۷۴

3 . . . مرآۃ المناجیح، ۶/۳۶۵

www.dawateislami.net

ٹھنڈک بن جائیں، ہر ایک کے ساتھ حُسنِ سُلُوک اور نرمی و بھلائی سے پیش آئیں، اسلامی بہنوں کی تکلیف و مُصیبت میں ان کے کام آنے والی بن جائیں اور اپنے ظاہر کو سُنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے والی اور اپنے باطن کو حسد، تکبُّر، تہمت اور بد گمانیوں وغیرہ سے بچانے والی بن جائیں۔

بد خصائل ٹلیں، سیدھے رستے چلیں کر دو آقا کرم، تاجدارِ حرم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خاتونِ جنت کی شان و عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اپنے بابا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ادب و احترام فرمایا کرتی تھیں، حُسنِ سُلُوک سے پیش آتیں، جب دُکھی دِلوں کے چین، نانائے حسنین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری ہوتی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم کے لئے کھڑی ہو جاتیں۔ جیسا کہ

آمدِ مصطفٰے پر استقبال کرنا

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: جب خاتونِ جنّت حضرت فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خِدْمت میں حاضِر ہوتیں۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ان کیلئے کھڑے ہو جاتے اور ان کا ہاتھ پکڑتے اس پر بوسہ دیتے اور اپنی جگہ ان کو بٹھاتے۔ اسی طرح جب حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے پاس تشریف لے جاتے تو آپ بھی کھڑی ہو جاتیں اور ہاتھ مُبارک کو بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ حُضُور کو بٹھا لیتیں۔ (1)

---

1 . . . مشکاۃ، کتاب الآداب، باب المصافحۃ والمعانقۃ، ۲/۱۷۱، حدیث: ۴۶۸۹

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کیسے اچھے انداز میں اپنے والدِ محترم، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ادب و احترام کرتی تھیں، جبھی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی حضرت فاطمہ سے بے پناہ محبت فرمایا کرتے تھے حتّٰی کہ ایک موقع پر سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: فَاِنَّمَا اِبْنَتِی بَضْعَةٌ مِنِّی، یَرِیْبُنِیْ مَا رَابَهَا، وَیُؤْذِیْنِیْ مَا اٰذَاهَا یعنی بے شک میری بیٹی فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ جس نے اسے بے چین کیا اس نے مجھے بے چین کیا اور جس نے اسے تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی۔ (1)

ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی اپنے والدین کو خوش رکھیں، ان کا ہر جائز حکم مانیں، ان کا ادب و احترام کریں اور ان کے ساتھ خوب اچھے سلوک سے پیش آئیں۔ اسی طرح اپنے بیٹوں کے ساتھ ساتھ بیٹیوں سے بھی محبت بھرا سلوک کریں، ان کی جائز خواہشات کو پورا کریں اور ان کی دلجوئی کرتی رہیں۔

میری آنے والی نسلیں ترے عشق ہی میں مچلیں انہیں نیک تُو بنانا مدنی مدینے والے!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۴۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خاتونِ جنت اور غریبوں کی غمخواری

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سیّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی شان و عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ ہمیشہ سادگی اختیار فرماتیں، غریبوں کے ساتھ

1 . . . مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فضائل فاطمة، ص ۱۰۲۱، حدیث: ۶۳۰۷

www.dawateislami.net

غمخواری اور ملنساری سے پیش آتیں۔ آپ کم کھانا کھاتیں، جو ملتا اسے دوسروں پر قربان کر دیتیں اور خود فقر وفاقہ کی زندگی بسر کرتیں۔ جس مکان میں رہتیں وہاں زیب و زینت (Decoration) کا نام ونشان تک نہ تھا، قیمتی اور خوبصورت بستر تو دُور کی بات ہے وہاں تو بعض اوقات عام بستر بھی عاجزی کی وجہ سے استعمال نہ فرماتیں۔ لیکن اس کے باوجود آپ نے اپنے دروازے پر آنے والے سائل کو خالی نہ لوٹایا اور ایثار وسخاوت کی ایسی مثالیں قائم کیں کہ جنہیں سن کر عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں۔ چنانچہ

اِیثار وسخاوتِ فاطمہ

حضرت عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: بنی سُلیم میں سے ایک شخص نے بارگاہِ رسالت مآب میں آکر گستاخی کی: تو حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس سے ارشاد فرمایا: تُو آخِرت کے عذاب سے ڈر، دوزخ سے خوف رکھ، خُدائے وَحْدَہٗ لَاشَرِیْكَ کی عبادت کر اور میں اللہ کریم کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسنِ اَخلاق اور موثر کلام سے متاثر ہو کر وہ غیر مسلم اسی وقت مسلمان ہو گیا، پھر سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تیرے پاس کتنا مال ہے؟ اس نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ! خدا کی قسم! بنو سُلیم میں 4 ہزار آدمی ہیں، لیکن اُس قبیلے میں مجھ سے زیادہ غریب و مسکین کوئی نہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا ہے جو اسے ایک اُونٹ (Camel) خرید کر دے؟

حضرت سعد بن عبادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنی اُونٹنی ان کو دے دی۔ پھر ارشاد فرمایا: کون ہے جو اس کا سر ڈھانپ دے؟ تو امیر المؤمنین مولیٰ مشکل کشا، حضرت علی المرتضی کَرَّمَ

www.dawateislami.net

اللہ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اپنا عمامہ ان کو دے دیا۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کون ہے جو اس کے کھانے کا اِنتِظام کرے؟ حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اٹھے اور چند مکانوں پر گئے لیکن کچھ نہ ملا۔ پھر نُورِ مصطفٰے حضرت فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے مکان پر حاضر ہو کر دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ نے پوچھا کون ہے؟ عرض کی! سلمان ہوں۔ فرمایا: کیسے آئے ہو؟ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے سارا ماجرا سُنا دیا۔ یہ سن کر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا آبدیدہ ہو گئیں اور فرمایا: اے سلمان! خُدا کی قسم! جس نے میرے باپ کو رسول بنا کر بھیجا! آج تیسرا دن ہے، گھر میں سب فاقے سے ہیں مگر دروازے پر آئے ہو، خالی کیسے واپس کروں؟ یہ چادر لے جاؤ اور شمعون نامی غیر مسلم کے پاس جا کر کہو: فاطمہ بنتِ محمد کی چادر رکھ لو اور تھوڑے سے جَو قرض دے دو۔ حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اس چادر کو لے کر اس کے پاس گئے اور سارا ماجرا بیان کیا۔ شمعون کچھ دیر اس رِدائے مبارَکہ کو دیکھتا رہا، اُس وقت اُس پر ایک کیفیت طاری ہو گئی اور کہنے لگا: اے سلمان! یہ وہی مقدّس لوگ ہیں جن کی خبر اللہ پاک نے اپنے نبی موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو توریت میں دی ہے، میں صِدْقِ دل سے حضرت فاطمہ کے باپ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ پر ایمان لاتا ہوں۔ یہ کہہ کر اس نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔ اس کے بعد اس نے حضرت سلمان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو جَو دیئے اور نہایت ادَب واِحترام سے رِدائے مبارَکہ واپس کر دی۔ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے شمعون کو دُعائے خیر دی اور جَو پیس کر کھانا تیار کر کے حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو دے دیا۔ آپ نے عرض کی: اس میں سے کچھ گھر کے لئے رکھ لیجئے۔ فرمایا: بس راہِ خدا میں دینے کی نیت سے منگوایا اور پکایا ہے، اب اس میں سے لینا دُرُست نہیں۔ حضرت سلمان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کھانا لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو گئے اور تمام قصّہ بھی عرض کر دیا۔ آپ

www.dawateislami.net

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے وہ روٹی نو مسلم (New Muslim) کو عطا فرمائی اور اپنی نورِ نظر حضرت فاطمہ کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ بھوک سے ان کا چہرہ زرد ہو رہا ہے اور کمزوری (Weakness) کے آثار نُمایاں ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی بیٹی فاطمہ کو بٹھا کر تسلی دی اور دُعا فرمائی: اے اللہ! فاطمہ تیری بندی ہے تُو اس سے راضی رہنا۔ (1)

بھوکے رہ کے خود اَوروں کو کھلا دیتے تھے کیسے صابِر تھے محمّد کے گھرانے والے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! خاتونِ جنّت حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا ایثار و سخاوت کہ خود فاقے سے ہیں، گھر میں کھانے کو کچھ نہیں مگر سخاوت وایثار کا ایسا زبردست جذبہ کہ غریب نو مسلم (New Muslim) کی حاجت روائی کی خاطر قرض لینے کے لئے اپنی مبارک چادر گروی رکھوا رہی ہیں اور جب حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کھانے میں سے کچھ گھر کے لئے رکھنے کی عرض کی تو فرمانے لگیں: میں نے یہ کھانا راہِ خدا میں خیرات کرنے کی نیّت سے پکایا ہے۔

سُبْحٰنَ اللہ! ایک طرف خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا پاکیزہ عمل اور دوسری طرف ہماری حالت کہ اگر کبھی کوئی حاجت مند آجائے تو پہلے چار باتیں سناتی ہیں اور اگر کچھ دے بھی دیں تو بعد میں دوسروں کے سامنے اس کو ذلیل ورُسوا کرتی، اس کی عزّت کو پامال کرتی اور طرح طرح کی باتیں سُناتی ہیں۔ یاد رکھئے! جب بھی کسی سائل یا حاجت مند کو کچھ دینے کا موقع ملے تو ایسی باتیں کرنے سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ جس سے سامنے والے کی دل آزاری یا اس کی ذِلّت ورُسوائی ہوتی ہو بلکہ اللہ کریم کا شکر ادا کریں کہ اللہ پاک نے کسی غریب کی حاجت روائی کی توفیق عطا فرمائی، کیونکہ اللہ کی

1 . . . سفینہ نُوح، حصّہ دوم، ص ۳۳ ملخصا

www.dawateislami.net

بندی جب کسی کی حاجت پوری کرتی ہے تو اللہ کریم اس کو بے شمار انعامات عطا فرماتا ہے، آیئے! مسلمانوں کی حاجت روائی کرنے کے فضائل پر مشتمل (3) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتی ہیں۔ چنانچہ

حاجت روائی کے فضائل

1. ارشاد فرمایا: جو میرے کسی اُمّتی کی حاجت پوری کرے اور اُس کی نیت یہ ہو کہ اِس کے ذریعے اُس اُمّتی کو خوش کرے تو اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ پاک کو خوش کیا اور جس نے اللہ پاک کو خوش کیا تو اللہ کریم اسے جنّت میں داخل فرمائے گا۔ (1)
2. ارشاد فرمایا: بندہ جب تک اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا رہتا ہے، اللہ پاک اس کی حاجت پوری فرماتا رہتا ہے۔ (2)
3. ارشاد فرمایا: جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لئے چلتا ہے، اللہ پاک اس کے اپنی جگہ واپس آنے تک اس کے ہر قدم پر اس کے لئے ستر (70) نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے 70 گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ پھر اگر اس کے ہاتھوں وہ حاجت پوری ہو گئی تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے، جیسے اس دن تھا، جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا اور اگر اس دوران اس کا انتقال ہو گیا تو وہ بغیر حساب جنت میں داخل ہو گا۔ (3)

1... شعب الایمان، الثالث والخمسون من شعب الایمان۔۔الخ، ۶/۱۱۵، حدیث: ۷۶۵۳

2... مجمع الزوائد، کتاب البر والصلة، باب فضل قضاء الحوائج، ۸/۳۵۳، حدیث: ۱۳۷۲۳

3... الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلة، باب الترغیب فی قضاء حوائج۔۔الخ، ۳/۳۱۷، حدیث: ۴۰۲۲

www.dawateislami.net

تُو بے حساب بخش کہ ہیں بے حساب جُرم دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا

(ذوقِ نعت، ص۱۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کرامتِ خاتونِ جنت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی شان و عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اللہ پاک نے آپ کو بہت سی کرامات سے نوازا۔ اور یہ حقیقت ہے جو اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو راضی کرنے میں اپنی زندگی بسر کرتی ہے تو اللہ پاک بھی اپنے فضل و کرم سے اُسے طرح طرح کی نعمتوں سے نوازتا ہے۔

آیئے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی ایک بہت ہی باکمال کرامت سنتی ہیں۔ چنانچہ

عظیمُ الشّان دعوت

ایک دن حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے حُضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت کی۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے مکان پر رونق افروز ہوئے تو عثمانِ غنی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیچھے چلتے ہوئے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قدموں کو گننے لگے اور عرض کیا: یارسولَ اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! میری تمنا ہے کہ حُضور کے ایک ایک قدَم کے عِوَض میں آپ کی تعظیم و تکریم کے لیے ایک ایک غلام آزاد کروں۔ چُنانچِہ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے مکان تک جس قدَر حُضور کے قدَم پڑے تھے حضرت عثمانِ غنی نے اتنی ہی تعداد میں

www.dawateislami.net

غلاموں کو خرید کر آزاد کر دیا۔ حضرت مولا علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اس دعوت سے مُتَأَثِّر ہو کر حضرت سیِّدَہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے کہا: اے فاطمہ! آج میرے دِینی بھائی عثمان نے حُضورِ اَکرَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بڑی ہی شاندار دعوت کی ہے اور حُضورِ اَکرَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ہر ہر قدَم کے بدلے ایک غلام آزاد کیا ہے، میری بھی تمنّا ہے کہ کاش! ہم بھی حُضور کی اسی طرح شاندار دعوت کر سکتے۔ حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے اپنے شوہرِ نامدار حضرت علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے اس جذبہ سے مُتَأَثِّر ہو کر کہا: بَہُت اچھا، جایئے، آپ بھی حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اسی قسم کی دعوت دے آیئے! ہمارے گھر میں بھی اسی قسم کا سارا اِنتِظام ہو جائے گا۔ چُنانچِہ

حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہو کر دعوت دے دی اور شہنشاہِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے صحابۂ کرام کی ایک کثیر جماعت کو ساتھ لے کر اپنی پیاری بیٹی کے گھر میں تشریف فرما ہو گئے۔ حضرت سیِّدَہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا تنہائی میں تشریف لے جا کر خداوندِ قُدُّوس کی بارگاہ میں سر بسجود ہو گئیں اور یہ دعا مانگی: یااللہ! تیری بندی فاطمہ نے تیرے محبوب اور اَصحابِ محبوب کی دعوت کی ہے، تیری بندی کا صرف تجھ ہی پر بھروسا ہے، لہٰذا اے میرے ربّ! تُو آج میری لاج رکھ لے اور اس دعوت کے کھانوں کا تُو عالَمِ غیب سے اِنتِظام فرما۔ یہ دُعا مانگ کر حضرت بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے ہانڈیوں کو چولہوں پر چڑھا دیا۔ اللہ کریم کا دَرْیائے کرَم ایک دم جوش میں آ گیا اور ان ہانڈیوں کو جنّت کے کھانوں سے بھر دیا۔ حضرت بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے ان ہانڈیوں میں سے کھانا نکالنا شروع کر دیا اور حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

www.dawateislami.net

اپنے صحابۂ کرام کے ساتھ کھانا کھانے سے فارِغ ہو گئے، لیکن خدا کی شان کہ ہانڈیوں میں سے کھانا کچھ بھی کم نہیں ہوا اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ان کھانوں کی خوشبو اور لذّت سے حیران رہ گئے۔ حُضورِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو حیران دیکھ کر فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کھانا کہاں سے آیا ہے؟ صحابۂ کِرام نے عرض کیا: نہیں یَارَسُوْلَ اللّٰہ! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: یہ کھانا اللہ پاک نے ہم لوگوں کے لئے جنّت سے بھیجا ہے۔ پھر حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا گوشۂ تنہائی میں جا کر سجدہ ریز ہو گئیں اور یہ دُعا مانگنے لگیں: یااللہ! حضرتِ عثمان نے تیرے محبوب کے ایک ایک قدَم کے عِوَض ایک ایک غلام آزاد کیا ہے لیکن تیری بندی فاطمہ کو اتنی اِستِطاعت نہیں ہے، اے خداوندِ عالَم! جہاں تُو نے میری خاطِر جنّت سے کھانا بھیج کر میری لاج رکھ لی ہے، وہاں تُو میری خاطِر اپنے محبوب کے ان قدَموں کے برابر جتنے قدَم چل کر میرے گھر تشریف لائے ہیں، اپنے محبوب کی اُمَّت کے گنہگار بندوں کو جہنّم سے آزاد فرمادے۔ حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا جُوں ہی اس دعا سے فارِغ ہوئیں ایک دم حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام یہ بِشارت لے کر بارگاہِ رِسالت میں حاضر ہوئے کہ یارسولَ اللہ! حضرتِ فاطمہ کی دُعا بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہو گئی، اللہ کریم نے فرمایا ہے کہ ہم نے آپ کے ہر قدَم کے بدلے میں ایک ایک ہزار 1000 گنہگاروں کو جہنّم سے آزاد کر دیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قربان جائیے! امیر المؤمنین حضرت عثمانِ

---

1 . . . جامع المعجزات، ص۲۵۷ ملخصا

www.dawateislami.net

غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور بالخصوص امیر المومنین علیُّ المرتضی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور سیّدہ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے اندازِ محبت پر کہ ان خوش نصیب حضرات نے سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی انوکھی دعوت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ سیّدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی سیرت پر رشک آتا ہے کہ آپ کی خواہش تھی کہ دو عالم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمارے گھر بھی تشریف لائیں اور ہم بھی ان کی دعوت کریں۔ یہی جذبہ تھا کہ دولت خانے میں کچھ نہ ہونے کے باوجود بھی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت کی اور پھر اللہ کے فضل وکرم سے سیّدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی کرامت ظاہر ہوئی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی دعا پر جنّتی کھانے آئے اور حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّت کے گناہگاروں کو جہنم سے آزادی نصیب ہوئی۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ رِضائے اِلٰہی اور ثواب کے لئے، اِحترامِ مسلم کی نیت سے دِلجوئی کے لیے وقتاً فوقتاً اپنے رشتہ داروں کی دعوت کریں، ان کے دُکھ درد میں شریک ہوں، ان کے ساتھ ہمیشہ تعلق قائم رکھیں، اور کبھی کبھار پڑوسیوں کو بھی دعوت دینے کا ذہن بنائیں، کوئی سائل آجائے تو اس کو بھی پیار ومحبت سے کھانا کھلائیں۔ جیسا کہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی سیرت میں یہ جھلک بھی نظر آتی ہے کہ اگر کئی روز فاقہ کے بعد گھر میں کھانا آجاتا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اس کھانے میں پڑوسیوں کو بھی شامل فرمالیا کرتی تھیں۔ آیئے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی پڑوسیوں کے ساتھ خیر خواہی کرنے، آپ کی کرامت کے ظاہر ہونے پر مشتمل ایک اور واقعہ سنتی ہیں۔ چنانچہ

برکت والی سِینِی

ایک مرتبہ زمانۂ قحط میں رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بُھوک محسوس کی

www.dawateislami.net

تو بنتِ رسول اللہ حضرت فاطمہ بَتُول رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے سِینی (یعنی دھات کے روٹی سالن رکھنے والے خوان) میں ایک بوٹی اور دو روٹیاں ایثار کرتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں بھیج دیں۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس تحفہ کے ساتھ حضرت فاطمہ کی طرف تشریف لے آئے اور فرمایا: اے میری بیٹی! اِدھر آؤ۔ حضرت سیِّدہ فاطمہ نے جب اس سِینی کو کھولا تو آپ یہ دیکھ کر حیران رہ گئیں کہ وہ سینی روٹیوں اور بوٹیوں سے بھری ہوئی تھی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے جان لیا کہ یہ کھانا اللہ پاک کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ سے اِستفسار فرمایا: اَنّٰی لَکِ ھٰذَا؟ یعنی یہ سب تمہارے لئے کہاں سے آیا؟ تو حضرتِ فاطمہ نے عرض کیا: ھُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔ یعنی وہ اللہ کے پاس سے ہے، بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے جس نے تجھے بنی اسرائیل کی سردار (یعنی حضرت مریم) کے مُشابہ بنایا۔ پھر حُضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرتِ علی، حضراتِ حسن و حسین اور دوسرے اہلِ بیت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن کو جمع فرما کر سب کے ساتھ (سینی میں سے) کھانا تناوُل فرمایا اور سب سیر ہو گئے، پھر بھی کھانا اسی قدر باقی تھا اور اس کو حضرت بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے اپنے پڑوسیوں کو کھلایا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعے سے جہاں شہزادیِ کونین حضرت فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی عظیمُ الشّان کرامت ظاہر ہوئی، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پڑوسیوں کی بہت زیادہ خیر خواہی فرمایا کرتی تھیں۔ لیکن آج

---

1 . . . تفسیرِ روح البیان، پ۳، آل عمران، تحت الآیۃ ۳۷، ۲/۲۹

www.dawateislami.net

ہمارے دلوں سے پڑوسیوں کی خیر خواہی کا جذبہ نکلتا جارہا ہے، ہم خود تو اچھا کھاتی پیتی ہیں، اچھا پہنتی ہیں مگر افسوس ہمیں پڑوسیوں کے دکھ درد، ان کے حقوق کی ادائیگی اور ان کی بھوک و پیاس کا ذرا بھی احساس نہیں ہوتا، حالانکہ کثیر احادیثِ مبارکہ میں پڑوسیوں کے حقوق کو بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ

پڑوسی کے حقوق

حضرت معاویہ بن حیدہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے بارگاہِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ! آدمی پر پڑوسی کے کیا حقوق ہیں؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرو، مر جائے تو اس کے جنازے میں شرکت کرو، قرض مانگے تو اسے قرض دے دو اور اگر وہ عیب دار ہو جائے تو اس کی پردہ پوشی کرو۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ پڑوسیوں کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آئیں، اگر انہیں کوئی مصیبت پہنچے تو انہیں تسلی دیتے ہوئے صبر کی تلقین کریں، جب اُنہیں کوئی خوشی حاصل ہو تو اُنہیں مبارک باد دیں، پڑوسی کے بچوں کے ساتھ نرمی و بھلائی سے گفتگو کرتے ہوئے حُسنِ اخلاق سے پیش آئیں، پڑوسیوں کی غلطیوں پر ان سے درگزر کریں، وہ فریاد کریں تو ان کی مدد کریں۔

نعمتِ اَخلاق کر دیجے عطا یہ کرم یا مصطفٰے فرمایئے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... معجم کبیر، ۱۹/۴۱۹، حدیث: ۱۰۱۴

www.dawateislami.net

تعظیمِ سادات کے آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! تعظیمِ سادات کے بارے میں چند آداب سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔ (1) فرمایا: جو میرے اہلِ بیت میں سے کسی کے ساتھ اچّھا سُلوک کرے گا، میں روزِ قیامت اس کا صِلہ (بدلہ) اُسے عطا فرماؤں گا۔[1] (2) فرمایا: جو شخص اَولادِ عَبْدُ الْمُطَّلِب میں سے کسی کے ساتھ دُنیا میں نیکی (بھلائی) کرے اُس کا صِلہ (بدلہ) دینا مجھ پر لازِم ہے جب وہ روزِ قیامت مجھ سے ملے گا۔[2] ☆ساداتِ کرام کی تعظیم فرض ہے اور اُن کی توہین حرام۔[3] ☆ساداتِ کرام کی تعظیم و تکریم کی اَصل وجہ یہی ہے کہ یہ حضرات رسُولِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اَطہر کا ٹکڑا ہیں۔[4] ☆اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم و توقیر میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تمام چیزیں جو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھتی ہیں ان کی تعظیم کی جائے۔[5] تعظیم کے لیے نہ یقین دَرکار ہے اور نہ ہی کسی خاص سند کی حاجت، لہٰذا جو لوگ سادات کہلاتے ہیں ان کی تعظیم کرنی چاہیے۔[6] ☆جو واقع میں سیّد نہ ہو اور دِیدہ و دِانستہ (جان بوجھ کر) سیّد بنتا ہو وہ ملعون (لعنت کیا گیا) ہے، نہ اس کا فرض قبول

---

1 ... جامع صغیر، ص ۵۳۳، حدیث: ۸۸۲۱

2 ... تاریخ بغداد، رقم ۵۲۲۱، عبداللہ بن محمد بن ابی کامل، ۱۰/۱۰۲

3 ... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۷۷

4 ... سادات کرام کی عظمت، ص ۷

5 ... الشفاء، الباب الثالث فی تعظیم امرہ، فصل و من اعظامہ ... الخ، جزء: ۲، ص ۵۲

6 ... سادات کرام کی عظمت، ص ۱۴

www.dawateislami.net

ہو نہ نفل۔[1] ☆اگر کوئی بدمذہب سیِّد ہونے کا دعویٰ کرے اور اُس کی بدمذہبی حدِّ کفر تک پہنچ چکی ہو تو ہر گز اس کی تعظیم نہ کی جائے گی۔[2] ☆سادات کی تعظیم ہماری شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم ہے۔[3] ☆استاد بھی سیِّد کو مارنے سے پرہیز کرے۔[4] ☆ساداتِ کرام کو ایسے کام پر ملازم رکھا جاسکتا ہے جس میں ذِلَّت نہ پائی جاتی ہو البتہ ذِلَّت والے کاموں میں انہیں ملازم رکھنا جائز نہیں۔[5] ☆سیِّد کی بطورِ سیِّد یعنی وہ سیِّد ہے اِس لئے توہین کرنا کُفر ہے۔[6]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . سادات کرام کی عظمت، ص۱۶

2 . . . سادات کرام کی عظمت، ص ۱۷

3 . . . فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۴۲۳ ماخوذا - سادات کرام کی عظمت، ص۸

4 . . . کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۸۴

5 . . . سادات کرام کی عظمت، ص ۱۲

6 . . . کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۷۶

www.dawateislami.net

بیان:2 ہر مُبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جَنَّت نشان ہے: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ یعنی جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار (1000) مرتبہ دُرُود شریف پڑھے گا، وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا، جب تک جَنَّت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی و بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

---

1 ... الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی، ۳۲۶/۲، حدیث: ۲۵۹۰

2 ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا، اسے سُننا اور اس پر عمل کرنا خیر و برکت اور نجاتِ آخرت کا سبب ہے مگر بد قسمتی سے آج مسلمانوں کے پاس اس کی تلاوت کرنے، اس کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کیلئے وَقْت نہیں، بعض اسلامی بہنوں کو رَمَضانُ الْمبارَک میں یہ سعادت نصیب ہو جاتی ہے اور بعض تو رَمَضان میں بھی اس کی تلاوت بلکہ اس کی زیارت سے محروم رہتی ہیں اور رَمَضانُ الْمبارَک میں ٹائم پاس کرنے کیلئے اپنا قیمتی وَقْت فُضُول بیٹھکوں، اَخبارات کا مُطَالَعہ کرنے، فلمیں ڈرامے یا موسیقی سے بھرپور پروگرام دیکھنے سُننے، مُلکی و سِیاسی حالات اور میچز پر تَبصرے کرنے اور سُننے، موبائل پر گیمز کھیلنے اور سوشل میڈیا کے غیر ضروری استعمال میں ضائع کر دیتی ہیں۔ اگر یہ اپنا قیمتی وَقْت ان فُضول مصروفیات میں برباد کرنے کے بجائے روزانہ کم از کم ایک پارہ تلاوت کرنے کا معمول بنائیں تو اِنْ

www.dawateislami.net

شَآءَ اللہ اس کی برکت سے ڈھیروں نیکیاں نامۂ اعمال میں لکھی جائیں۔

یاد رکھئے! قرآنِ کریم میں حلال و حرام کے اَحکام، عبرتوں اور نصیحتوں کے اقوال، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور پچھلی اُمّتوں کے واقعات واحوال اور جنّت و دوزخ کے حالات کے ساتھ ساتھ عُلوم کے ایسے خزانے موجود ہیں جو قیامت تک بھی ختم نہیں ہوسکتے، جیسا کہ

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"عَجَائِبُ الْقُرْآن مع غَرَائِبُ الْقُرْآن"** میں لکھا ہے: قرآنِ مجید اگرچہ ظاہر میں 30 پاروں کا مجموعہ ہے لیکن اس کا باطن کروڑوں بلکہ اربوں علوم و معارف کا ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوسکتا۔ کسی ولی کا مشہور شعر ہے کہ

جَمِیْعُ الْعِلْمِ فِی الْقُرْاٰنِ لٰکِنْ تَقَاصَرَ عَنْہُ اَفْھَامُ الرِّجَالِ

یعنی تمام عُلوم قرآن میں موجود ہیں لیکن لوگوں کی عقلیں ان کے سمجھنے سے قاصر ہیں۔ قرآنِ مجید میں صرف عُلوم ہی کا بیان نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ قرآنِ مجید میں پوری کائنات اور سارے عالَم کی ہر ہر چیز کا واضح، روشن اور تفصیلی بیان ہے۔ یعنی آسمان کے ایک ایک تارے، سمندر کے ایک ایک قطرے، سبزۂ زمین کے ایک ایک تنکے، ریگستان کے ایک ایک ذرّے، درختوں کے ایک ایک پتے، عرش و کُرسی کے ایک ایک گوشے، عالَمِ کائنات کے ایک ایک کونے، ماضی کا ہر ہر واقعہ، حال کا ہر ہر معاملہ، مستقبل کا ہر ہر حادثہ قرآنِ مجید میں نہایت وضاحت کے ساتھ تفصیلی بیان کیا گیا ہے۔ قرآنِ مجید تو عُلوم و مَعارف کا وہ خزانہ ہے جو کبھی ختم ہی نہیں ہوسکتا بلکہ قیامت تک عُلَمائے کرام اس بہت بڑے سمُندر سے ہمیشہ عجیب و غریب مضامین کے موتی

www.dawateislami.net

نکالتے ہی رہیں گے اور ہزاروں لاکھوں کتابوں کے دفتر تیّار ہوتے ہی رہیں گے۔[1]

تو آیئے! آج ہم اسی بلند و بالا اور عظیمُ الشّان کتاب کی تلاوت کرنے والوں کے چند ایمان افروز واقعات و حکایات سنتی ہیں تاکہ ہمارے اندر بھی ربِّ کریم کے اس پاکیزہ کلام قرآنِ کریم کی تلاوت کا ذوق و شوق بیدار ہو جائے۔ چنانچہ

فرشتے تلاوت سُننے آتے رہے

حضرت ابو سَعِید خُدری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: حضرت اُسَید بن حُضَیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ایک رات اپنے گھوڑے باندھنے کی جگہ پر قرآنِ کریم کی تلاوت فرما رہے تھے کہ ان کا گھوڑا اُچھلنے لگا۔ انہوں نے دوبارہ قرآن کی تلاوت شروع کی تو گھوڑا دوبارہ اُچھلنے لگا، تیسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا۔ حضرت اُسَید بن حُضَیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں گھوڑا (میرے بیٹے) یَحْیٰ کو کچل نہ ڈالے، لہٰذا میں گھوڑے کی طرف گیا تو میں نے دیکھا کہ میرے سر پر ایک چھتری نے سایہ کیا ہوا ہے، جس میں چراغ روشن ہیں، پھر وہ فضا میں گم ہو کر میری نگاہوں سے غائب ہو گئی۔ صبح کے وَقْت میں نے نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ! میں گزری ہوئی رات اپنے گھوڑے باندھنے کی جگہ میں قرآنِ پاک کی تلاوت کر رہا تھا کہ میرا گھوڑا اُچھلنے لگا۔ جب میں باہر آیا تو میں نے اپنے سر پر ایک چھتری کو سایہ کئے ہوئے دیکھا جس میں چراغ روشن تھے، پھر وہ فَضا میں بُلند ہوتی گئی یہاں تک کہ میری نظروں سے غائب ہو گئی۔ اس وَقْت (میرا بیٹا) یَحْیٰ گھوڑے کے قریب تھا، مجھے خوف

---

1 . . . عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص ۴۲۰، ۴۱۹ ملتقطا

www.dawateislami.net

محسوس ہوا کہ کہیں گھوڑا اسے کچل نہ ڈالے۔ یہ سُن کر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: یہ فرشتے تھے جو تمہاری قِراءت سُننے آئے تھے۔ اگر تم تلاوت کرتے رہتے تو صبح لوگ انہیں دیکھتے اور ان میں سے کوئی پوشیدہ نہ رہتا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تلاوت کی فضیلت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا کہ جس مقام پر قرآنِ کریم کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہاں رَحمت کے فرشتے تشریف لاتے ہیں، اس جگہ پر اللہ پاک کی رَحمتوں کی برسات ہوتی ہے، تلاوتِ قرآن کی برکت سے آس پاس رہنے والی مخلوق کو قُدرت کے نَظارے بھی دِکھائی دیتے ہیں۔ جیسا کہ آپ نے سُنا کہ ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تلاوت کرتے رہے اور ان کا گھوڑا فرشتوں کا نَظارہ کرتا رہا اور اُن صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے بھی ایک روشن چراغ کی صورت میں فرشتوں کو ملاحظہ فرمایا۔ یادرکھئے! قرآنِ کریم اللہ پاک کا بہت ہی مبارَک کلام ہے، اس کا پڑھنا، پڑھانا، سُننا، سُنانا سب ثواب کے کام ہیں، نہ صرف اس کی تلاوت کرنا ثواب کا کام ہے بلکہ اس کی زیارت کرنا بھی عبادت ہے، جیسا کہ

حدیثِ پاک میں ہے: اَلنَّظْرُ فِی الْمُصْحَفِ عِبَادَۃٌ یعنی قرآنِ کریم کو دیکھنا عبادت ہے۔[2] یہی وجہ ہے کہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے وقتاً فوقتاً صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ

---

1 ... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب نزول السکینۃ... الخ، ص ۳۱۱، حدیث: ۷۹۶ ملتقطا

2 ... شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، ۱۸۷/۶، حدیث: ۷۸۶۰

www.dawateislami.net

الرِّضْوَان کو قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے کی ترغیب اِرشاد فرمائی اور بہت سی احادیثِ کریمہ میں اس کے فضائل بھی بیان فرمائے۔ آیئے! اس ضمن میں تین (3) احادیثِ کریمہ سُنئے۔ چنانچہ

جنّتی لباس پہنایا جائے گا

1. ارشاد فرمایا: قِیامت کے دن قرآنِ کریم پڑھنے والا آئے گا تو قرآن کہے گا: اے ربِّ کریم! اِسے جنّت کا لباس پہنا۔ تو اُسے بُزرگی کا جنّتی لباس پہنایا جائے گا۔ پھر قرآن کہے گا: اے ربِّ کریم! اِس میں اضافہ فرما، تو اِسے بزرگی کا تاج (Crown) پہنایا جائے گا، پھر قرآن کہے گا: اے ربِّ کریم! اس سے راضی ہو جا۔ تو اللہ پاک اس سے راضی ہو جائے گا۔ پھر اس قرآنِ کریم پڑھنے والے سے کہا جائے گا: قرآنِ کریم پڑھتا جا اور جنّت کے دَرَجات طے کرتا جا اور ہر آیت پر اسے ایک نعمت عطا کی جائے گی۔[1]

2. ارشاد فرمایا: اللہ پاک قرآن سُننے والے سے دنیا کی مصیبتیں دُور کر دیتا ہے اور قرآن پڑھنے والے سے آخرت کی مصیبتیں دُور کر دیتا ہے۔ قرآنِ پاک کی ایک آیت سُننا سونے کے خزانے سے بھی زیادہ ہے۔ اس کی ایک آیت پڑھنا عرش کے نیچے موجود تمام چیزوں سے افضل ہے۔[2]

3. ارشاد فرمایا: جو شخص کتابُ اللہ کا ایک حَرف پڑھے گا، اُس کو ایک نیکی ملے گی

---

1 ... ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجآء فی من قرأ... الخ، ۴/۴۱۹، حدیث: ۲۹۲۴

2 ... مسند الفردوس، ۵/۲۵۹، حدیث: ۸۱۲۲

www.dawateislami.net

جو10 کے برابر ہوگی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمّٓ ایک حَرف ہے، بلکہ اَلِف ایک حَرف، لام ایک حَرف اور میم ایک حَرف ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ احادیثِ مبارَکہ سے معلوم ہوا کہ قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے اور سُننے سے دُنیاوی مصیبتیں، پریشانیاں دُور ہوتی ہیں، مسلمان تکالیف اور بلاؤں سے محفوظ رہتے ہیں۔ قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا دنیاوی مال و دولت سے بہتر ہے بلکہ قرآنِ پاک کا ایک حرف پڑھنے پر10 نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جو اللہ پاک کے کلام کی تلاوت کرتی رہتی ہیں، ان کے دلوں کو سکون و اطمینان نصیب ہوجاتا ہے، ان پر رحمتِ الٰہی کی چھما چھم برسات ہوتی ہے، آخرت میں انہیں جنّت میں داخل کیا جائے گا ان کو قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے کے مُطابق جنّت کے درجات طے کروائے جائیں گے۔ لہٰذا ہمیں روزانہ وَقْت نکال کر خُوش دِلی کے ساتھ قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے کی عادت بنانی چاہئے تاکہ ہم بھی قرآنِ پاک کی برکتیں حاصل کرسکیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہماری خوش نصیبی ہے کہ اللہ پاک نے ہمیں ایک مرتبہ پھر ماہِ رمضان کی مَدَنی بہاریں دیکھنا نصیب فرمائیں۔ یاد رکھئے! ماہِ رَمَضان **"قرآنِ کریم کے تشریف لانے کا مہینا"** بھی ہے۔ اگر ہم اِس مبارَک مہینے میں

---

1 ... ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جآء فی من قرأ... الخ، ۴/۴۱۷، حدیث: ۲۹۱۹

www.dawateislami.net

بھی تلاوتِ قرآن نہ کر سکیں تو کتنی بڑی محرومی ہے۔ یہی وہ مبارک مہینا ہے جس میں **نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب 70 گُنا بڑھا دِیا جاتا ہے۔** اِس مبارک مہینے کی تشریف آوری سے فائدہ اٹھانے کے لئے نِیَّت کیجئے اس مہینے میں کثرت کے ساتھ تلاوتِ قرآن کریں گی اور اسے سمجھیں گی بھی۔ روزانہ ایک وَقْت مقرر کر لیجئے، مَثَلاً اتنے بجے سے اِتنے بجے تک میں اِتنی تلاوتِ قرآن کروں گی۔

بالفرض قرآنِ کریم پڑھنا نہیں آتا تو مدرسۃُ المدینہ بالغات میں داخلہ لے کر سیکھنے کی کوشش کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدرسۃُ المدینہ بالغات میں بڑی عمر کی اسلامی بہنوں کو قواعد و مخارج کے ساتھ قرآن پاک پڑھنا سکھایا جاتا ہے۔ اگر پڑھنا جانتی ہیں تو دُوسروں کو سکھائیے۔ یہ بہت بڑی نیکی ہے، اگر ہماری تھوڑی سی کوشش سے کوئی نماز پڑھنے والی بن گئی، دُرست قرآنِ کریم پڑھنے والی بن گئی تو اللہ پاک کی رحمت سے اُمید ہے کہ ثواب کا بہت بڑا خزانہ جمع ہو جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بُزرگانِ دِین کا شوقِ تلاوت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن ساری زندگی نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین پر عمل کرتے ہوئے گُزارتے ہیں۔ یہ خوش نصیب حضرات فرائض و واجبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ سُنَّتیں اور مُسْتَحَبَّات بھی پابندی سے اَدا کرتے ہیں۔ شوق و مَحَبَّت سے راتوں کو جاگ کر اللہ پاک کی عِبادت کرتے اور دن کو روزہ رکھتے ہیں۔ یہ نیک سیرت لوگ نہ صرف خود قرآنِ پاک کی تلاوت

www.dawateislami.net

کثرت سے کرتے ہیں بلکہ مسلمانوں کو بھی قرآنِ پاک کی تعلیم دیا کرتے ہیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے بُزُرگانِ دین کے چند واقعات سنتی ہیں تاکہ ہمارا بھی ذہن بنے اور ہم بھی ان نیک لوگوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تلاوتِ قرآنِ کریم کرنے والی اور دوسری اسلامی بہنوں کو قرآن کی تعلیم دینے والی بن جائیں۔ چنانچہ

عبادت وریاضت دیکھ کر قبولِ اسلام

اَمیرُالمؤمنین، حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ابتدائے اسلام میں اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنائی تھی، جہاں آپ قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے اور نماز پڑھا کرتے تھے، لوگ آپ کے اس ایمان افروز منظر کو دیکھ کر آپ کے آس پاس جمع ہو جاتے، آپ کی تلاوتِ قرآن، عبادت و ریاضت اور خوفِ خدا میں رونا لوگوں کو بہت مُتأثِّر کرتا تھا، آپ کے اس عمل کے سبب کئی لوگ اسلام میں داخل ہوئے۔[1]

صحابۂ کرام کا اندازِ تلاوت

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ایک رات میں ختمِ قرآن فرماتے۔ حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام چند منٹ میں زبور ختم کر لیتے تھے۔[2] حضرت علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ گھوڑے پر سُوار ہوتے وَقْت ایک پاؤں رِکاب میں رکھتے اور قرآنِ مجید شروع کرتے اور دوسرا پاؤں رِکاب میں رکھ کر گھوڑے کی زِین پر بیٹھنے تک ایک قرآنِ کریم ختم کر لیا کرتے تھے۔[3]

1...الریاض النضرۃ، ۱/۹۲

2...مرآۃ المناجیح، ۳/۲۷۰

3...شواھد النبوۃ، رکن سادس در بیان شواھد ودلایلی...الخ، ص۲۱۲

www.dawateislami.net

واہ کیا بات ہے عاشقِ قرآن کی

حضرت ثابت بُنانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ روزانہ ایک بار ختمِ قرآنِ پاک فرماتے تھے۔ آپ ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے اور ساری رات عبادت کرتے، جس مسجِد سے گزرتے اس میں 2 رکعت (تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد) ضَرور پڑھتے۔ نعمت کے اظہار کے طور پر فرماتے ہیں: میں نے جامِع مسجِد کے ہر سُتُون (Pillar) کے پاس قرآنِ پاک کا ختم کیا اور بارگاہِ الٰہی میں گِریہ وزاری کی ہے۔ نَماز اور تِلاوتِ قرآن سے آپ کو خُصوصی مَحَبَّت تھی، آپ پر ایسا کرم ہوا کہ رشک آتا ہے۔ چنانچہ جب بھی لوگ آپ کے مزارِ مبارَک کے قریب سے گزرتے تو قبرِ انور سے تِلاوتِ قرآن کی آواز آرہی ہوتی۔[1]

قرآن کی تلاوت کرنے میں مقابلہ

حضرت شیخ بَہاءُ الدِّین زَکَرِیَّا مُلتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک (مرتبہ) رات کے وَقْت اپنے دوستوں سے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو آج کی رات دو رکعت نماز ادا کرے اور ایک رکعت میں مکمل قرآنِ پاک کی تلاوت کرے۔ وہاں موجود حاضرین میں سے کسی کو ہمّت نہ ہوئی۔ شیخ بَہاءُ الدِّین زَکَرِیَّا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خود کھڑے ہوئے اور 2 رکعت نماز شروع کردی۔ پہلی رکعت میں پورا قرآنِ کریم اور 4 پارے مزید تلاوت کی اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھی اور نماز مکمل کرلی۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... حلیۃ الاولیاء، ثابت البنانی، ۲/۳۶۴-۳۶۶ ملخصا

2 ... فوادالفوائد مترجم، پانچویں مجلس، ص ۶۲ ملخصا

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ اللہ پاک کے نیک بندے کس قدر شوق و مَحَبَّت سے دن رات ربِّ کریم کا کلام پڑھتے رہتے تھے، اللہ پاک کے کلام سے اس قدر مَحَبَّت تھی کہ کچھ ہی دیر میں پورے قرآنِ پاک کی تلاوت کر لیا کرتے تھے۔ مگر افسوس! آج ہماری اکثریت قرآنِ پاک کی تعلیم سے ناواقف ہے، بعض تو ایسی بھی ہیں کہ جن کو قرآنِ پاک دیکھ کر پڑھنا بھی نہیں آتا اور جن کو پڑھنا آتا ہے وہ بھی سالوں سال تک قرآنِ پاک کھول کر نہیں دیکھتیں، کئی کئی مہینے گزر جاتے ہیں مگر ہمارے گھر تلاوت کی برکت سے محروم رہتے ہیں۔ آیئے! ہم بھی نِیَّت کرتی ہیں کہ آج سے ان احادیثِ مبارَکہ پر عمل کرتے ہوئے، ان نیک سیرت لوگوں کی اَداؤں کو اپناتے ہوئے ہم خود بھی قرآنِ پاک پڑھیں گی اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی قرآنِ پاک پڑھنے کی ترغیب دلائیں گی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! **دعوتِ اسلامی** عاشقانِ رسول کی وہ مَدَنی تحریک ہے جس کے مَدَنی مقصد میں **فیضانِ قرآن** کو عام کرنے کی ترغیب شامل ہے۔ وہ **مَدَنی مقصد** کیا ہے؟ آیئے! ہم بھی دُہرا لیتی ہیں: **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللہ

زندگی کے ہر موڑ پہ قرآن کریم مسلمان کے ساتھ ہے۔ قرآنِ کریم کی رہنمائی کے بغیر کوئی منزل تک کیسے پہنچ سکتا ہے؟ قرآنِ کریم کی تعلیم کو بھول کر کامیابی کی اُمید کیسے رکھی جاسکتی ہے؟ قرآنِ کریم ہدایت کا مرکز ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی مختلف انداز سے تعلیمِ قرآن کو عام کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ تعلیمِ قرآن کو عام کرنے کیلئے ایک انداز

www.dawateislami.net

یہ بھی ہے کہ دُنیا کے مختلف مُمالِک میں اکثر گھروں کے اندر تقریباً روزانہ ہزاروں مدارِس بنام مدرَسۃُ الْمدینہ بالِغات بھی لگائے جاتے ہیں۔ ان میں پڑھنے والیوں کی تعداد تقریباً 63 ہزار سے زائد ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قرآنِ عظیم وہ مُبارَک کتاب ہے جس میں اللہ پاک نے بہت سے اَحکامات ارشاد فرمائے ہیں۔ ان میں بعض احکام وہ ہیں جن پر مسلمانوں کو عمل کرنے، مثلاً نماز پڑھنے، زکوٰۃ ادا کرنے، رَمَضانُ الْمبارَک کے روزے رکھنے، طاقت ہونے کی صورت میں حج اَدا کرنے، والدین کے حُقُوق (Rights) ادا کرنے اور ان کے ساتھ اچھا سُلوک کرنے، عورتوں کو شرعی پردہ کرنے، اسلامی بہنوں کو سلام کرنے، ان کے ساتھ نرمی اختیار کرنے کا حکم دیا گیا۔ جبکہ چوری کرنے، بدکاری کرنے، سُود کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، ناجائز لین دین کرنے، بِلا وجہ کسی پر غُصّہ کرنے، کسی کو بُرے اَلْقابات سے پُکارنے کے علاوہ مزید بہت سے بُرے کاموں سے بچنے کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ الغرض اس پاکیزہ کتاب یعنی قرآنِ کریم میں ان تمام چیزوں کا بیان موجود ہے جن پر عمل کرنے کی برکت سے مسلمانوں کو نہ صرف دنیا میں فائدہ پہنچتا ہے بلکہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ آخرت میں بھی اس کا ڈھیروں ثواب ملے گا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اِن احکامات پر خُوش دِلی کے ساتھ پابندی سے عمل کریں تاکہ ہماری دنیا و آخرت بہترین ہو جائے۔

پارہ 8 سُوْرَۃُ الْاَنْعَام کی آیت نمبر 155 میں ارشادِ باری ہے:

www.dawateislami.net

وَ هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَ اتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۝۱۵۵ (پ۸،الانعام:۱۵۵)

ترجمۂ کنزالعِرفان: اور یہ برکت والی کتاب ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے، تو تم اس کی پیروی کرو اور پرہیز گار بنو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

اُمّت پر قرآنِ کریم کا حق

بیان کردہ آیتِ مقدّسہ کے تحت **"تفسیر صراطُ الجِنان"** جلد 3 صفحہ نمبر 247 پر لکھا ہے: اس (آیت) سے معلوم ہوا کہ اُمّت پر قرآنِ مجید کا ایک حق یہ ہے کہ وہ اس مبارَک کتاب کی پیروی کریں اور اس کے احکام کی خلاف ورزی کرنے سے بچیں۔ افسوس! فی زمانہ قرآنِ کریم پر عمل کے اعتبار سے مسلمانوں کا حال انتہائی خراب ہے۔ آج مسلمانوں نے اس کتاب کی روزانہ تلاوت کرنے کی بجائے اسے گھروں میں جُزدان و غِلاف کی زِینت بنا کر اور دُکانوں پر کاروبار میں برکت کے لئے رکھا ہوا ہے اور تلاوت کرنے والے بھی صحیح طریقے سے تلاوت کرتے ہیں اور نہ یہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ان کے اللہ کریم نے اس کتاب میں ان کے لئے کیا فرمایا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب تک مسلمانوں نے اس مُقدّس کتاب کو بہت عزیز سمجھا، اس کے قوانین (Rules) اور اَحکامات پر سختی سے عمل پیرا رہے تب تک دنیا بھر میں ان کی شوکت کا ڈنکا بجتا رہا اور غیروں کے دل مسلمانوں کا نام سُن کر دہلتے رہے اور جب سے مسلمانوں نے قرآنِ عظیم کے احکام پر عمل چھوڑ رکھا ہے تب سے وہ دنیا بھر میں ذلیل و خوار ہو رہے اور غیروں کے محتاج بن کر رہ گئے ہیں۔ (1)

---

1 . . . تفسیر صراط الجنان، پ۸، الانعام، تحت الآیۃ: ۱۵۵، ۳/ ۲۴۷ ملخصا

www.dawateislami.net

احکامِ قرآن پر عمل کی ترغیب

حضرت علامہ اسماعیل حقّی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی کتابوں کا مقصد ان کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنا ہے، نہ یہ کہ صرف زبان سے ترتیب کے ساتھ ان کی تلاوت کرنا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ جب کوئی بادشاہ اپنی سلطنت کے کسی حکمران کی طرف کوئی خط بھیجے اور اس میں حکم دے کہ فلاں فلاں شہر میں اس کے لئے ایک محل تعمیر کر دیا جائے اور جب وہ خط اس حکمران تک پہنچے تو وہ اس میں دیئے گئے حکم کے مطابق محل تعمیر نہ کرے البتّہ اس خط کو روزانہ پڑھتا رہے۔ تو جب بادشاہ وہاں پہنچے گا اور محل نہ پائے گا تو ظاہر ہے کہ وہ حکمران سزا(Punishment) کا حق دار ہو گا کیونکہ اس نے بادشاہ کا حکم پڑھنے کے باوجود اس پر عمل نہیں کیا تو قرآن میں بھی اللہ پاک نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ دِین کے ارکان جیسے نماز اور روزہ وغیرہ ادا کریں۔ بندے فقط قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے رہیں اور اللہ پاک کے حکم پر عمل نہ کریں تو ان کا صرف قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے رہنا حقیقی طور پر فائدہ مند نہیں۔[1]

تلاوتِ قرآن کا حکم اور قرآنِ مجید کے تقاضے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح ہمیں قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے کا حکم دیا گیا اور ترغیب کے لئے احادیثِ مُبارکہ میں اس کے کثیر فضائل بیان کیے گئے ہیں، اسی طرح ہمیں اس کے اَحکامات پر عمل کرنے کا بھی حکم دیا گیا ہے، جو قرآنِ پاک میں بیان کردہ احکامات پر عمل نہیں کرتیں ان کے لئے عذابات کی سخت

1 ... تفسیر روح البیان، پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۶۴، ۱/۱۵۵ ملخصا

www.dawateislami.net

وعیدیں بھی آئی ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ قرآنِ پاک کی تلاوت کے ساتھ ساتھ ترجمۂ قرآن کنزُالایمان اور اس کے ساتھ تفسیر صراطُ الجنان / خزائنُ العرفان یانُورُ العرفان کا مُطالعہ (Study) بھی کریں تاکہ قرآن پاک سمجھ میں بھی آئے یہ اس لئے کہ قرآنِ کریم میں غور و فکر کرنا اور اسے سمجھنا اعلیٰ درجے کی عبادت ہے۔ جیسا کہ حضرت امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک آیت سمجھ کر اور غور و فکر کرکے پڑھنا بغیر غور و فکر کئے پورا قرآن پڑھنے سے بہتر ہے۔[1]

قرآن پر عمل نہ کرنے کی سزا

بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے منقول ہے: بعض اوقات بندہ ایک سورت شروع کرتا ہے تو اسے پوری پڑھ لینے تک فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ اور کبھی بندہ ایک سورت شروع کرتا ہے تو اسے پوری پڑھ لینے تک فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ عرض کی گئی: یہ کیسے؟ فرمایا: جب وہ اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانتا ہے تو فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں ورنہ لعنت بھیجتے ہیں۔[2]

اللہ پاک ہمیں قرآنِ کریم کے احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ہمیں قبر و حشر کے عذاب سے محفوظ رکھے، دین و دنیا میں عافیت اور کرم والا معاملہ فرمائے، قرآنِ کریم کو ہمارے لئے ذریعۂ نجات بنائے اور اس کی برکت سے ہمیں اپنی رضا عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...احیاء العلوم، کتاب التفکر، بیان مجاری الفکر، ۵/۱۷۰

2...احیاء العلوم، کتاب آداب تلاوۃ القرآن، الباب الاول فی فضل القرآن واھلہ، ۱/۳۶۵

www.dawateislami.net

اللہ کی رضا کے لئے تلاوت کرنا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جو نیک عمل کریں وہ اللہ پاک کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کریں۔ کیونکہ نیک عمل اگر لوگوں کو دکھانے اور اپنی واہ واہ کرانے کے لئے کیا ہو تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ بلکہ الٹا نقصان ہی ہے کہ دکھاوا کرنے والی کو عذاب دیا جائے گا۔ لہٰذا جب بھی تلاوتِ قرآن مجید کریں اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے اور اس کا قرب پانے کے لئے کریں۔ آیئے! اس پر ایک حکایت سنتی ہیں۔ چنانچہ

چھپ کر تلاوت کرنے والے بُزرگ

حضرت ابو عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت ابو الحسن محمد بن اسلم طُوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی نیکیاں چھپانے کا بے حد خیال فرماتے یہاں تک کہ ایک بار فرمانے لگے: اگر میرا بس چلے تو میں کراماً کاتبین (اعمال لکھنے والے دونوں بُزرگ فرِشتوں) سے بھی چھپ کر عبادت کروں۔ راوی کہتے ہیں: میں بیس برس سے زیادہ عرصہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صحبت میں رہا مگر جمعۃُ المبارک کے علاوہ کبھی آپ کو دو رکعت نَفل بھی پڑھتے نہیں دیکھ سکا۔ آپ پانی کا کوزہ لیکر اپنے کمرۂ خاص میں تشریف لے جاتے اور اندر سے دروازہ بند کرلیتے تھے۔ میں کبھی بھی نہ جان سکا کہ آپ کمرے میں کیا کرتے ہیں، یہاں تک کہ ایک دن آپ کا مُنّا زور زور سے رونے لگا۔ اس کی امّی جان چُپ کروانے کی کوشش کر رہی تھیں۔ میں نے کہا: مُنّا آخِر اس قدَر کیوں رو رہا ہے؟ بی بی صاحِبہ نے فرمایا: اس کے ابّو اس کمرے میں داخِل ہو کر تلاوتِ قرآن

www.dawateislami.net

کرتے ہیں اور روتے ہیں تو یہ بھی ان کی آواز سن کر رونے لگتا ہے۔ شیخ ابو عبدُ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابو الحسن طُوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نیکیاں چھپانے کی اِس قَدَر سعی فرماتے تھے کہ اپنے اُس کمرۂ خاص سے عبادت کرنے کے بعد باہَر نکلنے سے پہلے اپنا منہ دھو کر آنکھوں میں سُرمہ لگالیتے تاکہ چہرہ اور آنکھیں دیکھ کر کسی کو اندازہ نہ ہونے پائے کہ یہ روئے تھے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر ہم قرآنِ مجید کی تلاوت کرنا اپنا معمول بنالیں گی تو ہماری دیکھا دیکھی میں ہمارے بچوں میں بھی تلاوتِ قرآن کا شوق و ذوق پیدا ہو گا۔ اور وہ بھی بڑے ہو کر قرآن مجید پڑھیں گے اور اس کی تعلیمات پر عمل کریں گے۔ اس لئے کہ بچوں کی عادت ہے کہ وہ بڑوں کو جو کام کرتا دیکھتے ہیں وہ بھی اسے کرنے لگ جاتے ہیں۔ کیا ہی خوش نصیبی کی بات ہے کہ وہ ہمیں عبادت و ریاضت اور قرآن کی تلاوت اور اس پر عمل کرتا دیکھیں۔ ہمارے بزرگوں کی مائیں اس قدر تلاوت کیا کرتیں تھیں کہ حالتِ حمل میں بھی اسے ترک نہیں کرتیں تھیں، جس کا فائدہ ان کے پیٹ میں موجود بچے کو بھی ہوتا تھا۔ آیئے! ایک حکایت سنتی ہیں۔ چنانچہ،

ماں کے پیٹ میں 15 پارے حفظ کر لئے

حضرت خواجہ قطبُ الحق وَالدّین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عمر جس دن چار

---

1 ... حلیۃ الاولیاء، محمد بن اسلم، ۹/۲۵۴

www.dawateislami.net

برس چار مہینے چار دن کی ہوئی ”تقریبِ بِسْمِ اللہ“ مقرّر ہوئی، لوگ بلائے گئے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی تشریف فرما ہوئے۔ بِسْمِ اللہ پڑھانا چاہی مگر اِلہام ہوا کہ ٹھہرو! حمید الدین ناگوری آتا ہے وہ پڑھائے گا۔ اِدھر ناگور میں قاضی حمیدُ الدین صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اِلہام ہوا کہ جلد جا میرے ایک بندے کو ”بِسْمِ اللہِ“ پڑھا۔ قاضی صاحِب فوراً تشریف لائے اور آپ سے فرمایا: صاحبزادے پڑھئے! بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم آپ نے پڑھا: اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم اور شروع سے لے کر پَندرَہ پارے حِفظ سنا دیئے۔ حضرت قاضی صاحِب اور خواجہ صاحِب نے فرمایا: صاحبزادے آگے پڑھئے! فرمایا: میں نے اپنی ماں کے شکم (پیٹ) میں اِتنے ہی سُنے تھے اور اِسی قَدَر اُن (یعنی امّی جان) کو یاد تھے، وہ مجھے بھی یاد ہو گئے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے سے دلوں کو سرور اور سکون ملتا ہے۔ اس میں ذکر کردہ زمین و آسمان، سمندر و دریاؤں، سورج و چاند، ستاروں و سیاروں، بحر و بر، چرند و پرند، نباتات و جمادات، کھیت و کھلیان، شجر و حجر، ریگستان و پہاڑ، سردی و گرمی اور رات و دن کی تخلیق و پیدائش میں غور و فکر کرنے سے ایسے ایسے انکشافات اور راز و اسرار معلوم ہوتے ہیں کہ عقلِ انسانی دنگ رہ جاتی ہے، روح مسرور ہو جاتی ہے، باطن شاداب ہو جاتا ہے، دل منور ہو جاتا ہے، چہرہ روشن ہو جاتا ہے، آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں، اللہ واحد و یکتا کی قدرتِ کاملہ اور رحمتِ عامّہ پر مزید یقین پختہ ہو جاتا ہے اور چند لمحوں کے لئے انسان اپنے

1 . . . ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۴۸۱

www.dawateislami.net

آپ کو معدوم سمجھ کر اللہ پاک کی ذات ہی کو موجود سمجھتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم قرآن مجید کو غور و فکر اور سمجھ کر پڑھیں۔ قرآن مجید جہاں ہمیں ہدایت دیتا ہے، ہماری دینی الجھنوں کو حل کرتا ہے وہیں اس کے ذریعے ہم اپنی حاجتیں بھی پوری کر سکتیں ہیں۔ چنانچہ

قرآن سے حاجت پوری ہونا

مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس مقصد کے لیے ایک مجلس میں سجدہ کی سب (یعنی14) آیتیں پڑھ کر سجدے کرے اللہ پاک اس کا مقصد پورا فرمادے گا۔ خواہ ایک ایک آیت پڑھ کر اس کا سجدہ کرتا جائے یا سب کو پڑھ کر آخِر میں 14 سجدے کرلے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قرآنِ پاک کو بہتر طریقے سے سمجھنے، اس کے اَحکامات کے بارے میں جاننے کیلئے تفسیر **"صِراطُ الجنان"** سے روزانہ ترجمہ و تفسیر سُننے یا سُنانے یا پھر اِنفرادی طور پر پڑھنے کی عادت بنائیے اور ثواب کا ڈھیروں خزانہ سمیٹئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تلاوت کرنے کے مَدَنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے تلاوت کرنے کے چند مَدَنی پھول بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: قرآن پڑھو کیونکہ وہ قیامت

---

1 . . . بہارِ شریعت، ۱/۷۳۸، حصّہ: ۴

www.dawateislami.net

کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے شفاعت کرنے والا ہو کر آئے گا۔[1](2) فرمایا: میری اُمَّت کی افضل عبادت تلاوتِ قرآن ہے۔[2]☆قرآنِ پاک کو اچھی آواز سے اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا سُنّت ہے۔[3]☆مُستَحَب یہ ہے کہ باوُضو قبلہ کی جانب رُخ کرکے اچھے کپڑے پہن کر تلاوت کرے۔[4]☆تلاوت کے شروع میں "اَعُوْذُ" پڑھنا مُستَحَب ہے اور سورت کی اِبتداء میں "بِسْمِ اللّٰہِ" پڑھنا سُنّت ہے ورنہ مُستَحَب ہے۔[5] ☆قرآنِ کریم دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے افضل ہے۔[6]☆قرآنِ پاک دیکھ کر تلاوت کرنے پر دو ہزار (2000) نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور زبانی (بغیر دیکھے) پڑھنے پر ایک ہزار (1000)۔[7]☆قرآنِ کریم کی تلاوت کے وقت رونا مُستَحَب ہے۔[8] ☆تین (3) دن سے کم میں قرآنِ کریم ختم نہ کرے بلکہ کم از کم تین (3) دن یا سات (7) دن یا چالیس (40) دن میں قرآن کریم ختم کرے تاکہ معانی و مطالب کو سمجھ کر تلاوت کرے۔[9]☆ترتیل کے ساتھ اطمینان سے اور ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرے۔[10]

1...مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب فضل قراءۃ القران، ص۳۱۴، حدیث: ۱۸۷۴

2...شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، ۲/۳۵۴، حدیث: ۲۰۲۲

3...احیاء العلوم، ۱/۸۴۳

4...بہار شریعت، ۱/۵۵۰، حصہ: ۳

5...بہار شریعت، ۱/۵۵۰، حصہ: ۳

6...بہار شریعت، ۱/۵۵۰، حصہ: ۳

7...کنز العمال، کتاب الاذکار، قسم الاقوال، جز ۱، ۱/۲۶۰، حدیث: ۲۳۰۱ ملخصا

8...فیضانِ ریاض الصالحین، ۴/۵۸۷

9...عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص۲۳۸

10...عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص۲۳۸

www.dawateislami.net

☆تلاوت کے لئے سب سے افضل وَقْت سال بھر میں رَمَضان شریف کے آخری دس(10) ایّام اور ذُوالْحِجَّہ کے ابتدائی دس(10) دن ہیں۔[1]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ الْمدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص۲۳۹

www.dawateislami.net

بیان:3 ہر جلسہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَہ عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے روایت ہے، آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ شفاعت نشان ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ کَانَتْ شَفَاعَۃٌ لَّہٗ عِنْدِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

یعنی جو شخص جُمعہ کے دن مجھ پر دُرُود شریف پڑھے گا تو قیامت کے دن اس کی شفاعت میرے ذِمّۂ کرم پر ہو گی۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی و بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

---

1 ... کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ... الخ، جزء ۱، ۱/۲۵۵، حدیث: ۲۲۳۶

2 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رَمَضانُ الْمُبارَک کا مہینا جاری وساری ہے۔ اِس مبارَک مہینے کی سَترہ(17) تاریخ کو اُمُّ الْمُؤمنین، زَوْجۂ رسولِ کریم، حَبِیْبَۂ حَبِیبِ خدا، عالِمہ، مُفْتِیَہ، مُفَسِّرہ، مُحَدِّثَہ، فَقِیْہَہ، عابِدہ، زاہِدہ، طَیِّبَہ، طاہِرہ، عَفِیْفَہ حضرت سَیِّدَہ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا یَومِ وِصال ہے۔

آیئے! اِسی مناسبت سے آج ہم آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی شان و عظمت، اَوصاف و کمالات اور سِیرتِ طَیِّبَہ کے چند روشن پہلوؤں کے بارے میں سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا مختصر تعارُف سنتی ہیں، چنانچہ

تعارُفِ اُمُّ الْمُؤمنین سَیِّدَہ عائشہ صِدِّیقہ

حضرت سَیِّدَہ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا اُمُّ الْمُؤمِنِین (یعنی مومنوں کی ماں) ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا نام عائشہ، کُنْیَت اُمِّ عبدُاللہ، والِدہ کا نام **"اُمِّ رُومان"** اور والد

www.dawateislami.net

امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہیں۔[1]

17 رَمَضانُ المبارک 57 یا 58 ھِجْری میں مدینے پاک میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے دنیا سے پردہ فرمایا۔ حضرت سَیِّدُنا ابو ہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی وصِیّت کے مُطابِق رات میں لوگوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو جنَّتُ البَقِیع میں دوسری اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ کے پہلو میں دفن کیا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بِلا شبہ تمام اُمَّہاتُ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ اَجْمَعِیْن مقام و مَرتبے اور بہت سی خُصوصیات میں دیگر عَورَتوں سے بلند ہیں، سب کی سب اعلیٰ دَرَجے کی وَلیّات ہیں، نہایت بہترین خوبیوں سے آراستہ، عِلْم و عمل کی حقیقی آئینہ دار اور اُمّت کی مائیں ہیں، مگر اِن مبارک ہستیوں میں اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی ذاتِ مُقدّسہ کی حَیْثِیَّت ایک روشن سُورج کی طرح ہے۔ نگاہِ مُصْطَفٰے کی بدولت آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا زمانے کی عالِمہ، مُفْتِیہ، مُحَدِّثہ اور مُفَسِّرہ کہلائیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا وہ خوش قسمت خاتون ہیں جنہیں رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وصالِ ظاہری کے وَقْت بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک صحبت سے فیض پانے کا شَرَف حاصِل ہوا، چنانچہ

خُصُوصی رَفاقت و قُربتِ مصطفٰے

اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا (نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ

1 ... مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، ذکر ازواج ... الخ، ۲/۴۶۸ ملخصا

2 ... شرح الزرقانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجہ الطاھرات ... الخ، عائشۃ ام المؤمنین، ۴/۳۹۲

www.dawateislami.net

وَسَلَّمَ کے دُنیاوی زندگی کے آخری لمحات کی کَیْفِیَّات بَیان کرتے ہوئے) فرماتی ہیں: (جب مزاجِ رسول شِدَّتِ مَرَض کی وجہ سے تکلیف محسُوس کر رہا تھا اُس وَقْت) میرے پاس میرے بھائی حضرت عبدُالرَّحمن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ آئے، اُن کے ہاتھ میں مِسواک تھی۔ نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُن کی طرف دیکھنے لگے۔ میں جانتی تھی کہ نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِسواک پسند فرماتے ہیں۔ لہٰذا میں نے عَرض کی: کیا آپ کے لئے مِسواک لے لوں؟، نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سَر مُبارَک سے "ہاں" کا اِشارہ فرمایا تو میں نے حضرت عبدُالرَّحمٰن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مِسواک لے لی، وہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سخت محسوس ہوئی۔ میں نے عَرض کی: کیا میں اِسے نرم کر دوں؟ تو نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سَر کے اِشارے سے فرمایا: ہاں۔ میں نے مسواک (چَبا کر) نرم کی۔ نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے پانی (Water) کا ایک پیالہ تھا، نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِس میں دستِ اَقدس داخل کرتے اور اپنے چہرۂ اَنور پر لگا کر فرماتے: **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ، اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٍ** یعنی اللہ پاک کے علاوہ کوئی معبود نہیں، بے شک مَوت کے لیے سختیاں ہیں۔ پھر اپنا دستِ اَقدس بلند کر کے عَرض کرنے لگے: **فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی** یعنی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جماعت میں۔ یہاں تک کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا وِصال ہو گیا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَہ عائشہ صِدِّیقہ، طَیِّبہ، طاہِرہ، عَفِیْفَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کا مقام بارگاہِ رسالت میں کس قدر بلند و بالا ہے، جنہیں نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نہ صرف ظاہِری زندگی میں خاص قُرب

---

1 ... بخاری، کتاب المغازی، باب مرض النبی ووفاته، ۳/۱۵۷، حدیث: ۴۴۴۹ ملتقطا

www.dawateislami.net

نصیب ہوا، بلکہ وِصالِ ظاہری کے وَقْت بھی خُصوصی قُربت پانے کا اِعزاز (Honour) بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا ہی کے حِصّے میں آیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! حَبِیْبَۂ حبیبِ خدا اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے ساری زِندگی اِس اِحسان کو یاد رکھا اور نعمت کے اِظہار کے لئے اپنی اِس عزّت وعظمت کو بَیان بھی فرمایا، چُنانچِہ

اُمُّ المؤمنین کی چند فضیلتیں

اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں: مجھے آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اَزواجِ مُطَہَّرات رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِنَّ اَجْمَعِیْن پر دس 10 فضیلتیں عطا کی گئی ہیں: آیئے ان میں سے کچھ فضیلتیں اُمُّ المؤمنین کی زبانی ہم بھی سنتی ہیں:

(1) نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے میرے عِلاوہ کبھی کسی کنواری عَوْرت سے نِکاح نہیں فرمایا۔ (2) میرے عِلاوہ اَزواجِ مُطَہَّرات رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِنَّ اَجْمَعِیْن میں سے کوئی بھی اَیسی نہیں، جس کے ماں باپ دونوں ہجرت کرنے والے ہوں۔ (3) اللہ پاک نے میری پاک دامنی کا بَیان آسمان سے (قُرآنِ کریم میں) نازِل فرمایا۔ (4) (نِکاح سے پہلے) حضرت سَیِّدُنا جِبْرِیل عَلَیْہِ السَّلَام ایک رَیشمی کپڑے میں میری صورت لا کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عَرْض کی: اِن سے نکاح کرلیجئے کیونکہ یہ آپ کی زَوْجہ ہیں۔ (5) رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر وَحی اُترنے کے وَقْت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرے پاس تشریف فرما ہوتے، میرے عِلاوہ کسی دوسری زوجۂ مُحْتَرَمہ کے پاس نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر وَحی کا نُزول نہیں ہوا۔ (6) نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ

www.dawateislami.net

وَسَلَّمَ کا سَر اَنوَر میرے سینے اور حلق کے درمیان تھا اور اِسی حالت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا وِصال ہوا۔(7) آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے میری باری کے دِن وصال فرمایا۔(8) نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قَبرِ اَنوَر میرے گھر میں بنائی گئی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قربان جائیے! حَبِیْبَۂ حبیبِ خدا اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی شان و عظمت پر! یقیناً یہ شَرَف بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے لئے کم نہ تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زَوْجہ اور قِیامت تک آنے والے مومنوں کی ماں ہونے کے مُقَدَّس شَرَف سے سَرفراز ہونے کی سعادت ملی، ربِّ کریم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پر نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دیگر اَزْواجِ مُطَہَّرات سے زیادہ اِنعام و اِکرام کی بارشیں فرمائیں۔ بہر حال آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی شان و عظمت کا سَمُنْدَر اتنا گہرا ہے، جس کی گہرائی میں اُترنے والے کو ہمیشہ قیمتی موتی (Pearls) ہی ملا کرتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی حقّ و سچ بیان کرنے والی مبارک زبان سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے فضائل و مناقب کو بڑے ہی شاندار انداز میں بَیان فرمایا ہے۔ آیئے! اُمُّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صِدّیْقَہ، طَیِّبَہ، طاہِرہ، عَفِیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی شان و عظمت پر مُشْتَمِل 4 اَحادیثِ مبارکہ سُنئے، چنانچہ

شانِ عائشہ بزبانِ حبیبِ کبریا

(1) مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَہ عائشہ صِدّیقہ

1 . . . سیرت مصطفٰے، ص٦٥٩-٦٦٠ ملخصا

www.dawateislami.net

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے بارے میں صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے اِرشاد فرمایا: تم اپنا دو تہائی (2/3) دِین اِس حُمَیْرا (یعنی حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا) سے حاصِل کرلو۔[1]

(2) نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سَیِّدہ فاطِمہ زَہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے فرمایا: اے فاطِمہ! کیا تم اُس سے مَحَبَّت نہیں کرو گی جس سے میں مَحَبَّت کرتا ہوں؟ سَیِّدہ فاطِمہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے عَرض کی: کیوں نہیں۔ اِس پر پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا) سے مَحَبَّت رکھو۔[2]

(3) پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی لاڈلی شہزادی حضرت سَیِّدہ فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو مُخاطب کرکے اِرشاد فرمایا: ربِّ کعبہ کی قسم! تمہارے والد کو عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا) بہت زیادہ پیاری ہیں۔[3]

(4) نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا) کی فضیلت عَورَتوں پر ایسی ہے جیسے ثَرِید کی فضیلت تمام کھانوں پر ہے۔[4]

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی اَحمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کردہ آخری حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: ثَرِید یعنی روٹی شوربا بوٹیاں ایک جان (یعنی مِکس) کی ہوئی بہترین غذا ہے، ساری غذاؤں سے افضل (غذا ہے) کہ وہ زُود ہضم (جلد ہضم ہونے والی)، نہایت ہی مُقَوِّی (یعنی طاقت دینے والی)، بَہُت مزے دار، چبانے سے بے نیاز (اور) بَہُت

1...تفسیر کبیر، پ۳۰، القدر، تحت الآیۃ: ۳، ۱۱/۲۳۲

2...مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب فی فضل عائشۃ، ص۱۰۱۷، حدیث: ۶۲۹۰ ملتقطا

3...ابو داود، کتاب الادب، باب فی الانتصار، ۴/۳۵۹، حدیث: ۴۸۹۸

4...بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قولہ: اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ... الخ، ۲/۴۵۴، حدیث: ۳۴۳۳

www.dawateislami.net

صفات کی جامع (یعنی کئی خوبیوں والی) غذا ہے، ایسے ہی حضرت عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا) صورت، سیرت، عِلْم، عمل، فَصاحت (خوش بیانی)، فطانت (عقل مندی)، ذَکاوَت (ذہن کی تیزی)، عقل، (اور) حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کی مَحبوبِیَّت وغیرہ ہزارہا (یعنی ہزاروں) صِفات (خوبیوں) کی جامِع ہیں۔ حق یہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا ساری عورتوں حتّٰی کہ خَدِیْجَۃُ الکُبْریٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے بھی افضل ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا بَہُت اَحادیث کی جامع (جمع کرنے والی)، عُلومِ قرآنیہ (قرآنِ کریم کے عُلوم وفُنون) کی ماہر بی بی ہیں۔[1]

مفتی صاحِب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایک مقام پر فرماتے ہیں: جناب (حضرت سیِّدہ) عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے فضائل ریت کے ذَرّوں، آسمان کے تاروں (Stars) کی طرح بے شمار ہیں، آپ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا) ربِّ کریم کا تُحفہ ہیں جو حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا ہوئیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی عِصْمَت وعِفَّت کی گواہی خود ربِّ کریم نے قرآنِ مجید میں سُورۂ نُور میں دی حالانکہ جنابِ مریم (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا) اور یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی عِصْمَت (پاک دامنی) کی گواہی بچے سے دلوائی گئی۔ اُمَّت کو تَیَمُّم (تَ۔یَمْ۔مُمْ) کی آسانی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے صدقہ سے ملی، حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کا وصال آپ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا) کے سینہ پر ہوا، حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کی آخری آرام گاہ آپ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا) کا حُجْرَہ ہے، آپ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا) کا لُعاب حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کے ساتھ وصال کے وَقْت جمع ہوا، آپ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا) کے بستر میں وحی آتی تھی، آپ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا) خود صِدِّیْقَہ (یعنی نہایت سچی خاتون) ہیں اور صِدِّیق (انتہائی سچے انسان یعنی امیرُ المؤمنین

---

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۸/ ۵۰۱ ملخصا

www.dawateislami.net

حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) کی بیٹی ہیں۔[1]

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ اَشعار کی صورت میں شانِ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

آپ کے دَولت کَدہ میں دَولَتِ دَارَین ہے اُس زمیں پر پھر نہ کیوں قُرباں ہو عَرْشِ بَریں

آپ صِدِّیْقَہ پدَرِ صِدّیق اور شوہر نَبی میکہ و سُسرال اعلیٰ آپ خود ہیں بہتریں

(رسائلِ نعیمیہ، دیوان سالک، ص۳۱)

مختصر وضاحت: یعنی آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے عالیشان آستانے میں دنیا وآخرت کی دولت موجود ہے یعنی نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ آرام فرماہیں تو پھر عرشِ اعظم بھی اُس مقدس زمین پر نثار کیوں نہ ہو؟ آپ نہ صرف صِدِّیْقَہ یعنی نہایت سچّی خاتون ہیں بلکہ صِدّیق یعنی نہایت سچّے انسان کی شہزادی ہیں اور آپ کو نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زوجیت کا شرف ملا، آپ کا میکہ وسُسرال دونوں ہی نہایت بلند مرتبہ ہیں بلکہ آپ خود بھی ایک بہترین خاتون ہیں۔

کتاب ”فیضانِ عائشہ صِدّیقہ“ کا تعارف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی سیرت کے بارے میں مزید معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے ادارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **”فیضانِ عائشہ صِدّیقہ“** کا مُطالعہ کرنا انتہائی مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس کتاب میں اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی علمی شان و شوکت کا

---

1 ... مرآۃ المناجیح، ۸/ ۵۰۲

www.dawateislami.net

بیان ہے، اس کتاب میں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے فرامین اور ذوقِ عبادت کا بیان ہے، اس کتاب میں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی سخاوت اور عشقِ رسول وغیرہ عظیم خوبیوں کا بیان ہے، اس کتاب میں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی اِنفرادیت، اُمورِ خانہ داری، فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر عمل کا بیان ہے، اس کتاب میں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی فصاحت، گریہ وزاری، تواضع و اِنکساری اور بہت سے مَدَنی پھولوں کو بیان کیا گیا ہے، اس کتاب کے مضامین 215 کتابوں سے لئے گئے ہیں، آج ہی اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمایئے، دُوسری اسلامی بہنوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سیدہ عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کا اندازِ سخاوت و ایثار

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمّ الْمؤمنین سَیِّدَہ عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سخاوت و ایثار کے مَدَنی جذبے سے بھی مالامال تھیں، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی سخاوت و اِیثار کا یہ عالَم تھا کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا اپنی ضروریات کی چیزیں بھی راہِ خدا میں خَیرات کر دیا کرتیں اور اپنے لئے کچھ بھی بچا کر نہ رکھتی تھیں۔ آیئے! اُمّ الْمؤمنین سَیِّدَہ عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی سخاوت و اِیثار پر مُشْتَمِل ایک اِیمان افروز واقعہ سُنئے اور راہِ خدا میں خَرچ کرنے کا جذبہ اپنے اندر بیدار کیجئے، چنانچہ

(1) ایک لاکھ درہم خَیرات کر دیئے!

حضرت سَیِّدَہ اُمِّ دُرّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں: میں حضرت سَیِّدَہ عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے پاس موجود تھی، اُس وَقْت ایک لاکھ دِرہم کہیں سے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے

www.dawateislami.net

پاس آئے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے اُسی وَقْت اُن سب درہموں کو لوگوں میں تقسیم کر دیا اور ایک درہم بھی گھر میں باقی نہیں چھوڑا۔ اُس دن میں اور وہ روزے سے تھیں، میں نے عَرض کی، آپ نے سب درہموں کو تقسیم کر دیا اور ایک درہم بھی باقی نہیں رکھا کہ گوشت خرید کر روزہ اِفطار کر لیتیں؟ اِرْشاد فرمایا: تم نے اگر مجھ سے پہلے کہا ہوتا تو میں ایک درہم کا گوشت منگوا لیتی۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حَبِیْبَۂ حبیبِ خدا، اُمُّ المؤمنین سَیِّدہ عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا شمار اللہ پاک کی اُن مُقَرَّب ترین وَلِیَّات میں ہوتا ہے جن کی ساری زندگی عبادت و رِیاضت میں گزری۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جس طرح رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پانچوں نمازوں کے عِلاوہ نمازِ اِشراق، نمازِ چاشت، تَحِیَّۃُ الْوُضُوْء، صَلٰوۃُ الْاَوَّابِیْن وغیرہ نوافل ادا فرماتے تھے، راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر نمازیں ادا فرماتے تھے، تمام عمر نمازِ تَہَجُّد کے پابند رہے، اِسی طرح اُمُّ المؤمنین سَیِّدہ عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا بھی گھر کے کام کاج اور پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت گزاری کے ساتھ ساتھ پابندی کے ساتھ نمازِ تَہَجُّد اور نمازِ چاشت کی ادائیگی کا بھی اِہتمام فرمایا کرتی تھیں، چنانچہ

نمازِ تَہَجُّد کی پابندی

دعوتِ اسلامی کے ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"سیرتِ مصطفٰی"** کے صفحہ نمبر 660 پر لکھا ہے: عبادت میں بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا رُتبہ بَہُت ہی بُلند ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے بھتیجے حضرت سَیِّدُنا اِمام قاسم بن مُحَمَّد بن ابُوبَکْر صِدِّیْق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کا

1 ... شرح زرقانی علی المواھب، حضرت عائشۃ ام المؤمنین، ۴/۳۹۰

www.dawateislami.net

بَیان ہے: حضرت سَیِّدَہ عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا روزانہ پابندی کے ساتھ نمازِ تَہَجُّد پڑھتی تھیں اور اکثر روزے سے رہا کرتی تھیں۔ (1)

نمازِ چاشت سے محبت

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نمازِ چاشت کی آٹھ (8) رکعتیں پڑھتی تھیں، پھر فرماتیں: اگر میرے ماں باپ اُٹھا بھی دیئے جائیں تب بھی میں یہ رکعتیں نہ چھوڑوں۔ (2)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی اَحمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَیان کردہ دوسری حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اگر اِشراق کے وَقْت مجھے خَبر ملے کہ میرے والِدَین زِندہ ہو کر آگئے ہیں تو میں اُن کی مُلاقات کے لئے یہ نَفْل نہ چھوڑوں بلکہ پہلے یہ نَفْل پڑھوں، پھر اُن کی قدَم بوسی کروں (یعنی ان کے قدم چوموں)۔ (3)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰہ! اُمُّ المؤمنین سَیِّدہ عائشہ صِدِّیْقَہ، عابِدہ، زاہِدہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا نَفْل عبادات کا جذبہ مرحبا! ذرا غور فرمایئے! جن کی شان قرآنِ کریم میں بَیان ہوئی، جن کے فضائل و کمالات کو اَحادیثِ مُبارَکہ میں بَیان کیا گیا، جو اپنے وَقْت کی عالِمہ، مُفْتِیَہ، فَقِیْہَہ، مُحَدِّثَہ اور مُفَسِّرَہ کہلائیں، بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے جن کی شان و عظمت کے ڈنکے بجائے، فرائض تو فرائض، تَہَجُّد اور چاشت کے نوافِل کو چھوڑنا بھی اُنہیں گوارا نہ تھا۔ مگر آج حالت یہ ہے کہ نَفْل نماز تو دُور کی بات

---

1 ... سیرتِ مصطفےٰ، ص ٦٦٠ ملخصا

2 ... مؤطا امام مالک، کتاب قصر الصلاۃ فی السفر، باب صلاۃ الضحی، ١/١٥٣، حدیث: ٣٦٦

3 ... مرآۃ المناجیح، ٢/٢٩٩

www.dawateislami.net

ہے ہم سے تو فَرض نمازیں بھی ادا نہیں کی جاتیں۔

آہ! ہمیں کیا ہو گیا ہے؟ ہم کیوں عبادات سے جی چُرانے لگی ہیں، کیوں ربِّ کریم اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَحکامات پر عمل کرنے میں سُستی کا شکار ہیں؟ کیوں نَفْل عبادات کا جذبہ ختم ہوتا جارہا ہے؟ کیوں روزوں کے معاملے میں حیلے بہانوں سے کام لیتی ہیں؟ آخر کیوں ہم اللہ پاک کی خُفْیَہ تدبیر سے نہیں ڈرتیں؟ کیا ہمیں مَغْفِرت کا پروانہ مل چکا ہے؟ کیا ہمارا اَعمال نامہ نیکیوں (Virtues) سے بھرپُور ہے؟، کیا ہمیں نیکیوں کی حاجت نہیں رہی؟، کیا ہمیں اِس بات کا مُکَمَّل یقین ہو چکا ہے کہ ہم دنیا سے اِیمان سلامت لے کر جائیں گی؟، کیا ہم نَزع کی سختیوں کو برداشت کر پائیں گی؟ کیا شریعت کی نافرمانی کر کے اندھیری قَبْر میں آرام پا سکیں گی؟ کیا ہم قَبْر و مَحْشَر کے سُوالات میں کامیابی سے ہمکنار ہو پائیں گی؟

یقیناً ہم میں سے کسی کو بھی یہ معلوم نہیں، لہٰذا اس مُخْتَصَر سی زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے اس کی قَدر کرنی چاہئے، خوش فہمی کے جال سے نکل فرائض و واجبات کی پابندی کے ساتھ ساتھ نَفْل عبادات کی ادائیگی بھی کرنی چاہئے۔ اپنے آپ کو فرائض و واجبات اور نفل عبادات کا عادی بنانے کے لئے شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سُنّت حضرت علّامہ مَولانا محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ "63 **مَدَنی اِنعامات**" پر عمل کرتے ہوئے روزانہ فِکْرِ مدینہ کرنا اِنتہائی مُفید عمل ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اِس کے مطابِق عمل کرنے کی بَرَکت سے ہم نہ صِرْف فرائض و واجبات بلکہ کئی سُنّتوں اور مُسْتَحَبّات پر بھی آسانی سے عمل کر سکتی ہیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بِلا شبہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو

www.dawateislami.net

ربِّ کریم نے بے شمار اِختیارات عطا فرما کر آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مالِک و مُختار بنایا ہے۔ آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ چاہتے تو اِنتہائی شاہانہ زِندگی گزار سکتے تھے اور اپنی اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہ عَنْہُنَّ اَجْمَعِیْن کو دنیا کی تمام راحتیں اور آسائشیں فراہم کر سکتے تھے، لیکن آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ساری زِندگی سادگی، فَقْر اور تَوَکُّل و قَناعت کو اپنائے رکھا، تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صحبتِ بابَرَکت سے فیضیاب ہونے والوں اور والیوں میں اِن خوبیوں کا فیضان جاری نہ ہو، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہ عَنْہُنَّ بالخُصوص اُمُّ المُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کا شمار بھی اُن شَخْصِیّات میں ہوتا ہے، جنہیں ربِّ کریم نے اپنے محبوبِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صَدقے میں تَوَکُّل و قَناعت کی نعمت سے سَرفراز فرمایا تھا۔ آیئے! آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے تَوَکُّل و قَناعت کی ایک بہترین جَھلک مُلاحَظہ فرمایئے، چنانچہ

سَیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کا مقامِ تَوَکُّل

اُمُّ المُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہ عَنْہَا نے بارگاہِ رسالت میں عَرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میرے لئے دعا فرمایئے کہ اللہ پاک جنّت میں مجھے آپ کی اَزواجِ مُطَہَّرات میں سے رکھے۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: ”اگر تم اِس رُتبے کی تمنّا رکھتی ہو تو تمہیں چاہئے کہ کل کے لئے کھانا بچا کر نہ رکھو اور جب تک کسی کپڑے (Cloth) میں پیوند لگ سکتا ہے تب تک اُسے بیکار نہ سمجھو۔ اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہ عَنْہَا فَقْر کو مالداری پر ترجیح دینے کی اِس نصیحت پر اِتنی عمل پیرا رہیں کہ (زندگی بھر) کبھی آج کا کھانا کل کے لئے بچا کر نہ رکھا۔[1]

1 ... مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، ذکر ازواج مطہرات... الخ، ۲/۴۷۲-۴۷۳

www.dawateislami.net

کیوں نہ ہو رُتبہ تمہارا اَہلِ اِیماں میں بڑا سب تو ہیں مومن مگر ہیں آپ اُمُّ الْمُؤمنین

(رسائلِ نعیمیہ، دیوانِ سالک، ص۳۱)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! ہماری پیاری اَمّی جان حضرت سَیِّدَہ عائشہ صِدِّیْقَہ، طَیِّبَہ، طاہِرہ، عَفِیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا اِطاعتِ رسول، فَقْر و فاقہ، زُہد و قَناعت اور تَوَکُّل کے کس قدر بُلند دَرَجے پر فائز تھیں۔ بِلاشُبہ یہ سب صحبتِ مصطفےٰ اور تعلیماتِ مصطفےٰ کی ہی برکتیں تھیں کہ آپ سَرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِس عمدہ نصیحت پر دل وجان سے عمل پیرا رہیں اور کبھی آج کا کھانا اگلے دن کے لئے بچا کر نہ رکھا۔ آج ہم بھی مَحَبَّتِ رسول کا دعویٰ تو کرتی ہیں مگر ہمارا اللہ پاک کی ذات پر توکل کمزور پڑتا جارہا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے معاشرے میں ہر طرف مہنگائی کا طوفان بَرپا ہے، دودھ اور کھانے پینے کی دیگر چیزوں میں ملاوٹ عام ہے، رمضان و غیر رمضان میں چیزوں کی قیمتیں بڑھا کر لُوٹ مار کا بازار گرم کرکے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کا سلسلہ جاری ہے، راہِ خدا میں خرچ کرنے کے مُعاملے میں سُستی کا مظاہَرہ کیا جارہا ہے،

الغرض آج ہمارا معاشرہ بد قسمتی سے تیزی کے ساتھ گناہوں کی دلدل میں دھنستا چلا جارہا ہے۔ لہٰذا عَافیت اِسی میں ہے کہ ہم ہر نیک و جائز کام میں اللہ پاک کی ذات پر بھروسا کرنے کی عادت بنائیں۔ یاد رکھئے! اللہ پاک کی ذات پر تَوَکُّل یعنی بھروسا کرنے کو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فَرْضِ عَیْن قرار دیا ہے، چنانچہ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ کریم پر تَوَکُّل (بھروسا) کرنا فَرْضِ عَیْن ہے۔[1]

---

1 . . . فضائلِ دعا، ص۲۸۷

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! تَوَکُّل اِیمان کی رُوح ہے۔ تَوَکُّل بندے کو اللہ پاک کے قریب کر دیتا ہے۔ تَوَکُّل مشکلات اور پریشانیوں میں بندے کو اِستِقامت کے ساتھ اُن کے مُقابلے کی قُوَّت (Power) فراہم کرتا ہے۔ تَوَکُّل مُصیبتوں میں اِنسان کی اُمیدیں جگانے کا باعث بنتا ہے۔ آیئے! اب تَوَکُّل کا مفہوم بھی سُن لیتی ہیں کہ تَوَکُّل سے مراد کیا ہے، چنانچہ

تَوَکُّل کا معنٰی و مفہوم

تفسیر "صِراطُ الْجِنان" جلد 3 صَفْحہ نمبر 520 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا امام فَخْرُ الدِّین رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تَوَکُّل کا یہ معنٰی نہیں کہ انسان اپنے آپ کو اور اپنی کوششوں کو بیکار اور فُضول سمجھ کر چھوڑ دے جیسا کہ بعض جاہل کہتے ہیں۔ بلکہ تَوَکُّل یہ ہے کہ انسان ظاہری اَسباب کو اِختیار کرے لیکن دل سے اِن اَسباب پر بھروسا نہ کرے بلکہ اللہ پاک کی مدد اُس کی تائید اور اُس کی حمایت پر بھروسا کرے۔[1] اِس بات کی تائید اِس حدیثِ پاک سے بھی ہوتی ہے کہ حضرت سَیِّدنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: "ایک شخص نے عرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں (اپنی) اُونٹنی کو باندھ کر تَوَکُّل کروں یا اُسے کُھلا چھوڑ کر تَوَکُّل کروں؟ اِرْشاد فرمایا: اُسے باندھو اور تَوَکُّل کرو۔[2]

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسُنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تَوَکُّل تَرکِ اَسباب کا نام نہیں بلکہ اَسباب پر اِعْتماد کا تَرک (اِعتماد نہ کرنا) تَوَکُّل ہے۔[3] یعنی اَسباب کو چھوڑ دینا تَوَکُّل نہیں بلکہ اَسباب پر اِعْتماد نہ کرنے اور ربِّ کریم کی ذات پر

---

1 ... تفسیر کبیر، پ۴، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۱۵۹، ۳/۴۱۰

2 ... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، ۶۰-باب، ۴/۲۳۲، حدیث: ۲۵۲۵

3 ... فتاوٰی رضویہ، ۲۴/۳۷۹ ملخصا

www.dawateislami.net

اِعتماد کرنے کا نام تَوَکُّل ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمّ المؤمنین سَیِّدہ عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی سیرت کا ایک روشن باب یہ بھی ہے کہ آپ جس طرح فرض روزوں کی پابند تھیں اِسی طرح آپ نفل روزے بھی کثرت سے رکھا کرتی تھیں، گرمی چاہے کتنی ہی شدید ہوتی مگر آپ گرمی کی پروا کئے بغیر رِضائے الٰہی پانے کے لئے اِنتہائی گرم موسم میں بھی نہ صِرْف روزہ رکھ لیتیں بلکہ اِستقامت کے ساتھ اُسے پورا بھی فرماتی تھیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب ایک واقعہ سُنئے اور نفل روزے رکھنے کی نِیَّت کیجئے، چنانچہ

گرمی کی شِدّت میں بھی روزہ

حضرت سیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن بن ابو بَکْر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما عَرَفہ کے دن حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیْقَہ، عابِدہ، زاہِدہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے پاس تشریف لائے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا روزے سے تھیں اور (گرمی کی شدّت کے باعث) آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پر پانی کا چھڑکاؤ کیا جارہا تھا۔ حضرت سیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے عَرْض کی: اِفطار کرلیجئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے فرمایا: کیا میں اِفطار کرلوں؟ حالانکہ میں نے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ **"بے شک عَرَفہ کے دِن کا روزہ ایک سال پہلے کے گُناہوں کا کفارہ ہے۔"**(1)

ناز برداری تمہاری کیوں نہ فرماوے خدا نازنینِ حق نبی ہیں تم نبی کی نازنین

(رسائلِ نعیمیہ، دیوانِ سالک، ص۳۲)

---

1 ... مسند امام احمد، مسند عائشة، ۹/۴۴۸، حدیث: ۲۵۰۲۴

www.dawateislami.net

مختصر وضاحت: یعنی ربِّ کریم، اُمُّ الْمُؤمنین سَیِّدہ عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے ناز کیوں نہ اُٹھائے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ کریم کے لاڈلے ہیں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی لاڈلی ہیں۔

سُبْحٰنَ اللہ! اُمُّ الْمُؤمنین سَیِّدہ عائشہ صِدِّیْقَہ، عابِدہ، زاہِدہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے نفل روزوں کا مَدَنی جذبہ اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی اِستقامت مرحبا! شدید گرمیوں کا موسم ہے اور گرمی کی حرارت کے سبب آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پر پانی کا چھڑکاؤ کیا جارہا ہے مگر قربان جائیے! اِس کے باوُجود آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے روزے کو پورا فرمایا۔ اے! کاش! نفل روزوں کا یہ مَدَنی جذبہ ہمیں بھی نصیب ہو جائے اور ہم بھی سردی و گرمی کی پرواکئے بغیر رِضائے الٰہی کے لئے نفل روزے رکھنے والی بن جائیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رمضانُ المبارک کا مہینا جاری و ساری ہے، اس کے بعد شوّالُ الْمُکَرَّم کی آمد آمد ہے۔ خوش نصیب مسلمان اس مہینے میں بالخصوص اِہتمام کے ساتھ 6 روزے رکھنے کی سعادت حاصل کرتے اور اس کی برکتیں پاتے ہیں۔ آیئے! ہم بھی عید (یعنی شوّالُ المکرم) کے 6 روزوں کے فضائل سنتی ہیں تاکہ ہمیں بھی یہ روزے رکھنے اور ان کی برکتوں سے فیضیاب ہونے کی سعادت نصیب ہو، چنانچہ

شش عید کے روزوں کے فضائل

1. ارشاد فرمایا: جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر چھ (6) دن شَوّال میں رکھے تو

www.dawateislami.net

گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔[1]

2. ارشاد فرمایا: جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ (6)، شَوّال میں رکھے۔ تو ایسا ہے جیسے دَہر (یعنی عمر بھر) کا روزہ رکھا۔[2]

3. ارشاد فرمایا: جس نے عیدُ الْفِطر کے بعد (شَوال میں) چھ (6) روزے رکھ لئے تو اُس نے پورے سال کے روزے رکھے کہ جو ایک نیکی لائے گا اُسے دس (10) ملیں گی۔[3]

خلیلِ ملت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد خلیل خان قادِری برکاتی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ روزے عید کے بعد لگاتار رکھے جائیں تب بھی مُضائقہ نہیں اور بہتر یہ ہے کہ مُتَفَرِّق (یعنی ناغہ کرکے) رکھے جائیں یعنی ہر ہفتہ میں دو (2) روزے اور عَیْدُ الفطر کے دوسرے روز ایک روزہ رکھ لے اور پورے ماہ میں رکھے تو اور بھی مناسب (Suitable) معلوم ہوتا ہے۔[4] اَلْغَرَض عَیْدُ الفِطر کا دن چھوڑ کر سارے مہینے میں جب چاہیں شَش عید کے روزے رکھ سکتی ہیں۔ لہٰذا تمام اسلامی بہنیں یہ نِیَّت کیجئے کہ اگر زندگی سلامت رہی تو شَش عید کے روزے رکھ کر اِن کی برکتیں حاصل کریں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سیّدُنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا عُرس مبارک

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اسی ماہ یعنی رمضان المبارک کی 21 تاریخ

1... مجمع الزوائد، کتاب الصیام، باب فیمن صام... الخ، ۳/۴۲۵، حدیث: ۵۱۰۲

2... مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صوم... الخ، ص ۴۵۶، حدیث: ۲۷۵۸

3... ابن ماجه، کتاب الصیام، باب الصیام ستة ایام... الخ، ۲/۳۳۳، حدیث: ۱۷۱۵

4... سنی بہشتی زیور، ص ۳۴۷

www.dawateislami.net

کو اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا علی المرتضی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا عُرس مبارک منایا جاتا ہے۔ آیئے! ان کا مختصر ذکرِ خیر بھی سنتی ہیں۔ چنانچہ

اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا نام "علی بن ابی طالب" اور کنیت "ابو الحسن" بھی ہے اور "ابو تُراب" بھی۔ آپ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا ابو طالب کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کی والدہ محترمہ کا اسمِ گرامی "فاطمہ بنتِ اسد بن ہاشم" ہے۔ اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ذاتِ مبارکہ بچپن ہی سے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نورِ نظر تھی، آپ حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پرورش میں رہے، آپ کی بہت سی خصوصیات (Qualities) میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ سرکارِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چچازاد بھائی ہونے کے ساتھ ساتھ نبی عَلَیْہِ السَّلَام سے یہ خوش خبری بھی پانے والے ہیں کہ اے علی! تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو،[1] چنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جب مدینۂ طیبہ میں اُخوت یعنی بھائی چارہ قائم فرمایا تو حضرت عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ روتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارَسُوْلَ اللّٰہ! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) آپ نے سارے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا مگر مجھے کسی کا بھائی نہ بنایا، حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یعنی (اے علی) تم دُنیا میں بھی میرے بھائی ہو اور آخرت

---

1 ... ترمذی، کتاب المناقب، باب ۲۰، ۵/۴۰۱، حدیث: ۳۷۴۱

www.dawateislami.net

میں بھی میرے بھائی ہو۔[1] اسی طرح نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ"** یعنی جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا یعنی آقا ہے۔[2] جس کسی کا میں ہوں مولیٰ اس کے مولیٰ ہیں علی ہے یہ قولِ مصطفےٰ مولیٰ علی مشکلُکشا (وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اپنے دلوں میں اَمِیْرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی، شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شان و عظمت بٹھانے، اُن کے نقشِ قدم پر چلنے اور ان کی سیرت کا مطالعہ کرنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کا شائع کردہ رسالہ **"کراماتِ شیرِ خدا"** کا مطالعہ کرنا بے حد مفید رہے گا۔ اس رسالے میں ❀ حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے صادر ہونے والی بہت سی کرامتوں کا تذکرہ ❀ آپ کے علمی و عملی فضائل کا بیان ❀ آپ سے محبت کرنے کا انعام اور آپ سے بغض رکھنے کا انجام ❀ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان و عظمت کے بارے میں اہم معلومات کا بیان ❀ غیر اللہ سے مدد مانگنے کے متعلق سوالات کے جوابات وغیرہ بیان کئے گئے ہیں۔ لہٰذا آج ہی اس رسالے کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے هَدِیَّةً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمایئے، دُوسری اسلامی بہنوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے اور حسبِ توفیق زیادہ تعداد میں حاصل فرما کر تقسیمِ رسائل کی نیت فرمالیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... ترمذی، کتاب المناقب، باب ۲۰، ۵/۴۰۱، حدیث: ۳۷۴۱

2... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، ۵/۳۹۸، حدیث: ۳۷۳۳

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں و آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

کھانا کھانے کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"سنتیں اور آداب"** سے کھانا کھانے کی سنتیں اور آداب سنتی ہیں۔ ☆ہر کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ پہنچوں تک دھو لیجئے۔ آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو یہ پسند کرے کہ اللہ پاک اس کے گھر میں برکت زیادہ کرے تو اسے چاہیے کہ جب کھانا حاضر کیا جائے تو وضو کرے اور جب اٹھایا جائے تب بھی وضو کرے۔[2] حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: اس (یعنی کھانے کے وضو) کے معنٰی ہیں: ہاتھ ومنہ کی صفائی کرنا کہ ہاتھ دھونا کلی کر لینا۔[3] ☆کھانے سے پہلے جوتے اُتار لیجئے۔ ☆کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لیجئے۔ ☆اگر کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائیں تو یاد آنے پر بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ، پڑھ لیجئے۔ ☆کھانے سے پہلے یہ دعا پڑھ لی جائے تو اگر کھانے میں زہر بھی ہو گا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ اثر نہیں کرے گا: (دعا یہ ہے:) بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ

1 ... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 ... ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب الوضوء عند الطعام، ۴/۹، حدیث: ۳۲۶۰

3 ... مرآۃ المناجیح، ۶/۳۲

www.dawateislami.net

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ (یعنی اللہ پاک کے نام سے شروع کرتی ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اے ہمیشہ سے زندہ و قائم رہنے والے۔)[1] ☆سیدھے ہاتھ سے کھایئے۔ ☆اپنے سامنے سے کھایئے۔ ☆کھانے میں کسی قسم کا عیب نہ لگایئے، مثلاً یہ نہ کہیے کہ مزیدار نہیں، کچارہ گیا ہے، پھیکا رہ گیا کیونکہ کھانے میں عیب نکالنا مکروہ و خلافِ سنت ہے بلکہ جی چاہے تو کھالیجئے ورنہ ہاتھ روک لیجئے۔ ☆اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: کھانے میں عیب نکالنا اپنے گھر پر بھی نہ چاہیے، مکروہ و خلافِ سنت ہے۔ (سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی) عادتِ کریمہ یہ تھی کہ پسند آیا تو تناول فرمایا ورنہ نہیں اور پرائے گھر عیب نکالنا تو (اس میں) مسلمانوں کی دل شکنی ہے اور کمالِ حرص و بے مُروتی پر دلیل ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** هدِیَّةً طلب کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... مسند الفردوس، ۱/۲۷۴، حدیث: ۱۹۵۵

www.dawateislami.net

بیان:4 ہر جلسہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

درودِ پاک کی فضیلت

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا، جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی و بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم

---

1 ... ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ... الخ، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴

2 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَ تاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً ہر عقلمند انسان اِس بات کو اچھی طرح جانتا ہے کہ صفائی انسان کے وَقار (Dignity) میں اِضافہ کرتی ہے جبکہ گندگی اِنسان کی عزّت و عظمت کو گھٹا دیتی ہے۔ دینِ اسلام نے جہاں انسان کو کفر و شرک کی گندگیوں سے پاک کر کے عزّت و بلندی عطا کی ہے وہیں ظاہری پاکیزگی اور صفائی کی اعلیٰ تعلیمات کے ذریعے اِنسانیت کا وقار بلند فرمایا ہے۔ بہر حال بدن کی پاکیزگی ہو یا لباس کی سُتھرائی یا مکان اور ساز و سامان کی بہتری الغرض دینِ اسلام میں ہر ہر چیز کو صاف ستھرا رکھنے کی تعلیم اور ترغیب دی گئی ہے، چنانچہ

پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 222 میں اِرشادِ باری ہے:

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ﴿۲۲۲﴾ (پ ۲، البقرۃ، ۲۲۲)

ترجَمۂ کنز العرفان: بیشک اللہ بہت توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے اور خوب صاف ستھرے رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

اِسی طرح احادیثِ کریمہ میں بھی صفائی کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔ آیئے! اِس

www.dawateislami.net

بارے میں 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے، چنانچہ

صفائی کی اہمیت پر احادیثِ مبارکہ

(1) ارشاد فرمایا: اَلطُّهُوْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ یعنی صفائی آدھا اِیمان ہے۔[1]

(2) ارشاد فرمایا: بے شک اسلام صاف ستھرا (دِین) ہے تو تم بھی پاکیزگی حاصِل کیا کرو کیونکہ جنّت میں صاف ستھرا رہنے والا ہی داخل ہو گا۔[2]

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے آپ کو ہر طرح کی گندگی اور میل کچیل سے پاک و صاف رکھنے کی بھرپور کوشش کریں اور ایسی تدابیر اختیار کریں، جن کو اپنانے سے ہم اِس مقصد کو پانے میں کامیابی سے ہمکنار ہو سکیں۔ اپنے آپ کو صاف ستھرا اور صحت مند رکھنے کے لئے باوضو رہنا بلاشبہ ایک بہترین عمل ہے۔ رِیڑھ کی ہڈّی (Back Bone) اور حرام مغز جسم کے کتنے حسّاس اور اہم ترین حصے ہیں، اِس کا اندازہ ہر عقلمند اسلامی بہن انسان اچھی طرح لگا سکتی ہے۔ فزیالوجی (Physiology) کی تحقیق کے مطابق جب تک حرام مغز (Spinal Cord) محفوظ رہے گا، جسم کا اَعصابی نظام درست رہے گا۔ اگر اِس میں کسی قسم کی خرابی واقع ہو جائے تو انسان زندگی بھر کے لئے محتاج ہو کر رہ جاتا ہے۔ اِسی طرح مایوسی اور نفسیاتی اَمراض بھی ہمارے معاشَرے میں اِنتہائی تیزی کے ساتھ پھیلتے جا رہے ہیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وُضو ایک ایسا بہترین عمل ہے جو رِیڑھ کی ہڈّی، حرام مَغْز کی خرابی، مایوسی، نفسیاتی اَمراض اور فالج جیسی کئی بیماریوں

1 . . . ترمذی، کتاب الدعوات، باب ۹۲، حدیث: ۳۵۳۰، ۵/۳۰۸

2 . . . کنز العمال، کتاب الطھارۃ، الباب الاول فی فضل الطھارۃ مطلقاً، جزء ۹، ۵/۱۲۳، حدیث: ۲۵۹۹۶

www.dawateislami.net

سے تحفظ فراہم کرتا ہے۔ جدید سائنسی تحقیقات اِس کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ آیئے! جدید سائنسی تحقیقات کی روشنی میں اَعضائے وُضو کو دھونے کے چند طبّی فائدے سنتی ہیں، چنانچہ

وُضو کی حکمت کے سبب قبولِ اسلام

شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اہلِ سنت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رِسالے **"وُضو اور سائنس"** کے صَفْحہ نمبر 1 اور 2 پر تحریر فرماتے ہیں: ایک صاحِب کا بیان ہے: میں نے بیلجیئم (Belgium) کی یونیورسٹی کے ایک غیر مسلم طالبِ علم (Student) کو اسلام کی دعوت دی۔ اس نے سوال کیا، وُضو میں کیا کیا سائنسی حکمتیں ہیں؟ میں لاجواب ہو گیا۔ اس کو ایک عالِم صاحب کے پاس لے گیا لیکن اُن کو بھی اِس کی معلومات نہ تھیں۔ یہاں تک کہ سائنسی معلومات رکھنے والے ایک شخص نے اُس کو وضو کی کافی خوبیاں بتائیں، مگر گردن کے مسح کی حکمت بتانے سے وہ بھی عاجز رہا۔ وہ غیر مسلم نوجوان چلا گیا۔ کچھ عرصے کے بعد آیا اور کہنے لگا: ہمارے پروفیسر نے دورانِ لیکچر بتایا: اگر گردن کی پُشت اور اَطراف پر روزانہ پانی کے چند قطرے لگا دیئے جائیں تو رِیڑھ کی ہڈّی اور حرام مغز کی خرابی سے پیدا ہونے والے اَمراض سے تحفظ حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ سن کر وضو میں گردن کے مسح کی حکمت میری سمجھ میں آگئی، لہٰذا میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں اور وہ مسلمان ہو گیا۔[1]

جرمنی کا سیمینار

دنیا کے مختلف ممالک میں مایوسی کا مرض ترقی پر ہے، دماغ فیل ہو رہے

1 . . . وضو اور سائنس، ص ۱-۲

www.dawateislami.net

ہیں، پاگلوں کی تعداد میں اِضافہ ہوتا جارہا ہے۔ نفسیاتی امراض کے ماہرین کے یہاں مریضوں کی کثرت ہے۔ مغربی جرمنی کے ڈِپلومہ ہولڈر ایک پاکستانی فِزیو تھراپِسٹ کا کہنا ہے: مغربی جرمنی میں ایک سیمینار ہوا، جس کا موضُوع تھا "مایوسی (Depression) کا علاج ادویات کے علاوہ اور کن کن طریقوں سے ممکن ہے۔" ایک ڈاکٹر نے اپنے مقالے میں یہ حیرت انگیز انکشاف کیا کہ میں نے مایوسی کے چند مریضوں کے روزانہ پانچ (5) بار مُنہ دُھلائے، کچھ عرصے بعد ہی اُن کی بیماری کم ہوگئی۔ پھر ایسے ہی مریضوں کے دوسرے گروپ کے روزانہ پانچ (5) بار ہاتھ، منہ اور پاؤں دُھلوائے تو مَرَض میں بہُت کمی آگئی۔ یہی ڈاکٹر اپنے مقالے کے آخر میں اعتراف کرتا ہے: **مسلمانوں میں مایوسی کا مَرَض کم پایا جاتا ہے کیوں کہ وہ دن میں کئی مرتبہ ہاتھ، منہ اور پاؤں دھوتے (یعنی وُضو کرتے) ہیں۔**[1]

وُضو اور ہائی بلڈ پریشر

ایک ہارٹ اِسپشلسٹ کا بڑے اِعتماد کے ساتھ کہنا ہے: ہائی بلڈ پریشر کے مریض کو وضو کرواؤ پھر اُس کا بلڈ پریشر چیک کرو لازماً کم ہوگا۔ ایک مسلمان ماہرِ نفسیات کا قول ہے: **"نفسیاتی اَمراض کا بہترین عِلاج وُضو (Ablution) ہے۔"** مغربی ماہِرین نفسیاتی مریضوں کو وضو کی طرح روزانہ کئی بار بدن پر پانی لگواتے ہیں۔[2]

وُضو اور فالِج

وُضو میں جو ترتیب وار اَعضاء دھوئے جاتے ہیں، یہ بھی حکمت سے خالی نہیں۔ پہلے

---

1 ... وضو اور سائنس، ص ۲-۳

2 ... وضو اور سائنس، ص ۳

www.dawateislami.net

ہاتھ پانی میں ڈالنے سے جسم کا اَعصابی نِظام بیدار ہو جاتا ہے اور پھر آہِستہ آہِستہ چہرے اور دِماغ کی رگوں کی طرف اِس کے اَثرات پہنچتے ہیں۔ وُضو میں پہلے ہاتھ دھونے پھر کُلّی کرنے پھر ناک میں پانی ڈالنے پھر چہرہ اور دیگر اَعضاء دھونے کی ترتیب فالج کو روکنے کیلئے مفید ہے۔ اگر چہرہ دھونے اور مَسح کرنے سے آغاز کیا جائے تو بدن کئی بیماریوں میں مبتلا ہو سکتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ وُضو میں کیسے کیسے خطرناک اَمراض کا علاج اور بیماریوں سے شِفا رکھی گئی ہے کہ آج کی سائنس (Science) بھی اِس کے طِبّی فائدوں کو بَیان کر رہی ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم ہمیشہ باوُضو رہنے کی عادت بنائیں تاکہ اِس کی بَرَکت سے ہمیں بھی دنیا اور آخرت کے بہت سے فائدے نصیب ہو جائیں۔ یاد رہے! ہمیشہ باوُضو رہنا مُستحب اور اسلام کی سنّت ہے۔[2] حدیثِ پاک میں بھی ہمیشہ باوضو رہنے کی ترغیب و فضیلت موجود ہے، چنانچہ

ہر وقت باوضو رہنے کی فضیلت

ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے فرمایا: بیٹا! اگر تم ہمیشہ باوُضو رہنے کی طاقت رکھو تو ایسا ہی کرو کیونکہ موت کا فرشتہ جس بندے کی روح وضو کی حالت میں نکالے تو اس کے لئے **شہادت** لکھ دی جاتی ہے۔[3]

1... وضو اور سائنس، ص ۳

2... فتاویٰ رضویہ، ۱/ ۷۰۲ ملخصا

3... **شعب الایمان، باب فی الطھارات، ۳/ ۲۹، حدیث: ۲۷۸۳**

www.dawateislami.net

بعض عارِفِین (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن) نے فرمایا: جو ہمیشہ باوُضو رہے، اللہ پاک اُسے ان فضیلتوں سے مُشَرَّف فرمائے گا: (1) مَلائکہ (فِرِشتے) اُس کی صحبت میں رَغبت کریں، (2) قلم اُس کی نیکیاں لکھتا رہے، (3) اُس کے اَعضاء تسبیح (یعنی ربِّ کریم کی پاکی بیان) کریں، (4) جب سوئے (تو) اللہ کریم کچھ فِرِشتے بھیجے کہ جِنّ و اِنس (جِنّوں اور اِنسانوں) کے شَر (یعنی بُرائی) سے اُس کی حفاظت کریں، (5) سکراتِ موت (موت کی سختیاں) اُس پر آسان ہوں، (6) جب تک باوُضو ہو، اَمانِ اِلٰہی میں رہے۔

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نَعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بعض صُوفیا (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن) فرماتے ہیں: پاک کپڑوں میں رہنا، پاک بستر پر سونا (اور) ہمیشہ باوُضو رہنا دل کی صفائی کا ذریعہ ہے۔[1]

مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"حافظہ کیسے مضبوط ہو؟"** صفحہ نمبر 95 اور 96 پر ہے: ہر وَقْت باوُضو رہنے کی عادت ڈالیے کہ باوُضو رہنے سے جہاں دیگر بے شمار فوائد و بَرَکات حاصِل ہوتے ہیں وہیں اپنے آپ کو دوسروں سے گھٹیا سمجھنے والی بیماری سے بھی نجات ملتی ہے۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! باوُضو رہنے کی عادت بنانے اور اِس پر اِستقامت پانے کا ایک بہترین ذریعہ روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کرنا بھی ہے۔ شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے **"63 مَدَنی اِنعامات"** نامی اپنے اِس رِسالے میں دن کا اکثر حصہ باوضو رہنے کی ترغیب پر مشتمل ایک مدنی انعام بھی شامل فرمایا ہے، چنانچہ

1... مرآۃ المناجیح، ۱/۴۶۸

2... حافظہ کیسے مضبوط ہو؟، ص۹۵-۹۶ ملخصاً

www.dawateislami.net

مَدَنی اِنعام نمبر 32 ہے: کیا آج آپ دن کا اکثر حِصّہ باوُضو رہیں؟

اللہ کریم ہمیں روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کرنے اور دن کا اکثر حصہ باوضو رہ کر اِس کی بَرَکتیں لوٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عموماً ہم روزانہ ہی نمازوں اور دیگر عبادات سے پہلے وُضو کرنے کی سَعادت حاصِل کرتی ہوں گی، مگر شاید ہم نے کبھی اِس بات پر غور نہیں کیا ہو گا کہ آخر وُضو کی اِبتدا ہاتھ دھونے سے ہی کیوں کی جاتی ہے؟ تو یاد رکھئے! عُموماً ہم دن بھر میں اِن کی مدد سے اپنے کئی کام کاج کرتی ہیں، جس کے سبب ہمارے ہاتھوں میں کئی قسم کے خطرناک جراثیم (Germs) لگ جاتے ہیں، اگر اِنہیں صاف سُتھرا نہ رکھا جائے تو ہاتھوں میں لگے جراثیم ہمارے مِعدے میں جاسکتے ہیں۔ وُضو کرتے وَقْت نِیَّت کرنے اور بِسْمِ اللّٰہ شریف پڑھنے کے بعد سب سے پہلے دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک تین، تین بار دھولیا جاتا ہے، اِس عمل کی بَرَکت سے ہمیں سُنّت پر عمل کرنے کا ثواب بھی مل جاتا ہے اور بہت سی بیماریوں اور جراثیم سے بھی ہماری حفاظت ہو جاتی ہے، چنانچہ

ہاتھ دھونے کی حکمتیں

شَیْخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری رَضَوِی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رِسالے **"وُضو اور سائنس"** کے صَفْحہ نمبر 10 پر تحریر

www.dawateislami.net

فرماتے ہیں: مختلِف چیزوں میں ہاتھ ڈالتے رہنے سے ہاتھوں میں مُختلِف کیمیائی اَجزاء اور جراثیم لگ جاتے ہیں، اگر سارا دن نہ دھوئیں تو جلد ہی ہاتھ اِن جِلدی اَمراض میں مُبتَلا ہوسکتے ہیں، مثلاً ہاتھوں کے گرمی دانے، جِلدی سوزِش یعنی کھال کی سُوجَن، ایگزیما، پھپھوندی (یعنی وہ جراثیم جو کسی چیز پر کائی کی طرح جم جاتے ہیں) کی بیماریاں، جِلد کی رنگت تبدیل ہو جانا وغیرہ۔ جب ہم ہاتھ دھوتے ہیں تو اُنگلیوں کے پَوروں سے شُعاعیں (Rays) نکل کر ایک ایسا دائرہ بناتی ہیں جس سے ہمارا اندرونی بَرقی نظام مُتَحَرِّک (Active) ہو جاتا ہے اور ہاتھوں میں خوب صورتی پیدا ہو جاتی ہے اور ہاتھ اِن چیزوں سے ہونے والے اِنفیکشن (Infection) سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مسواک بھی وُضو کی ایک ایسی بہترین سُنّت ہے جو کئی حکمتوں سے بھرپور ہے اور اِس میں دنیا اور آخرت کے بہت سے فائدے چُھپے ہیں۔ اَہلِ عِلْم حضرات نے تو اِس کے کئی فضائل و فوائد کُتُب میں بَیان فرمائے ہی ہیں مگر جدید سائنس نے مسواک پر تحقیق کرکے اِس کے بارے میں ایسے ایسے انکشافات کئے ہیں کہ سُن کر عقلیں حیران رہ جائیں۔ آیئے! ہم بھی مسواک کے دنیاوی اور آخروی چند فائدے (Benefits) سنتی ہیں، چنانچہ

مِسواک کی 25 بَرَکتیں

حضرت علّامہ سیِّد اَحمد طَحْطَاوِی حَنَفِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نَقْل فرماتے ہیں: ☆مِسواک

1 . . . وضو اور سائنس، ص ۱۰ ملخصًا

www.dawateislami.net

شریف کو لازِم کرلو، اِس سے غفلت نہ کرو۔ اِسے ہمیشہ کرتے رہو کیونکہ اِس میں اللہ کریم کی رضا ہے، ☆ہمیشہ مِسواک کرتے رہنے سے روزی میں آسانی اور برکت رہتی ہے، ☆دَردِ سر دُور ہوتا ہے، ☆بلغم کو دُور کرتی ہے، ☆نظر کو تیز کرتی ہے، ☆مِعدے کو دُرست رکھتی ہے، ☆جسم کو توانائی بخشتی ہے، ☆یادرکھنے کی قوت کو تیز کرتی اور عَقل کو بڑھاتی ہے، ☆دل کو پاک کرتی ہے، ☆نیکیوں میں اِضافہ ہوجاتا ہے، ☆فرشتے خوش ہوتے ہیں، ☆مِسواک شیطان کو ناراض کردیتی ہے، ☆کھانا ہضم کرتی ہے، ☆بڑھاپا دیر میں آتا ہے، ☆پیٹھ کو مضبوط کرتی ہے، ☆بدن کو اللہ پاک کی اِطاعت کے لیے قوت دیتی ہے، ☆موت کے وَقْت آسانی اور کلمۂ شہادت یاد دلاتی ہے، ☆قِیامت میں نامۂ اعمال سِیدھے ہاتھ میں دِلاتی ہے، ☆پُل صراط سے بجلی (Light) کی طرح تیزی سے گزار دے گی، ☆مسواک کرنے والے کی اِمداد کی جاتی ہے، ☆قبر میں آرام وسُکون پاتا ہے، ☆اس کے لیے جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، ☆دنیا سے پاک صاف ہوکر رُخصت ہوتا ہے، ☆سب سے بڑھ کر فائدہ یہ ہے کہ اِس میں اللہ پاک کی رِضا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سائنسی اِعتبار سے مِسواک کے طِبّی فائدے

اَمریکا کی ایک مشہور کمپنی کی تحقیقات کے مطابق **مِسواک** میں نقصان دینے والے بیکٹیریا کو ختم کرنے کی صلاحیت کسی بھی دوسرے طریقے کی نسبت 20 فیصد

1 . . . حاشیۃ الطحطاوی، کتاب الطھارۃ، فصل فی سنن الوضوء، ص ۶۹ ملخصا

www.dawateislami.net

زیادہ ہے، ☆سویڈن کے سائنسدانوں کی ایک تحقیق کے مطابق **مِسواک** کے ریشے بیکٹیریا کو چُھوئے بغیر براہِ راست ختم کر دیتے ہیں اور دانتوں کو کئی بیماریوں سے بچاتے ہیں، ☆یو۔ایس۔ نیشنل لائبریری آف میڈیسن کی شائع شدہ تحقیق میں یہ بتایا گیا ہے کہ اگر **مِسواک** کو صحیح طور پر استعمال کیا جائے تو یہ دانتوں، منہ کی صفائی اور مَسُوڑھوں کی صحّت کا بہترین ذَرِیعہ ہے، ☆ایک تحقیق کے مطابق جو لوگ **مِسواک** کے عادی ہیں، اُن کے مَسُوڑھوں سے خون (Blood) آنے کی شکایات بہت کم ہوتی ہیں، ☆امریکا میں دانتوں کے بارے میں ہونے والی ایک نشست میں بتایا گیا ہے کہ **مِسواک** میں ایسے مادّے ہوتے ہیں جو دانتوں کو کمزوری سے بچاتے ہیں، وہ تمام دوائیں جو دانتوں کی صفائی میں استعمال ہوتی ہیں، اُن میں سب سے زیادہ فائدہ دینے والی مسواک دانتوں پر جمی ہوئی میل کی تہِ کو ختم کرتی ہے، ☆**مِسواک** دانتوں کو ٹوٹ پھوٹ سے بچاتی ہے، ☆دائمی نزلہ و زکام کے ایسے مریض جن کا بلغم نہ نکلتا ہو، جب وہ **مِسواک** کرتے ہیں تو بلغم نکلنے لگتا ہے اور یوں مریض کا دِماغ ہلکا ہونا شروع ہو جاتا ہے، ☆تجربے اور تحقیق سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ دائمی نزلے کے لیے **مِسواک** بہترین علاج ہے۔[1]

مِعْدے کی تیزابیت اور مُنہ کے چھالوں کا علاج

منہ کے بعض قسم کے چھالے معدے کی گرمی اور تیزابیت کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ اِن میں ایک قسم ایسی بھی ہے جس کے جراثیم پھیلتے ہیں، اِس کے لیے **تازہ مسواک** منہ میں ملیں اور اُس کا بننے والا تُھوک بھی خُوب ملیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ مَرَض دور ہو جائے

1 . . . مسواک شریف کے فضائل، ص۷-۸

www.dawateislami.net

گا۔ بعض لوگ شکایت کرتے ہیں کہ دانت پیلے پڑ گئے ہیں یا دانتوں سے سفیدی کا اَستر (Enamel) اُتر گیا ہے۔ ایسے لوگوں کے لیے **مسواک** کے نئے ریشے مفید ہیں، دانتوں کا پیلا پن ختم کرنے کے لیے بھی فائدہ مند ہیں۔ **مسواک** منہ کی بدبو کو دُور اور منہ کے جراثیم کا خاتمہ کرتی ہے، جس سے انسان بے شمار امراض سے بچ سکتا ہے۔[1]

کینسر سے حفاظت

ایک سروے کے مطابِق اگر دنیا میں 100 مریض کینسر کے ہوں تو اُن میں 5 فیصد مسلمان ہوں گے یعنی مسلمانوں میں کینسر کے کم ہونے کی ایک وجہ مسواک بھی ہے کیونکہ منہ کے اندر جو جراثیم تُوتھ پیسٹ سے بچ جاتے ہیں وہ مسواک کے باریک ریشوں کی مدد سے مر جاتے ہیں، جس کی وجہ سے مسلمان منہ اور معدے کے کینسر سے محفوظ رہتے ہیں۔

گلے کے درد اور گردن کی سوجن کا طبّی علاج

ایک شخص کے گلے اور گردن میں درد اور گردن میں سُوجَن بھی تھی۔ گلے کے مَرَض کی وجہ سے اُس کی آواز بھی خراب تھی، گردَن کے دَرْد اور سُوجن کے باعِث اُس کا سَر بھی چکرانے لگا تھا، جس سے اُس کا حافظہ کمزور (Weak) ہو چکا تھا۔ یہ شخص ڈاکٹروں کے زیرِ علاج رہا مگر سب بے فائدہ ثابت ہوا۔ کسی نے اُسے مِسواک کرنے کا مشورہ دیا تو وہ باقاعِدہ مِسواک کرنے لگا۔ اِسی کے ساتھ ساتھ **مِسواک** کے دو ٹکڑے کر کے پانی میں اُبالتا اور اُس پانی سے غرارے کرتا۔ اس کے عِلاوہ جہاں سُوجَن تھی

1 . . . مسواک شریف کے فضائل، ص۸-۹

www.dawateislami.net

وہاں کچھ دوا بھی لگاتا رہا۔ یہ علاج بڑا مفید ثابت ہوا۔ جب تحقیق کی گئی تو اُس کے تھائی رائیڈ گلینڈ مُتأثِّر تھے، جس کا اَثر سارے جسم پر ہوا تھا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ مسواک والے علاج (کی بَرَکت) سے اُس کی یہ بیماری دُور ہوگئی اور وہ تَنْدُرُست ہوگیا۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ مسواک شریف کی برکت سے مسواک کرنے والیوں کو کس قدر فضائل و برکات نصیب ہوتے ہیں اور اُنہیں کیسے کیسے فائدے سمیٹنے کی سعات ملتی ہے۔ تو اگر ہم بھی باوُضو رہنے اور مسواک کرنے والی اس عظیم سُنّت کی عادت بنالیں تو یقیناً یہ فضائل و برکات اور فائدے ہمیں بھی نصیب ہو جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

آیئے! نِیَّت کرتی ہیں کہ آج سے دن کا اکثر حِصّہ باوُضو رہیں گی اِنْ شَآءَ اللّٰہ، مسواک کی پیاری پیاری سُنّت زندہ کریں گی اِنْ شَآءَ اللّٰہ، دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ اور ان کاموں پر استقامت پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہ کر اپنی مصروفیات میں سے کچھ نہ کچھ وَقْت ذیلی حلقے کے 8 مَدَنی کاموں کے لئے بھی نکالیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم وُضو کے طِبّی فوائد کے بارے میں سُن رہی تھیں۔ یاد رہے! منہ ہمارے بدن کا ایک ایسا قیمتی حِصّہ ہے جس کے کئی فوائد ہیں، مثلاً مُنہ کے ذریعے ہم کھانا، پانی، دوائیں اور دیگر کئی چیزیں کھاتی پیتی ہیں، اِسی منہ سے تلاوتِ قرآن بھی کرتی ہیں، حَمْد و نعت منقبت بھی پڑھتی ہیں، سلام و کلام بھی اِسی منہ سے کرتی ہیں، اِس کے علاوہ کئی کام اِسی مُنہ کے ذریعے سَرانجام دیتی ہیں لہٰذا یہ تمام

چیزیں ہم سے اِس بات کا تقاضا (Demand) کرتی ہیں کہ ہم اپنے منہ کو صاف ستھرا رکھیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دورانِ وُضو کُلّی اور غَرارے کرنے کی برکت سے مُنہ بھی پاک و صاف رہتا ہے اور بہت سی بیماریوں سے بھی حفاظت ہو جاتی ہے۔ آیئے! کُلّی اور غَرارے کرنے کے چند طِبّی فوائد سنتی ہیں، چنانچہ

کُلّی اور غَرارے کرنے کے طِبّی فوائد

ہوا کے ذَرِیعے بے شمار خطرناک جَراثیم اور غذا کے اَجزا منہ اور دانتوں میں تھوک کے ساتھ چِپک جاتے ہیں۔ اگر وُضو میں مِسواک اور کُلّیوں کے ذَرِیعے منہ کی بہترین صفائی نہ کی جائے تو کئی خطرناک اَمراض پیدا ہو سکتے ہیں، مثلاً (1) ایڈز: اِس کی اِبتدائی علامات میں مُنہ کا پکنا بھی شامل ہے، (2) منہ کے کناروں کا پھٹنا، (3) منہ میں پھپھوندی کی بیماریاں اور چھالے وغیرہ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وُضو کرتے ہوئے کُلّی کرنے سے اِن خطرناک اَمراض سے تَحَفُّظ حاصِل ہو جاتا ہے، کُلّی سے ایک تو پانی کا ذائقہ اور بُو کا پتا چل جاتا ہے کہ جو پانی اِستعمال کیا جارہا ہے وہ صحّت کے لئے نقصان دینے والا تو نہیں، اِسی طرح روزہ نہ ہو تو کُلّی کے ساتھ غَرغرہ کرنا بھی سُنّت ہے اور پابندی کے ساتھ غَرغرے کرنے والی کوّے (Pharynx) بڑھنے، گلے میں موجود ٹانسلز کے انفیکشن اور گلے کے بہت سارے اَمراض حتّٰی کہ گلے کے کینسر سے بھی محفوظ رَہتی ہے۔

ناک میں پانی ڈالنے کے طِبّی فوائد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دورانِ وُضو ناک میں پانی ڈالنا طِبّی اِعتبار سے بہت مفید ہے اور یہ عمل کئی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے کیونکہ ہم سارا دن ناک

www.dawateislami.net

کے ذریعے سانس لیتی ہیں، جس کے سبب سانس کے ذریعے ناک میں دُھواں، گرد و غُبار اور طرح طرح کے جراثیم چلے جاتے ہیں۔ دن بھر میں وُضُو کرتے ہوئے تقریباً 15 مَرتبہ ناک میں پانی ڈالنے سے یہ جراثیم اور دُھوئیں سے ہونے والی خطرناک بیماریوں سے بچاؤ ممکن ہو جاتا ہے، اِسی طرح پھیپھڑوں کو ایسی ہَوا کی ضرورت ہوتی ہے جو جراثیم اور دُھوئیں سے پاک ہو اور اُس میں 80 فیصد تَری ہو، ایسی ہَوا فراہم کرنے کے لئے اللہ پاک نے ہمیں ناک کی نعمت سے نوازا ہے، وُضُو کرتے ہوئے ناک میں پانی ڈالنے کی برکت سے ہم بے شُمار اَمراض سے محفوظ ہو جاتی ہیں، دائمی نَزلہ اور ناک کے زخم کے مریضوں کے لئے وُضُو کی طرح ناک میں پانی چڑھانا بے حد مفید ہے۔ پانی سے علاج کے ماہِرین کے نزدیک ناک میں پانی ڈالنا نظر کو تیز کرتا ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عُموماً بعض اسلامی بہنیں اپنے چہرے (Face) کی خوبصورتی و تروتازگی بڑھانے اور کیل مہاسوں سے جان چُھڑانے کے لیے چہرے پر مُختلِف ٹوٹکے و نسخے آزماتی اور مہنگی مہنگی کریمیں لگاتی ہیں تاکہ چہرے پر مَصنوعی چمک دمک آجائے۔ یاد رکھئے! ٹوٹکے و نسخے آزمانے اور مہنگی کریمیں لگانے کے بعد چہرہ وقتی طور پر تو چمکدار ہو جاتا ہے مگر بعد میں اِن کے سبب چہرے پر جُھریاں، دانے، کیل مہاسے اور عجیب و غریب داغ نکل آتے ہیں، جو سخت تکلیف کا سبب بنتے ہیں اور اِن کے سبب چہرہ خوبصورت ہونے کے بجائے بدصُورت ہو جاتا ہے۔ چہرے کی خوب صُورتی کو چار چاند لگانے اور اِسے تروتازگی بخشنے کے لئے وُضو ایک بہترین نسخہ ہے، کیونکہ وُضو میں تین (3) بار چہرہ دھویا جاتا ہے جس کے سبب نہ صِرف چہرے کی رونق میں اِضافہ ہو جاتا ہے بلکہ اِس کی برکت سے دیگر بہت سے طِبّی فوائد بھی حاصِل ہوتے ہیں۔

www.dawateislami.net

آیئے! وُضو میں چہرہ دھونے کے چند طِبّی فوائد کے بارے میں سُنئے چنانچہ

چہرہ دھونے کے طِبّی فوائد

وُضو کے دوران چہرے پر تین(3) بار ہاتھ پھیرنے سے نہ صِرف دماغ سُکون محسوس کرتا ہے بلکہ چہرے پر چمک اور جِلد میں نَرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ دُھواں مٹّی وغیرہ صاف ہو کر چہرہ رونق، کشش اور دبدبے والا ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کے حِصّوں کو تسلّی پہنچتی ہے اور آنکھیں خوبصورت ہو جاتی ہیں۔ ایک یورپین ڈاکٹر نے مَقالہ لکھا جس کا نام تھا "آئی واٹر ہیلتھ (Eye Water Health)" جس میں اُس نے اِس بات پر زور دیا ہے کہ اپنی آنکھوں کو دن میں بار بار دھوتے رہو ورنہ تمہیں خطرناک بیماریوں سے واسطہ پڑ سکتا ہے، دن میں کئی بار چہرہ دھونے سے منہ پر کیل مہاسے نہیں نکلتے یا کم نکلتے ہیں۔ چینی ماہرین کی تحقیق کے مطابق چہرہ دھونے سے پیٹ میں چھوٹی آنت، سینہ اور بڑی آنت وغیرہ پر بھی اچھے اثرات پڑتے ہیں جس کی برکت سے آنکھوں کی بیماری، چکر آنا، کمزوری، دانتوں کی کمزوری، سَر درد، تھکاوٹ اور گھبراہٹ وغیرہ میں واضح کمی ہوتی ہے، وُضو کے دوران چہرہ دھونے سے بھنویں پانی سے تَر ہو جاتی ہیں اور میڈیکل اُصول کے مطابِق بھنویں تَر کرنے سے آنکھوں کے ایک ایسے مرض کے اِمکانات خَتم ہو جاتے ہیں جو انسان کو آنکھوں کی روشنی سے محروم کر سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سَر کا مَسح کرنے اور پاؤں دھونے کے طِبّی فوائد

سَر انسان کے تمام اَعضاء سے زِیادہ اہمیت رکھتا ہے، تمام اَعضاء کے کاموں کا

www.dawateislami.net

تعلق دِماغ سے ہوتا ہے، سَر اور گردن کے درمیان "حَبْلُ الْوَرِیْد" ہوتی ہے، جسے شہ رگ بھی کہا جاتا ہے۔ اِس کا تعلق رِیڑھ کی ہڈی، حرام مَغْز اور جسم کے تمام تَر جوڑوں سے ہوتا ہے، سَر اور گردن کا مسح کرنے سے رِیڑھ کی ہڈی اور حرام مَغْز کی خرابی سے پیدا ہونے والے اَمراض سے حفاظت حاصِل ہوتی ہے، اِسی طرح انسانی جسم میں سب سے زیادہ دھول مٹی سے آلودہ ہونے والی چیز پاؤں ہیں۔ انفیکشن سب سے پہلے پاؤں کی اُنگلیوں کے درمیانے حصے میں شروع ہوتا ہے اور شوگر کے مریضوں کو پاؤں کا اِنفیکشن زیادہ ہوتا ہے، پیر کے تلووں کا ہتھیلیوں کی طرح تمام اَعصاب خاص طور پر تمام عُدود سے تعلق رہتا ہے، لہٰذا پاؤں دھونے کی برکت سے بُھوک کی کمی، تیز بخار، لنگڑی کا درد جو کہ چَڈّے سے لے کر پاؤں کے ٹخنے تک پہنچتا ہے، نکسیر، یَرقان، جوڑوں کے درد، بَواسیر، چکّر، قبض، سانس پُھولنے وغیرہ سے آرام رہتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

وضو کرنے میں کیا نیت کریں؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! وُضو کے طِبّی فوائد سُن کر اُمّید ہے کہ ہمارا باوُضو رہنے کا ذِہن بنا ہوگا مگر یاد رکھئے! فَنِّ طِبّ یقینی نہیں۔ سائنسی تحقیقات بھی فائنل نہیں ہوتیں، بدلتی رَہتی ہیں۔ ہاں! اللہ پاک اور رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات اَٹل ہیں وہ نہیں بدلیں گے۔ ہمیں سُنّتوں پر عمل طِبّی فوائد پانے کے لئے نہیں صِرْف و صِرْف رِضائے اِلٰہی کی خاطر کرنا چاہئے، لہٰذا اِس لئے وضو کرنا کہ میرا

1 . . . مختلف ویب سائٹس سے ماخوذ

www.dawateislami.net

بلڈ پریشر نارمل ہو جائے یا میں تازہ دم ہو جاؤں یا ڈائٹنگ کے لئے روزہ رکھنا تاکہ بھوک کے فوائد حاصل ہوں۔ سَفَرِ مدینہ اِس لئے کرنا کہ آب و ہوا بھی تبدیل ہو جائے گی، گھر کے کام کاج سے بھی کچھ دن سُکون ملے گا یا دینی مُطالعہ (Study) اِس لئے کرنا کہ میرا ٹائم پاس ہو جائے گا۔ تو اِس طرح کی نیتوں سے اَعمال کرنے والیوں کو ثواب نہیں ملے گا۔ اگر ہم عمل اللہ پاک کو خوش کرنے کیلئے کریں گی تو ثواب بھی ملے گا اور ضمناً اِس کے فوائد بھی حاصل ہو جائیں گے۔ لہٰذا ظاہِری اور باطِنی آداب کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے **وُضو بھی اللہ کریم کی رِضا ہی کیلئے کرنا چاہئے۔**

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگرچہ وُضو کی برکت سے ہم ظاہری پاکیزگی کا اِہتمام کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہیں، مگر اِس سے زیادہ ہمیں اپنے باطِن یعنی دل کو گناہوں کی گندگیوں سے پاک و صاف رکھنے کی بے حد ضرورت ہے۔ لہٰذا جس طرح وُضو کرنے سے ہم ظاہر کو گناہوں سے پاک کر لیتی ہیں اِسی طرح تَوبہ و اِستغفار کے ذریعے جب اپنے باطِن کو صاف کر کے ربِّ کریم کی بارگاہ میں جُھکیں گی تو اور بھی زیادہ بَرَکتیں نصیب ہوں گی۔

تصوُّف کا عظیم مَدَنی نسخہ

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"اِحیاءُ العُلوم"** جلد اوّل کے صفحہ نمبر 425 پر حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دل کی صفائی کی اہمیت کو اُجاگر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جب وُضو سے فارِغ ہو اور نماز کی طرف متوجہ ہو تو دل میں یہ خیال ہونا چاہئے کہ

www.dawateislami.net

میں نے اپنے ظاہر کو تو پاک کرلیا، لہٰذا اب دل کو پاک کئے بغیر بارگاہِ الٰہی میں مُناجات کرنے سے حیا کرنا چاہئے کہ اِسے تو اللہ پاک ملاحظہ فرماتا ہے۔ اور یہ بات یقینی ہے کہ دل کی پاکیزگی تَوبہ سے حاصِل ہوتی ہے۔ دل کا بُرے اَخلاق سے دُور اور اچھے اخلاق سے آراستہ ہونا ضروری ہے۔ تو جو صِرْف ظاہِری پاکیزگی کی حد تک محدود رہتا ہے وہ اُس شخص کی طرح ہے جس نے بادشاہ کو گھر میں آنے کی دعوت دینے کا اِرادہ کیا اور اَندرونی حصے کو گندگیوں سے آلودہ چھوڑ کر باہری حصے پر چونا کرنے میں مشغول ہو گیا تو ایسا شخص بادشاہ کے غَیْض و غَضَب کا کس قدر حق دار ہے۔ اللہ پاک بہتر جانتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پانی میں اِسراف سے بچنے کے مَدَنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! پانی میں اِسراف سے بچنے کے بارے میں چند مَدَنی پھول سُننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے: (1) فرمایا: وُضو میں بَہُت سا پانی بہانے میں کچھ بھلائی نہیں اور وہ کام شَیْطان کی طرف سے ہے۔[2] (2) مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو وُضو کرتے دیکھا تو فرمایا: اِسراف نہ کر، اِسراف نہ کر۔[3] ☆ اگر وَقف کے پانی سے وُضو کیا تو زِیادہ خَرچ کرنا بِالِاتِّفاق حرام ہے۔[4] ☆ بعض لوگ چُلّو لینے میں پانی ایسا ڈالتے

1 ... احیاء العلوم، کتاب اسرار الطھارۃ، القسم الثانی فی طھارۃ الاحداث، ۱/۱۸۵

2 ... کنز العمال، کتاب الطھارۃ، الباب الثانی فی الوضوء، جز ۹، ۵/۱۴۴، حدیث: ۲۶۲۵۵

3 ... ابن ماجہ، کتاب الطھارۃ ...، باب ماجاء فی القصد فی الوضوء الخ، ۱/۲۵۴، حدیث: ۴۲۴

4 ... وضو کا طریقہ، ص ۴۲

www.dawateislami.net

ہیں کہ اُبل جاتا ہے حالانکہ جو گرا بیکار گیا اِس سے احتیاط چاہئے۔[1] ☆آج تک جتنا بھی اِسراف کیا ہے، اُس سے توبہ کرکے آیندہ بچنے کی بھرپور کوشش کیجئے ☆وُضو کرتے وَقْت نَل اِحتِیاط سے کھولئے، دَورانِ وُضو ممکنہ صورت میں ایک ہاتھ نل کے دستے پر رکھئے اور ضَرورت پوری ہونے پر بار بار نل بند کرتی رہئے۔ ☆مِسواک، کُلّی، غَرغَرہ، ناک کی صفائی، اور ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال اور مسح کرتے وقت ایک بھی قطرہ نہ ٹپکتا ہو یوں اچّھی طرح نَل بند کرنے کی عادت بنائیے۔ ☆اِستِعمال کے بعد ایسی صابون دانی میں صابون (Soap) رکھئے جس میں پانی بالکل نہ رکے۔ ☆نَل سے قطرے ٹپکتے رہتے ہوں تو فوراً اِس کا حل نکالئے ورنہ پانی ضائع ہوتا رہے گا۔ ☆کھانا کھانے، چائے یا کوئی مشروب پینے، پھل کاٹنے وغیرہ مُعاملات میں خوب احتیاط فرمائیے تاکہ ہر دانہ، غذائی ذرّہ اور ہر قطرہ استِعمال ہو جائے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کُتُب 312 صفحات پر مشتمل کتاب **"بہارِ شریعت"** حصّہ 16 اور 120 صفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت کے 2 رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھدیّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔

---

1 . . . وضو کا طریقہ، ص ۴۲

2 . . . وضو کا طریقہ، ص ۴۵-۴۶-۴۷

www.dawateislami.net

بیان:5 ہر مُجالسہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

درودِ پاک کی فضیلت

آقا کریم، رءوف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جَنَّت نشان ہے: جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار (1000) مرتبہ دُرُود شریف پڑھے گا، وہ اُس وَقت تک نہیں مرے گا، جب تک جَنَّت میں اپنا مَقام نہ دیکھ لے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی و بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

---

1 ... الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار ... الخ، ۳۲۸/۲، حدیث: ۲۲

2 ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قرآن و احادیث میں کئی مقامات پر علم دین کے فضائل کو بیان کیا گیا ہے، جبکہ بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی کتابیں بھی عِلْمِ دین کے فضائل سے مالا مال ہیں۔ آیئے! ہم بھی عِلْمِ دین کے فضائل و برکات اور دلچسپ واقعات و حکایات سنتی ہیں، چنانچہ

صحابیِ رسول کا شوقِ عِلْم

مکتبۃ المدینہ کے رسالے "عِلْم و حکمت کے 125 مَدَنی پھول" کے صفحہ نمبر 11 پر لکھا ہے: حضرت عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: رسولِ کریم، رءُوف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ظاہری وفات کے وَقْت میں کم عمر تھا۔ اپنے ایک ہم عمر انصاری لڑکے سے میں نے کہا: چلو اصحابِ رسول رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن سے عِلْم حاصل کرلیں، کیونکہ ابھی وہ بہت ہیں۔ اَنصاری نے جواب دیا: ابنِ عباس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ)! تم بھی عجیب آدمی ہو، اتنے اَصحاب (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کی موجودگی میں لوگوں کو بھلا تمہاری

www.dawateislami.net

کیا ضرورت پڑے گی! اس پر میں نے اَنصاری لڑکے کو چھوڑ دیا اور خود عِلْم حاصل کرنے لگ گیا۔ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ معلوم ہوتا فُلاں صحابی کے پاس فُلاں حدیث ہے تو میں اس کے گھر دوڑا جاتا۔ اگر وہ آرام کر رہے ہوتے تو میں اپنی چادر کا تکیہ بنا کر ان کے دروازے پر پڑا رہتا اور گرم ہوا میرے چہرے کو جلاتی رہتی۔ جب وہ صحابی باہر آتے اور مجھے اس حال میں پاتے تو متأثر ہو کر کہتے: رسولِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا کے بیٹے! آپ کیا چاہتے ہیں؟ میں کہتا، سنا ہے آپ، سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی فُلاں حدیث روایت کرتے ہیں، اسی کی طلب میں حاضر ہوا ہوں۔ وہ کہتے آپ نے کسی کو بھیج دیا ہوتا اور میں خود چلا آتا۔ میں جواب دیتا: نہیں، اس کام کے لئے خود مجھے ہی آنا چاہئے تھا۔ اس کے بعد یہ ہوا کہ جب اصحابِ رسول رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن وصال کر گئے تو وہی انصاری دیکھتا کہ لوگوں کو میری کیسی ضرورت ہے اور حسرت سے کہتا: ابنِ عباس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ)! تم مجھ سے زیادہ عقل مند تھے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عِلْمِ دِین کے فضائل کی تو کیا ہی بات ہے کہ قرآنِ کریم میں کئی مقامات پر عِلْم اور عُلَما کے فضائل بیان ہوئے ہیں، چنانچہ پارہ 3 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 18 میں ارشاد ہوتا ہے:

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۙ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآىٕمًۢا بِالْقِسْطِؕ (پ۳، اٰل عمرٰن: ۱۸)

تَرجَمۂ کنز العرفان: اور اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہو کر۔

1 . . . سنن دارمي، المقدمة، باب الرحلة فی طلب العلم . . . الخ، ۱/ ۱۵۰، حدیث: ۵۷۰

www.dawateislami.net

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والدِ محترم حضرت علامہ مولانا مفتی نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آیتِ کریمہ سے عِلْم کی تین (3) فضیلتیں ثابت ہوتی ہیں: پہلی یہ کہ اللہ پاک نے عُلَما کا ذکر اپنے اور فرشتوں کے ساتھ فرمایا ہے، دوسری یہ کہ عُلَما کو بھی فِرِشتوں کی طرح اپنی وحدانیت (یعنی ایک ہونے) کا گواہ بنایا اور ان کی گواہی کو بھی اپنے معبودِ برحق (حقیقی معبود) ہونے کی دلیل قرار دیا، تیسری یہ کہ ان (عُلَما) کی گواہی بھی فرشتوں کی گواہی کی طرح معتبر ٹھہرائی۔[1]

اسی طرح قرآنِ پاک میں ایک اور مقام پر اَہلِ عِلْم کی شان و عظمت اس طرح بیان کی گئی ہے:

یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْۙ وَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ (پ۲۸، المجادلۃ: ۱۱)

تَرجَمۂ کنزالعرفان: اللہ تم میں سے ایمان والوں کے اور ان کے دَرَجات بلند فرماتا ہے جنہیں عِلْم دیا گیا۔

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے فرمایا: عُلَمائے کِرام عام مومنین سے سات سو (700) دَرَجے بلند ہوں گے، ہر دو دَرَجوں کے درمیان پانچ سو (500) سال کا فاصلہ ہے۔[2]

احادیثِ مبارکہ میں عِلْمِ دِین کے فضائل

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قرآنِ پاک کے علاوہ کثیر احادیثِ کریمہ میں بھی عِلْمِ دِین کے ڈھیروں فضائل بَیان ہوئے ہیں۔ آیئے! ان میں سے تین (3)

1... فیضانِ علم و علما، ص۹ ملخصا

2... قوت القلوب، الفصل الحادی والثلاثون، ذکر بیان فضل علم الباطن... الخ، ۱/۲۸۹

www.dawateislami.net

فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنئے اور اپنے دل میں علمِ دین کی اہمیت اُجاگر کیجئے، چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: جو علم (دین) کی طلب کے لیے گھر سے نکلے تو جب تک واپس نہ ہو، اللہ پاک کی راہ میں ہے۔[1]

(2) ارشاد فرمایا: جو کوئی اللہ پاک کے فَرائض کے تعلق سے ایک یا دو یا تین یا چار یا پانچ کلمات سیکھے اور اسے اچّھی طرح یاد کرلے اور پھر لوگوں کو سکھائے تو وہ جنّت میں داخِل ہو گا۔[2]

(3) ارشاد فرمایا: اللہ پاک قِیامت کے دن بندوں کو اُٹھائے گا پھر عُلَما کو الگ کرکے ان سے فرمائے گا: اے عُلَما کی جماعت! میں تمہیں جانتا ہوں اسی لیے تمہیں اپنی طرف سے عِلْم عطا کیا تھا اور تمہیں اس لیے عِلْم نہیں دیا تھا کہ تمہیں عذاب میں مبتلا کروں گا۔ جاؤ! میں نے تمہیں بخش دیا۔[3]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِن احادیثِ کریمہ سے معلوم ہوا! عِلْمِ دِین حاصل کرنا اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے، بخشش و نجات کا ذریعہ اور جنت میں داخلے کا سبب ہے۔

صَدرُ الشَّریعہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں: عِلْم ایسی چیز نہیں جس کی فضیلت اور خوبیوں کے بیان کرنے کی حاجت

---

1 ... ترمذی، کتاب العلم، باب فضل طلب العلم، ۴/۲۹۴، حدیث: ۲۶۵۶

2 ... الترغیب والترھیب، کتاب العلم، الترغیب فی العلم... الخ، ۱/۵۴، حدیث: ۲۰

3 ... جامع بیان العلم وفضلہ، ص ۶۹، حدیث: ۲۱۱

www.dawateislami.net

ہو، ساری دنیا ہی جانتی ہے کہ عِلْم بہت بہتر چیز ہے، اس کا حاصل کرنا بلندی کی علامت ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس سے انسانی زندگی کامیاب اور خوشگوار ہوتی ہے اور اسی سے دنیا وآخرت بہتر ہو جاتی ہے۔ (اس عِلْم سے) وہ عِلْم مُراد ہے جو قرآن وحدیث سے حاصل ہو کہ یہی وہ عِلْم ہے جس سے دنیا و آخرت دونوں سنورتی ہیں، یہی عِلْم نجات کا ذریعہ ہے، اسی کی قرآن وحدیث میں تعریفیں آئی ہیں اور اسی کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ⊙ عِلْم، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی میراث ہے، ⊙ عِلْم قربتِ الٰہی کا راستہ ہے، ⊙ عِلْم ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے، ⊙ عِلْم گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہے، ⊙ عِلْم خوفِ خدا کو بیدار کرنے کا عظیم نسخہ ہے، ⊙ عِلْم دنیا و آخرت میں عزت پانے کا سبب ہے، ⊙ عِلْم مُردہ دلوں کو زندہ کرتا ہے، ⊙ عِلْم ایمان کی حفاظت کرتا ہے۔ ⊙ عِلْم بے شمار خوبیوں سے آراستہ ہے، ⊙ عِلْم میں دِین بھی ہے دنیا بھی، ⊙ عِلْم میں آرام بھی ہے اطمینان بھی، ⊙ عِلْم میں لذّت بھی ہے سکون بھی، ⊙ لہٰذا عقل مند وہی ہے جو عِلْمِ دِیْن حاصل کرنے میں مشغول ہو کر نجاتِ آخرت کا سامان کر جائے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! افسوس! اب ہمارے دلوں سے علمِ دین کی قدر ختم ہوتی جارہی ہے، ہمارے معاشرے کی اکثریت نہ تو خود عِلْمِ دِین سیکھنے کی طرف راغب ہوتی ہے اور نہ ہی اپنی اولاد کو عِلْمِ دِین سکھاتی ہے۔ اپنے بچوں کے روشن مستقبل کیلئے خوب دُنیوی عُلوم وفُنون تو سکھائے جاتے ہیں مگر دِینی تعلیم دلوا کر اپنی اور

---

1 . . . بہار شریعت، ۳/۶۱۸، حصہ: ۱۶ ملخصا

www.dawateislami.net

اپنے بچوں کی آخرت بہتر بنانے کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ بچہ اگر ذہین ہو تو اسے ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر، کمپیوٹر پروگرامر بنانے کی خواہشیں انگڑائی لینے لگتی ہیں، اگر وہ ذہنی طور پر کمزور، شرارتی یا معذور ہو تو جان چھڑانے کے لئے اسے کسی دارُالعُلوم، جامعہ یا مدرسے میں داخل کروادیا جاتا ہے۔ جبکہ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن بچپن ہی سے اپنی اولاد کو عِلْمِ دِین سکھاتے یہاں تک کہ بڑے بڑے بادشاہ بھی اپنی اولاد کو عِلْمِ دِیْن کے زیور سے آراستہ کرتے کیونکہ وہ خود عِلْم و عُلَما کی قدر کرنے والے ہوتے ہیں،

علم کے قدردان خلیفہ

خلیفۂ ہارون رشید بہت نیک اور عِلْم کی قدر جاننے والے بادشاہ تھے۔ ایک بار (اپنے بیٹے) مامون رشید کی تعلیم کے لئے حضرت امام کسائی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) سے عرض کی تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں یہاں پڑھانے نہ آؤں گا، شہزادہ میرے ہی مکان پر آجایا کرے۔ ہارون رشید نے عرض کی: وہ وہیں حاضر ہو جایا کرے گا مگر اس کا سبق پہلے ہو جائے۔ فرمایا: یہ بھی نہ ہو گا بلکہ جو پہلے آئے گا اس کا سبق پہلے ہو گا۔ بہر حال مامون رشید نے پڑھنا شروع کیا، اتفاق سے ایک روز خلیفۂ ہارون رشید گزرے، دیکھا کہ امام کسائی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) اپنے پاؤں دھو رہے ہیں اور ان کا بیٹا مامون رشید پانی ڈال رہا ہے۔ بادشاہ غضب ناک ہو کر گھوڑے سے اُترے اور مامون رشید کو کوڑا مار کر کہا: بے ادب! خدا نے دو ہاتھ کس لئے دیئے ہیں؟ ایک ہاتھ سے پانی ڈال اور دوسرے ہاتھ سے اِن کا پاؤں دھو۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۴۴ ملخصا

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خلیفۂ ہارون رشید نہ صرف عُلَما و فقہائے کرام کی تعظیم کیا کرتے بلکہ مُلکی معاملات اور اپنے دیگر دینی و دُنیوی معاملات میں بھی عُلَما و فقہائے کرام کی رائے کو ترجیح دیتے، ان کی بات کو حرفِ آخر سمجھتے، آخرت کی بہتری کے لئے ان سے نصیحت طلب کرتے، بسا اوقات نصیحت حاصل کرنے عُلَما کے دروازے تک خود حاضر ہوتے، اگر علمائے کرام دربار میں تشریف لے آتے تو بادشاہ والی شان و شوکت اور رُعب و دبدبے کی پروا کئے بغیر ان کے احترام میں کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔ جیسا کہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے: خلیفہ ہارون رشید کے دربار میں جب کوئی عالِم تشریف لاتے، بادشاہ اُن کی تعظیم کیلئے کھڑا ہو جاتا۔ ایک بار درباریوں نے عرض کی: یا امیرَ المؤمنین! بادشاہت کا رُعب جاتا ہے۔ جواب دیا: اگر عُلَمائے دِین کی تعظیم سے بادشاہت کا رُعب جاتا ہے تو جانے ہی کے قابل ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذرا سوچئے! آخر کیا وجہ تھی جو ہارون رشید جیسے عظیم بادشاہ نے اپنے بیٹے کو حضرت امام کسائی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں عِلْمِ دین سیکھنے کیلئے بھیج دیا اور خود بھی عُلَمائے کرام کی اس قدر تعظیم کر رہے ہیں؟ یقیناً اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ عُلَمائے کرام کے مقام و مرتبے اور معاشرے میں ان کی ضرورت و اہمیت کو اچھی طرح سمجھتے تھے اور اس بات کو اچھی طرح جانتے تھے کہ گُلشنِ اسلام کو آباد رکھنے میں ان اللہ والوں کا اہم کردار ہے۔

---

1 . . . ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۴۵ بتغیر

www.dawateislami.net

اسی طرح اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت عمر بن عبدُ العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کا نہایت عمدہ انتظام کیا کہ بلند مرتبے والے محدث حضرت صالِح بن کیسان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جو خود ان کے بھی اُستاد تھے انہیں اپنی اولاد کا اُستاد مقرر فرمایا۔[1]

حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والدِ محترم کے بارے میں منقول ہے: وہ خود اگرچہ پڑھے لکھے نہ تھے لیکن عِلْمِ دین کی اہمیت کا احساس رکھنے والے تھے، ان کی دلی خواہش تھی کہ دونوں صاحبزادے محمد غزالی اور احمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِما عِلْمِ شریعت اور عِلْمِ طریقت کے زیور سے آراستہ ہوں۔ اسی مقصد کے لیے انہوں نے اپنے صاحبزادوں کی تعلیم و تربیت کیلئے کچھ مال و اسباب بھی جمع کر رکھا تھا، جو ان دونوں سعادت مند بیٹوں کے عِلْم حاصل کرنے کے زمانے میں انہیں بہت کام آیا۔[2]

اسی طرح ہمارے غوثِ پاک حضرت شیخ عبد القادر جِیْلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بچپن میں ہی اپنی والِدۂ محترمہ کی اجازت سے عِلْمِ دِین حاصل کرنے کے لیے بغداد پہنچے تھے۔[3]

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی بچپن ہی سے عِلْمِ دِین سیکھتے رہے یہاں تک کہ ساڑھے چار سال کی ننھی سی عمر میں قرآنِ کریم ناظِرہ مکمل پڑھنے کی نعمت سے فیض یاب ہوئے اور صِرف تیرہ(13) سال دس ماہ چار دن کی عمر میں تمام رائج شدہ عُلُوم اپنے والدِ ماجد حضرت مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے حاصل کر کے عالِمِ دین بن گئے۔[4]

1... التحفة اللطيفة فی تاريخ المدينة الشريفة، ۲/۲۳۳

2... اتّحاف السادة المتقين، مقدمة الكتاب، ۱/۹ ملخصا

3... بهجة الاسرار، ذكر طريقه، ص۱۶۷ ملخصا

4... تذکرہ امام احمد رضا، ص۶

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ان واقعات سے معلوم ہوا! ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اپنی اولاد کو بچپن ہی سے عِلْمِ دِین سکھانے میں مشغول کر دیا کرتے تھے۔ ہمیں بھی اپنی اولاد کی مَدَنی تربیت کرتے ہوئے انہیں عِلْمِ دِین سکھانے کی کوشش کرنی چاہیے، اپنی اولاد کی سنتوں کے مطابق تربیت کرنا اس لیے بھی بہت ضروری ہے تاکہ انہیں نیک بنا کر اُس دوزخ سے بچایا جاسکے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ اللہ کریم پارہ28 سُوْرَۃُ التَّحْرِیم کی آیت نمبر 6 میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓىٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ(۶)

(پ۲۸، التحریم:۶)

تَرجَمۂ کنزالعرفان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے اِیندھن آدمی اور پتھر ہیں اس پر سختی کرنے والے، طاقتور فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

مشہور مفسر قرآن، حضرت علامہ مَولانا سَیِّد مفتی محمد نعیم الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنی مشہور تفسیر خَزائنُ العِرفان میں آیتِ مبارکہ کے اس حصے (یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا) کے تَحت فرماتے ہیں: اللہ پاک اور اس کے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی فرمانبرداری اِختیار کرکے، عبادتیں بجالا کر، گُناہوں سے باز رہ کر اور گھر والوں کو نیکی کی ہِدایت اور بَدی (برائی) سے مُمانَعت (منع) کرکے انہیں علم وادب سکھا کر (اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ!)

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! والدین کو چاہئے کہ اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے اپنی اولاد کی تربیت کا خیال رکھیں، انہیں نماز روزے کا پابند بنائیں اور فرائض و واجبات، حلال و حرام اور بندوں کے حقوق وغیرہ کے شرعی احکامات سے بھی انہیں آگاہ کرنے کا انتظام کریں، اس کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ اپنے بچوں کو عِلْمِ دِیْن سکھانے کیلئے درسِ نظامی (یعنی عالِم کورس) کروا دیا جائے تاکہ ہمارے بچے علمِ دین سیکھ کر دوسروں کو سکھائیں اور آخرت میں ہماری نجات کا سامان بن سکیں۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ! اس مقصد کی تکمیل کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ قائم ہیں، جامعات المدینہ میں طلبہ و طالبات کو نُورِ عِلْم سے منور کرنے کے ساتھ ساتھ تقویٰ و پرہیز گاری کے انوار سے دلوں کو روشن کرنے کے لیے اخلاقی تربیت بھی کی جاتی ہے۔

جامعۃ المدینہ (للبنات) کی مُدَرِّسات و طالبات (یعنی پڑھانے والی مَدَنِیّہ یعنی عالمہ اسلامی بہنیں اور طالبات) دعوتِ اسلامی کے مختلف شعبہ جات میں ہونے والے مَدَنی کاموں میں حصّہ لینے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ اسلامی بہنوں کی عالَمی مجلسِ مشاورت کے تحت اسلامی بہنوں کے 8 مَدَنی کاموں میں عملی طور پر شامل ہو کر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کی کوشش کرتی ہیں۔

شیطانی وسوسے اور ان کا علاج

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عِلْمِ دِین حاصل کرنے کی برکت سے نہ صرف اللہ پاک راضی ہوتا ہے بلکہ رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

www.dawateislami.net

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا بھی حاصل ہوتی ہے، لہٰذا آپ بھی ہمت کیجئے اور اپنی اولاد کو عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت قائم جامعۃ المدینہ میں داخل کروا کر خوش نصیبوں کی فہرست میں اپنا اور اپنی اولاد کا نام داخل کروایئے۔ اپنے بچوں کو عِلْمِ دِین سے محروم کرکے دُنیوی تعلیم دِلوانے کا مقصد زیادہ سے زیادہ دُنیوی مال حاصل کرنا ہوتا ہے اور بدقسمتی سے بعض والدین یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہماری اولاد دینی تعلیم کی طرف مائل ہوئی تو مَعَاذَاللہ اس کا مستقبل خطرے میں پڑ جائے گا، یہ گھر کیسے بسائے گا اور کس طرح اسے چلائے گا، چند ہزار روپوں میں اپنی خواہشات کو کیسے پورا کر سکے گا، الغرض اس طرح کے بے شمار شیطانی وسوسے آتے ہیں جس کے سبب بعض لوگ اپنے بچوں کو مستقل طور پر دینی تعلیم دلوانے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ ایسے والدین کی خدمت میں عرض ہے کہ ایک مُسلمان جب بھی کوئی اچھا کام کرے اس کا مقصد دنیا حاصل کرنے کے بجائے اللہ کریم کی رِضا حاصل کرنا ہو اور خاص کر عِلْمِ دِین سیکھنے کے معاملے میں تو خالص رِضائے الٰہی کی ہی نیت ہونی چاہیے۔ جہاں تک مال و دولت کا تعلق ہے تو یہ بات اللہ کریم کے کرم سے بہت دور ہے کہ وہ اپنے دِین کی تعلیم حاصل کرنے والے کو اکیلا چھوڑ دے ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ حدیثِ پاک میں ہے: جو عِلْمِ دِین حاصل کرے گا اللہ پاک اس کی مشکلات کو آسان فرما دے گا اور اسے وہاں سے رزق عطا فرمائے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو گا۔[1]

آیئے! اس ضمن میں ایک واقعہ سنئے، چنانچہ

---

1 . . . جامع بیانِ العلم و فضلہ، ص ۶۵، حدیث: ۱۹۸

www.dawateislami.net

بادشاہ نے خود ہاتھ دھلائے

ایک مرتبہ خلیفۂ ہارون رشید نے حضرت ابُو معاویہ عزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی دعوت کی، وہ آنکھوں سے معذور تھے، کھانے کے وَقْت جب ہاتھ دھونے کیلئے لوٹا اور ہاتھ منہ دھونے کا برتن لایا گیا تو (خلیفۂ ہارون رشید نے) برتن خدمت گار کو دیا، خود لوٹا لے کر حضرت ابو معاویہ عزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ہاتھ دُھلائے اور کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ کون آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہا ہے؟ فرمایا: ”نہیں“ بادشاہ نے عرض کی: ”ہارون“ (تو حضرت ابو معاویہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے انہیں دُعا دیتے ہوئے) کہا: جیسی آپ نے علم کی عزت کی، ایسی اللہ پاک آپ کی عزت کرے۔ ہارون رشید نے کہا: اسی دعا کو حاصل کرنے کے لئے میں نے یہ سب کیا تھا۔[1]

امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی نگاہِ بصیرت

اِسی طرح حضرت امام قاضی ابویوسف یعقوب بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بارے میں منقول ہے کہ بچپن میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے سر سے والد کا سایہ اُٹھ گیا تھا، والدہ نے گھر چلانے کے لیے انہیں ایک دھوبی کے پاس بٹھا دیا، ایک بار یہ حضرت امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی مجلس میں جا پہنچے، وہاں کی باتیں انہیں اس قدر پسند آئیں کہ یہ دھوبی کو چھوڑ کر وہیں بیٹھنا شروع ہو گئے۔ والدہ کو جب پتا چلتا وہ انہیں اُٹھاتیں اور دھوبی کے پاس لے جاتیں، جب معاملہ بڑھا تو ان کی والدہ نے حضرت امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے کہا: اس بچے کی پرورش کرنے والا کوئی نہیں، میں نے اسے دھوبی کے پاس

1 . . . ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۴۵ ملخصا

www.dawateislami.net

بٹھایا تھا تاکہ کچھ کما کر لا سکے، مگر آپ نے اسے بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ حضرت امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے خوش قسمت! اسے عِلْم کی دولت حاصل کرنے دے وہ دن دُور نہیں جب یہ باداموں، دیسی گھی کا حلوہ اور عمدہ فالودہ کھائے گا۔ یہ بات سن کر حضرت امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی والدہ بہت ناراض ہوئیں، کہنے لگیں: (آپ ہم سے مذاق کرتے ہیں بھلا) ہم جیسے غریب لوگ باداموں اور دیسی گھی کا حلوہ کیسے کھاسکتے ہیں؟ بہر حال حضرت امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِستقامت کے ساتھ عِلْمِ دین حاصل کرتے رہے، یہاں تک کہ وہ وَقْت آیا جب قاضی کا منصب ان کے حوالے کر دیا گیا۔ ایک دفعہ خلیفہ نے ان کی دعوت کی، دورانِ دعوت خلیفہ نے باداموں، دیسی گھی کا حلوہ اور عمدہ فالودہ ان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا: اے امام! یہ حلوہ کھایئے، روز روز ایسا حلوہ تیار کروانا ہمارے لئے آسان نہیں۔ یہ سُن کر حضرت امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو حضرت امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی بات یاد آئی تو وہ مسکرانے لگے، خلیفہ کے پوچھنے پر فرمایا: میرے استادِ محترم حضرت امام اَعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے سالوں پہلے میری والدہ سے فرمایا تھا کہ تمہارا یہ بیٹا باداموں، دیسی گھی کا حلوہ اور فالودہ کھائے گا، آج میرے استادِ محترم کا فرمان پورا ہو گیا۔ پھر انہوں نے اپنے بچپن کا سارا واقعہ خلیفہ کو سنایا تو وہ بہت تعجب کرنے لگے اور کہا: بے شک عِلْم ضرور فائدہ دیتا اور دِین و دنیا میں بلندی دِلواتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حکایت سے ہمیں 2 فائدے

1 . . . عیون الحکایات، الحکایۃ الثانیۃ عشرۃ بعد الثلاثمائۃ، ص۲۷۸ ملخصا

www.dawateislami.net

معلوم ہوئے: (1)اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اللہ پاک کی عطا سے آئندہ پیش آنے والے واقعات کو پہلے ہی جان لیا کرتے ہیں۔(2)عِلْمِ دین، دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی کا باعث ہے یہاں تک کہ بڑے بڑے دنیا داروں کو وہ مقام و مرتبہ نہیں ملتا جو عِلْم کے شیدائیوں کو حاصل ہو جاتا ہے۔لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ عِلْمِ دین خود بھی سیکھیں اوراپنی اولاد کی مَدَنی تربیت کے لئے انہیں بھی دِین کا عِلْم سکھائیں۔یاد رکھئے!مرنے کے بعد نیک اعمال کے علاوہ دیگر چیزیں کچھ کام نہیں آئیں گی،یہ مال و دولت،بینک بیلنس،عالیشان بنگلے،دنیوی مقام و مرتبہ سب یہیں رہ جائے گا، قبر میں ان میں سے کچھ بھی ساتھ نہ جائے گا، نبیِّ کریم،رءوف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے،سوائے تین اعمال کے:(1)صدقۂ جاریہ(2)ایسا عِلْم جس سے فائدہ اُٹھایا جائے اور(3)نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہے۔[1]

فُقدانِ عِلْم کا نقصان

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا!صدقۂ جاریہ، عِلْمِ دین کو پھیلانا اور نیک اولاد ایسے اعمال ہیں کہ مرنے کے بعد بھی ان کا ثواب پہنچتا رہتا ہے، لہٰذا اپنے بچوں کو دینی تعلیم دلوانے کیلئے کمر بستہ ہو جائیے اورانہیں **جامعۃ المدینہ** میں داخل کروائیے۔فی زمانہ بُرائیوں میں سب سے بڑی بُرائی جَہالت ہے جو معاشرے کی دیگر بُرائیوں میں سرِ فہرست ہے۔گھر بار کا معاملہ ہو نکاح کا ہو یا اولاد کی اچھی تربیت کا،

1 . . . مسلم،کتاب الوصیۃ،باب مایلحق الانسان . . . الخ،ص ۶۸۴،حدیث: ۱۶۳۱

www.dawateislami.net

غرض کیا اللہ پاک کے حقوق اور کیا بندوں کے حقوق، زندگی کے ہر شعبے میں جہاں بھی جس انداز سے بھی خرابیاں پائی جارہی ہیں اگر ہم سنجیدگی سے اس کے بارے میں غور کریں تو یہ بات ہم پر واضح ہو جائے گی کہ اس کا بنیادی سبب عِلْمِ دین سے دوری ہے۔ علمِ دین نہ ہونے اور درست رہنمائی سے محرومی کے باعث نہ صرف معاملات و اخلاقیات بلکہ عقائد و عبادات تک میں طرح طرح کی بُرائیاں اور خرابیاں نہایت تیزی کے ساتھ بڑھتی جارہی ہیں جن کو روکنے کے لئے صِرْف عِلْمِ دین حاصل کرلینا ہی کافی نہیں بلکہ اپنے عِلْم پر عمل کرنا اور اس کے ذریعے دوسری اسلامی بہنوں کی اصلاح کی کوشش کرنا بھی ضروری ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی کوشش میں مگن رہنے کا ذہن دیتے ہوئے یہ مَدَنی مقصد عطا فرمایا ہے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ“

آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی عِلْم دوستی اور عِلْمِ دین عام کرنے کی تڑپ کے نتیجے میں عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ملک وبیرونِ ملک میں سینکڑوں جامعات المدینہ (للبنین وللبنات) کا قیام عمل میں لایا جاچکا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

علم سیکھنے کے مدنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! بیان کو اختتام کی طرف لاتے

www.dawateislami.net

ہوئے علم سیکھنے کے بارے میں چند ضروری باتیں سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ کیجئے : (1) ارشاد فرمایا: جو علم کی تلاش کرنے کے لیے کسی راستہ پر چلے اللہ پاک اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرمادیتا ہے۔[1] (2) ارشاد فرمایا: جو علم کی طلب میں گھر سے نکلے فرشتے اُس کے اِس عمل سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔[2] ☆ علم حاصل کرنا بھی بہترین نیکی کا کام ہے۔ علم حاصل کرنے کے لیے سُوال کرنا یقیناً باعثِ فضیلت ہے لیکن سُوال کرنے کے آداب کا لحاظ کرنا بھی ضروری ہے۔[3] ☆ علم خزانہ ہے اور سُوال کرنا اس کی چابی ہے۔[4] ☆ علم سیکھنے کے لئے سوال پوچھنے سے شرمانا نہیں چاہئے۔[5] ☆ ایسے سوالات کرنے سے بھی بچا جائے جس کا دنیاوی یا اُخروی فائدہ نہ ہو۔[6] ☆ علم میں زیادتی تلاش سے اور واقفیت سوال سے ہوتی ہے تو جس کا تمہیں علم نہیں اس کے بارے میں جانو اور جو کچھ جانتے ہو اس پر عمل کرو۔[7] ☆ تحصیلِ علم کیلئے بہترین وقت ابتدائی جوانی، وقتِ سحر اور مغرب و عشاء کے درمیان کا وقت ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ... الخ، ص ۱۱۱۰، حدیث: ۲۶۹۹

2 ... معجم کبیر، ۸/۵۵، حدیث: ۷۳۵۰

3 ... فیضان داتا علی ہجویری، ص ۱۳

4 ... مسند الفردوس، ۲/۸۰، حدیث: ۴۰۱۱

5 ... اعرابی کے سوالات اور عربی آقا کے جوابات، ص ۸

6 ... اعرابی کے سوالات اور عربی آقا کے جوابات، ص ۹

7 ... جامع بیان العلم وفضلہ، ۱۲۲، حدیث: ۴۰۲

www.dawateislami.net

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

بیان:6 ہر مُجالسہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

درودِ پاک کی فضیلت

نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ راحت نشان ہے: جو لوگ کسی ایسی مجلس میں بیٹھتے ہیں، جس میں نہ تو وہ اللہ پاک کا ذِکر کرتے ہیں اور نہ ہی اپنے نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُودِ پاک پڑھتے ہیں، تو (قیامت کے دن) وہ مجلس اُن کے لئے حسرت کا باعث ہوگی۔ پس اللہ پاک چاہے تو اُنہیں عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی و بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

1 ... ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی القوم یجلسون ولا یذکرون اللّٰہ، ۵/۲۴۷، حدیث: ۳۳۹۱

2 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! 10 شوال المکرم اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی ولادتِ مبارَک کا دن ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وہ عظیم ہستی ہیں جو عبادت، تقویٰ و پرہیز گاری، عشقِ رسول، عاجزی و اِنکساری اور عِلْم و عمل کے حقیقی پیکر تھے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ آج کے اس ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ہم برکت و رحمت حاصل کرنے کے لئے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے اعلیٰ کردار کی چند جھلکیاں اور اِیمان افروز واقعات سُننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ آیئے! پہلے ایک نصیحت آموز واقعہ سنئے، چنانچہ

تکبُّر سے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی ناگواری

خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا سید ایوب علی رضوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بیان ہے، ایک صاحِب اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی

www.dawateislami.net

خدمت میں حاضر ہوا کرتے اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی کبھی کبھی اُن کے یہاں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضور (اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) ان کے یہاں تشریف فرما تھے کہ ان کے محلے کا ایک بیچارہ غریب مسلمان ٹُوٹی ہوئی پُرانی چارپائی پر جو صحن (Courtyard) کے کنارے پڑی تھی، جھجکتے ہوئے بیٹھا ہی تھا کہ صاحبِ خانہ نے نہایت کڑوے تیوروں (یعنی غصے والی نظروں) سے اس کی طرف دیکھنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ ندامت (یعنی شرمندگی) سے سر جھکائے اٹھ کر چلا گیا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو صاحِبِ خانہ کے اس مغرورانہ انداز سے سخت تکلیف پہنچی مگر کچھ فرمایا نہیں۔ کچھ دنوں بعد وہ آپ (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) کے یہاں آئے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی چارپائی پر جگہ دی، وہ بیٹھے ہی تھے کہ اتنے میں کریم بخش نامی حجّام (Barber) حُضور (اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی داڑھی) کا خط بنانے کیلئے آئے، وہ اِس فکر میں تھے کہ کہاں بیٹھوں؟ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بھائی کریم بخش! کیوں کھڑے ہو؟ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور اُن صاحب کے برابر میں بیٹھنے کا اشارہ فرمایا، وہ بیٹھ گئے، پھر ان صاحِب کے غصے کی یہ کیفیت تھی کہ جیسے سانپ پُھنکاریں مارتا ہے، وہ فوراً اُٹھ کر چلے گئے، پھر کبھی نہ آئے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عملی طور پر ہمیں بتادیا کہ کوئی مسلمان چاہے کتنا ہی امیر و کبیر ہو، دنیوی عزت و مرتبے والا ہو یا کسی اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتا ہو اسے ہر گز ہر گز یہ

1 . . . حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱۰۵ ملخصا

www.dawateislami.net

حق نہیں پہنچتا کہ کسی مسلمان کو اپنے سے معمولی جانے، لوگوں کے سامنے ذلیل کرے اس لئے ہمارا ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہر اسلامی بہن کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، آنے والی کا دل خوش کرنے کیلئے مسکرا کر ملنا، اسے عزت کے ساتھ بٹھانا اور اسلامی بہنوں میں برابری قائم رکھنا اسلام کی روشن تعلیمات کا حصہ ہے مگر افسوس! صد افسوس! آج ہم اسلامی تعلیمات کو چھوڑ کر نہ جانے کس طرف چل پڑی ہیں اور اپنی قوم(Nation)، زبان(Language)اور نسب(Caste)کے سبب فخر کرتی اور خود کو دوسروں سے افضل واعلیٰ جانتی ہیں حالانکہ اللہ پاک کے نزدیک وہی مسلمان زیادہ عزت ومرتبے والا ہے جو تقویٰ وپرہیز گاری میں دوسروں سے زیادہ ہو، چُنانچہ پارہ26 سُوْرَۃُ الْحُجُرٰت کی آیت نمبر 13 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۳﴾

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزّت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے بیشک اللہ جاننے والا خبر دار ہے۔ (پ۲۶، الحجرات:۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارا معاشرہ انتہائی تیزی کے ساتھ تباہی و بربادی کی طرف بڑھ رہا ہے، جسے دیکھو وہ اپنے خاندان اور قوم کو افضل سمجھتے ہوئے فخر کرتی اور دوسری برادری والیوں کو گھٹیا سمجھنے لگی ہے، جس کی وجہ سے آپس میں نفرتیں اور دشمنیاں جڑ پکڑتی جارہی ہیں۔ بسا اوقات یہ دشمنیاں، لڑائی جھگڑے اور مار دھاڑ سے بڑھ کر قتل وغارت گری تک پہنچ جاتے ہیں جبکہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمہارا رَبّ کریم ایک ہے اور تمہارے والد ایک ہیں۔

www.dawateislami.net

سُن لو! کسی عربی کو عجمی (غیرِ عربی) پر، کسی عجمی (غیرِ عربی) کو عربی پر، کسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں البتہ جو پرہیز گار ہے وہ دوسروں سے افضل ہے، بے شک اللہ پاک کی بارگاہ میں تم میں سے زیادہ عزّت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا ایک کارنامہ یہ بھی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے امت کی آسانی اور خیر خواہی کے جذبے کے تحت عِلْم کو پھیلانے کے لئے نہایت عُمدہ اور زبردست ترجمۂ قرآن **"کنزُالایمان"** کو زبانی لکھوادیا، جس کو علمائے کرام نے بالکل شریعت کے مطابق پایا۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بے شک قرآنِ پاک اللہ کریم کے احکامات کے مطابق زندگی گزارنے کا طریقہ بتانے والی ایک مکمل کتاب ہے، قرآنِ کریم دنیا میں رہنے والے مسلمانوں کے لئے ہدایت حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے مگر قرآن کے الفاظ کے معانی اور اس میں موجود اللہ پاک کے احکامات کو جاننے کے لئے اس کا ترجمہ بھی انتہائی ضروری ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ قرآنِ کریم کے موجودہ تمام اُردو ترجموں میں سب سے بہترین اُردو ترجمہ "ترجمۂ قرآن کنزُالایمان" ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی مصروف زِندگی میں سے کچھ وَقْت نکال کر قرآنِ پاک کی تِلاوت کرنے کا معمول بنائیں۔

امیرِ اہلسُنّت، حضرت علامہ مولانا محمد اِلیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ترجمہ

---

1 . . . شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، ۴/۲۸۹، حدیث: ۵۱۳۷

www.dawateislami.net

و تفسیر کے ساتھ روزانہ تلاوتِ قرآن کرنے کیلئے، اسلامی بہنوں کے لئے مَدَنی انعام نمبر 5 میں فرماتے ہیں: **"کیا آج آپ نے کنزُالایمان سے کم اَز کم تین آیات** (مع ترجمہ و تفسیر) **تلاوت کرنے یا سُننے کی سعادت حاصل کی؟"**

اگر ہم اس مَدَنی انعام پر روزانہ عمل کریں تو قرآنِ کریم کی تلاوت کی برکت سے ہمارے گھروں میں خیر و برکت ہوتی رہے گی، ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھنے کی برکت سے علمِ دین میں اِضافہ ہو گا، قرآنِ کریم کو سمجھنے میں آسانی ہو گی، معلومات کا خزانہ حاصل ہو گا۔ مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والی عظیمُ الشّان تفسیر بنام **"صِراطُ الجنان"** کا بھی مطالعہ کیجئے، اس تفسیر میں بھی بہت اچھے انداز سے معلومات کا خزانہ اُمّتِ مسلمہ تک پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور ایثارِ مسلمین

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسُنّت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اعلیٰ کردار کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی محبوب اور پسندیدہ چیزیں بھی دوسروں کو پیش کر دیا کرتے تھے۔ آیئے! اس بارے میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرت کا ایک دلچسپ واقعہ سنئے، چنانچہ

چھتری حاجت مند کو عطا فرمادی

موسمِ برسات میں بعض اوقات مسجد کی حاضری دورانِ بارش ہوا کرتی تھی۔ حاجی کفایت اللہ صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس تکلیف کو محسوس کرتے ہوئے ایک

www.dawateislami.net

چھتری (Umbrella) خرید کر نذر (تحفے میں پیش) کی اور اپنے ہی پاس رکھ لی، جب اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا شانۂ اَقدس سے تشریف لاتے تو حاجی صاحب چھتری لگا کر مسجد تک لے جاتے، ابھی کچھ ہی دن گزرے تھے کہ ایک حاجت مند نے چَھتری کا سُوال کیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فوراً وہ چَھتری حاجی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے لے کر اُس حاجت مند کو عطا فرمادی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ ہمارے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ میں اِیثار و سخاوت کا کیسا جذبہ تھا جو ضرورت کے باوجود اپنی چیزیں دوسروں کو دے دیا کرتے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اچھی طرح معلوم تھا کہ اسلام ہمیں ہمدردی کرنے کا دَرْس دیتا ہے، خیر خواہی کا دَرْس دیتا ہے، اسی لئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خیر خواہی کرتے ہوئے خوشی خوشی اپنی ذات پر دوسرے مسلمان کو ترجیح دی۔ حدیثِ پاک میں ہے: جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اُس خواہش کو روک کر اپنے اُوپر (دوسرے کو) ترجیح دے تو اللہ پاک اُسے بخش دیتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فتویٰ نویسی مع ”فتاویٰ رضویہ“ کا تعارف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی محنت و کوشش سے دِین کی ایسی بے مثال عِلْمی خدمات سر اَنْجام دِیں کہ آج تک آپ رَحْمَۃُ اللہ

1 ... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ص۱۱۸

2 ... جمع الجوامع، ۳۸۴/۳، حدیث: ۹۵۷۲

www.dawateislami.net

عَلَیْہ کے کارناموں کی دُھوم مچی ہوئی ہے۔ اِنہی کارناموں میں سے ایک بہترین اور زبردست علمی کارنامہ "فتاویٰ رضویہ" کی 30 جِلدیں ہیں۔ جس میں تقریباً بائیس ہزار (22000) صَفحات، چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس (6847) سُوالات کے جوابات اور دو سو چھ (206) رسائل ہیں۔ جبکہ ہزاروں مسائل بھی درمیان میں بیان ہوئے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! فتاویٰ رضویہ قرآنِ کریم، حدیثِ رسول، اِجماع اور فقہائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے جُزئیات سے آراستہ ہر قسم کے مسائل کا ایسا خوب صورت گلدستہ ہے، جو رہتی دنیا تک لوگوں کے دلوں اور فکروں کو اپنی مہکی مہکی خوشبوؤں سے مہکاتا اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بلند دَرَجوں میں مزید اِضافے کا سبب بنتا رہے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اور حُقُوقُ الْعِباد!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے اعلیٰ کردار کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اللہ پاک کے حُقوق کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ بندوں کے حقوق کے بارے میں بھی بہت حسّاس تھے کیونکہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو معلوم تھا کہ بندوں کے حُقوقُ کا مُعاملہ اللہ کریم کے حقوق سے بھی زیادہ نازک ہے۔ آیئے! بندوں کے حقوق کا احساس کرنے کے بارے میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا دلچسپ واقعہ سنئے اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی سیرت پر عمل کرنے کی نیت کیجئے، چنانچہ

www.dawateislami.net

بچے سے معافی مانگی

ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بریلی شریف کی مسجد میں اعتکاف میں بیٹھے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ افطار کے بعد کھانا نہ کھاتے بلکہ صرف پان کھاتے تھے۔ جبکہ سحری کے وَقْت گھر سے صرف ایک چھوٹے سے پیالے میں فیرنی (Custard) یعنی ایک قسم کی کھیر جو دودھ، چینی اور چاولوں کے آٹے سے بنتی ہے وہ اور ایک پیالی میں چٹنی آیا کرتی تھی، وہ نوش فرمایا کرتے تھے۔ ایک دن شام کو پان نہیں آئے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی یہ پختہ عادت تھی کہ کھانے کی کوئی چیز طلب نہیں فرماتے تھے، چنانچہ خاموش رہے لیکن طبیعت میں ناگواری ضرور پیدا ہوئی۔ مغرب سے تقریباً 2 گھنٹے بعد ایک بچہ پان لایا، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسے ایک تھپڑ مار کر فرمایا: اتنی دیر میں لایا؟ لیکن بعد میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خیال آیا کہ اس بے چارے کا تو کوئی قصور نہ تھا، قصور تو دیر سے بھیجنے والے کا تھا۔

چنانچہ سحری کے بعد اُس بچے کو بلوایا جو شام کو پان دیر میں لایا تھا اور فرمایا: شام کو میں نے غلطی کی جو تمہارے تھپڑ مارا، دیر سے بھیجنے والے کا قصور تھا، لہٰذا تم میرے سر پر تھپڑ مارو اور ٹوپی اُتار کر اِصرار فرماتے رہے۔ اعتکاف میں بیٹھے لوگ یہ سن کر پریشان ہوگئے، وہ بچہ بھی بہت پریشان ہو کر کانپنے لگا۔ اس نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی: حضور! میں نے معاف کیا۔ فرمایا: تم نابالغ ہو، تمہیں معاف کرنے کا حق نہیں، تم تھپڑ مارو۔ مگر وہ مارنے کی ہمت نہ کر سکا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنا بکس (Box) منگوا کر مٹھی بھر پیسے نکالے اور وہ پیسے دکھا کر فرمایا: میں تم کو یہ دوں گا، تم تھپڑ مارو۔ مگر بے چارہ یہی کہتا

www.dawateislami.net

رہا، حضور! میں نے معاف کیا۔ آخرِ کار اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر بہت سے تھپڑ اپنے سَرِ مبارک پر لگائے اور پھر اس کو پیسے دے کر رُخصت کر دیا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے چاہنے والوں کو عَمَلی طور پر یہ بتادیا کہ چاہے کوئی کتنے ہی بڑے منصب (Post) پر فائز کیوں نہ ہو، اگر اس سے کسی کا دل دکھ جائے تو اسے معافی مانگنے میں ہر گز شرم محسوس نہیں کرنی چاہیے، کیونکہ حُقوقُ العباد کا معاملہ انتہائی نازک ہے۔ اس کی وجہ سے بہت سے گناہوں میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے جو دنیاوی اور اُخروی نقصانات کا باعث بن سکتے ہیں، مثلاً بندوں کے حُقوق اَدا نہ کرنے سے ہم کبیرہ گُناہ میں مبتلا ہو سکتی ہیں اور یہی دل دکھانے، حسد کرنے، دل میں دشمنی رکھنے اور دُشمنیاں کرنے جیسے کئی گُناہوں پر اُبھار سکتی ہے۔ ان گُناہوں میں پڑنے کے سبب غیبتوں، چغلیوں، تہمتوں، بدگمانیوں اور کئی کبیرہ گُناہوں کا دروازہ بھی کُھل جاتا ہے۔ جن کے حُقُوق ضائع کیے انہیں راضی کرنے کیلئے قیامت کے دن اپنی نیکیاں بھی دینی پڑ سکتی ہیں اور نیکیاں نہ ہونے کی صورت میں ان لوگوں کے گناہوں کا بوجھ اُٹھا کر جنَّت سے محروم ہو کر عبرت ناک اَنجام سے واسطہ پڑ سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور شفقت و خیر خواہی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرتِ

1 ... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۱۰۷ ملخصا

www.dawateislami.net

مبارَکہ کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دُعا مانگتے وَقْت اپنے رشتے داروں، دوستوں، محبت و عقیدت رکھنے والوں، مُریدوں اور دیگر مسلمانوں کیلئے دعا کرنے کا خُصوصی اہتمام فرماتے تھے۔ آیئے! اس کی چند مثالیں ملاحظہ کیجئے:

دُعا کے لئے فہرست بنائی

(1) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نمازِ فجر کے بعد اپنے اَوْراد و وَظائِف کے آخر میں اُن سب کے لئے نام لے کر دُعا فرمایا کرتے تھے۔ لوگ اِس بات کی آرزو رکھتے تھے کہ اُن کے نام بھی اِس فہرست میں شامل ہو جائیں۔

سب کے لئے دُعا کرتا ہوں

(2) حضرت سَیِّد ایّوب علی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دن میں بہت پریشان تھا، دُعا کا طالب ہوا تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دُعا فرمائی اور ساتھ ہی مجھے اور میرے بھائی سید قناعت علی سے ارشاد فرمایا: تم دونوں کا نام بھی میں نے دُعا کی فہرست میں شامل کر لیا ہے جو آہستہ آہستہ بہت لمبی ہو گئی ہے یہ تمام نام مجھے یاد ہیں، روزانہ سب کے لیے نام لے کر دُعا کرتا ہوں۔[1]

ماں باپ، استاد اور تمام مسلمانوں کے لئے دُعا کی اہمیت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرت اپناتے ہوئے نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنے ماں باپ اور تمام مسلمانوں کیلئے بھی

1 . . . فیضان اعلیٰ حضرت، ۱۸۰ ملخصا

www.dawateislami.net

دعا کرنی چاہیے۔

حضرت ابُو الشیخ اَصبہانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت ثابت بُنانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت کی: ہم سے ذکر کیا گیا ہے: ”جو شخص مسلمان مَردوں اور عورَتوں کے لیے بھلائی کی دعا کرتا ہے قیامت کے دن جب ان کی مجلسوں پر گزرے گا ایک کہنے والا کہے گا: یہ وہ ہے جو تمہارے لیے دُنیا میں بھلائی کی دعا کرتا تھا پس وہ اس کی شفاعت کریں گے اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کر کے اسے جنّت میں لے جائیں گے۔“ (فضائل دعا، ص۸۶ ملخصًا)

قرآنِ کریم میں مسلمانوں کیلئے دُعا کرنے کے بارے میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِؕ (پ۲۶، محمد: ۱۹)

تَرجَمۂ کنزالعرفان: اور اے حبیب! اپنے خاص غلاموں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو

حدیث میں ہے: رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک شخص کو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ (یعنی اے اللہ پاک! میری مغفرت فرما) کہتے سُنا، فرمایا: اگر سب مسلمانوں کو دُعا میں شامل کرتا تو تیری دُعا مقبول ہوتی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی محبّتِ اعلیٰ حضرت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا شمار اعلیٰ

1 ... ردّالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب: في الدعاء بغیر العربیۃ، ۲/۲۸۶

www.dawateislami.net

حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ سے سچّی محبت کرنے والوں میں ہوتا ہے جنہیں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی شخصیت اور آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے عِلْمی کارناموں نے بہت متاثر کیا ہے، یہی وجہ ہے کہ امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، امامِ اہلسنّت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی تعلیمات کے مُطابق دِینِ مَتین کی اِنتہائی شاندار انداز میں خدمات سَر انجام دے رہے ہیں۔ جس کا واضح ثُبوت آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تاثیر بھری تحریریں، سنتوں بھرے بیانات اور عِلْم وحکمت سے بھرپور مَدَنی مُذاکرے ہیں جو ترجَمۂ قرآن کنزالایمان، فتاویٰ رضویہ کے جُزئیات اور حدائقِ بخشش کے رِقّت وسوز سے بھرپُور اَشعار سے خوشبودار ہوتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِسی عقیدت ومحبت کا صدقہ ہے کہ اَمیرِ اَہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی زندگی کا پہلا رِسالہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی سیرت کے بارے میں لکھا، جس کا نام "تذکرۂ امام احمد رضا" رکھا اور یہ 25 صفر المظفر 1393 ہجری کو "یومِ رضا" کے موقع پر جاری کیا گیا۔

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ سے عقیدت کا اندازہ اس بات سے بھی اچھی طرح لگایا جاسکتا ہے کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے مَدَنی مذاکروں میں لوگوں کو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے طریقے پر قائم رہنے اور امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی کوئی بات سمجھ نہ آنے کی صورت میں اختلاف نہ کرنے کی تاکید فرماتے ہیں، جیسا کہ

ایک بار آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ارشاد فرمایا: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اَقْوَل (یعنی فرمان) پر ہماری عُقُول (یعنی عقلیں) قُربان۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا (ہر) اَقْوَل ہمیں قبول (ہے)۔ ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ

www.dawateislami.net

اللہ عَلَیْہ جو کہ اللہ پاک کے ولی، سچے عاشقِ رسول اور ہمارے متفقہ بزرگ ہیں، ان کی عقیدت کو دل کی گہرائی کے اندر سنبھال کر رکھنا بے حد ضروری (Necessary) ہے۔ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: **اَلْبَرَکَۃُ مَعَ اَکَابِرِکُمْ** یعنی برکت تمہارے بزرگوں کے ساتھ ہے۔[1] آپ میں سے اگر کسی کا میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ سے اختلاف کا معمولی سا بھی ذہن بننا شروع ہو جائے تو سمجھ لیجئے، **مَعَاذَ اللہ** آپ کی بربادی کے دِن شروع ہو گئے، لہٰذا فوراً ہوشیار ہو جایئے اور اختلاف کے خیال کو حَرفِ غلط کی طرح دماغ سے مِٹا دیجئے، فتاویٰ رضویہ شریف میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا بیان کردہ کوئی مسئلہ بالفرض آپ کا ذہن قبول نہ کرے تب بھی اس کے بارے میں عقل کے گھوڑے مت دوڑایئے بلکہ نہ سمجھ پانے کو اپنی عقل ہی کی کوتاہی (Lackness) تصور کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ اور خودداری!

حضرت مولانا سَیِّد ایّوب علی صاحب رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا بیان ہے: ایک صاحب نے (اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی بارگاہ میں) بدایونی پیڑوں (یعنی مٹھائی) کی ہانڈی پیش کی، آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے (ان سے) فرمایا: کیسے تکلیف فرمائی؟ انہوں نے کہا: سلام کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ سلام کا جواب دے کر کچھ دیر خاموش رہے اور پھر پوچھا: کوئی کام ہے؟ انہوں نے عرض کی کچھ نہیں، حضور! صِرف مزاج پوچھنے

1 . . . مستدرک، کتاب الایمان، باب البرکۃ مع اکابرکم، ۱/۲۳۸، حدیث: ۲۱۸

www.dawateislami.net

کے لیے آیا تھا۔ ارشاد فرمایا: عنایت و نوازش۔ اور کافی دیر خاموش رہنے کے بعد پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مخاطب ہو کر فرمایا، کچھ فرمایئے گا؟ انہوں نے پھر نَفی میں جواب دیا۔ اس کے بعد اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے وہ شیرینی مکان میں بھجوادی۔ اب وہ صاحب تھوڑی دیر بعد ایک تعویذ کی درخواست کرتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: میں نے تو آپ سے 3 بار پوچھا تھا مگر آپ نے کچھ نہیں بتایا، اچھا تشریف رکھئے اور اپنے بھانجے علی احمد خان صاحب (جو تعویذ دیا کرتے تھے) کے پاس سے تعویذ منگا کر ان صاحب کو عطا فرمایا اور ساتھ ہی حاجی کفایت اللہ صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اشارہ پاتے ہی مکان سے وہ مٹھائی کی ہانڈی منگوا کر سامنے رکھ دی۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے وہ مٹھائی ان الفاظ کے ساتھ واپس فرمادی کہ **"اس ہانڈی کو ساتھ لیتے جایئے، میرے یہاں تعویذ بکتا نہیں ہے۔"** انہوں نے بہت کچھ معذرت کی، مگر قبول نہ فرمایا، بالآخر بے چارے اپنی مٹھائی واپس لیتے گئے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعے سے معلوم ہوا! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ صرف رِضائے الٰہی کیلئے دِینی کاموں میں مخلوقِ خدا کی مدد فرمایا کرتے تھے اور اس کام کے بدلے کسی بھی قسم کا نذرانہ قبول نہیں فرماتے تھے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی رضائے الٰہی کے لئے حاجت مند اسلامی بہنوں کی مدد و خیر خواہی کریں، ان کے کام آئیں اور ان کی ضرورتوں کو حتّی الامکان پورا کرنے کی بھرپور کوشش کیا کریں۔ مخلوقِ خدا کی خیر خواہی اور ہمدردی کا جذبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

1 . . . حیاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۹۲ ملخصا

www.dawateislami.net

فیضانِ اعلیٰ حضرت سے مالا مال عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں گھول گھول کر پلایا جاتا ہے، لہٰذا آپ بھی اس مَدَنی ماحول سے مضبوطی کے ساتھ وابستہ رہئے اور دعوتِ اسلامی کے ساتھ خدمتِ دین کے کاموں میں مشغول ہو کر اپنی قبر و آخرت سنوار یئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی سیرت کا ایک روشن باب یہ بھی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کثیر مصروفیات کے باوجود جماعت سے نماز پڑھا کرتے تھے، حتّٰی کہ بیماری کی حالت میں بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نماز کی جماعت تک بھی نہیں چھوڑتے تھے۔ ہمیں چونکہ جماعت سے نماز پڑھنے کی اجازت نہیں ہے تو ہمیں اپنے گھر میں نماز کی پابندی کرنی چاہیئے اور اپنے محارم کو جماعت سے نماز پڑھنے کی ترغیب دلائیں۔ آیئے! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی جماعت کی پابندی کے حوالے سے ایمان افروز واقعہ سنئے اور اور اپنے محارم کو جماعت سے نماز پڑھنے کی ترغیب دلانے کی نیت کیجئے، چنانچہ

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اور نمازِ باجماعت کی پابندی

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاؤں کا انگوٹھا پک گیا تھا، اُن کے خاص جرّاح (Surgeon) (یعنی زخموں اور پھوڑے پُھنسیوں کا علاج کرنے والے ڈاکٹر) نے اِس انگوٹھے کا آپریشن کیا، پٹّی (Bandage) باندھنے کے بعد انہوں نے عرض کی: حضور! اگر حرکت نہ کریں گے تو یہ زخم دس(10) بارہ(12) روز میں ٹھیک ہو جائے گا ورنہ زیادہ

www.dawateislami.net

وقت لگے گا، وہ یہ کہہ کر چلے گئے، یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ مسجد کی حاضری اور جماعت کی پابندی چھوڑ دی جائے۔ جب ظہر کا وَقْت آیا تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے وُضو کیا، کھڑے نہ ہو سکتے تھے تو بیٹھ کر باہر دروازے تک آگئے، لوگوں نے کُرسی پر بٹھا کر مسجد میں پہنچا دیا اور اسی وَقْت محلے اور خاندان والوں نے یہ طے کیا کہ ہر اذان کے بعد ہم سب میں سے چار(4) مضبوط آدمی کرسی لے کر حاضر ہو جایا کریں گے اور پلنگ سے ہی کُرسی پر بٹھا کر مسجد کی محراب کے قریب بٹھا دیا کریں گے۔ یہ سلسلہ تقریباً ایک ماہ تک بڑی پابندی سے چلتا رہا۔ جب زخم اچھا ہو گیا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خود چلنے کے قابل ہو گئے تو یہ سلسلہ ختم ہوا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نماز تو نماز، جماعت کا چھوڑنا بھی بلا عُذرِ شرعی شاید کسی صاحب کو یاد نہ ہو گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فکرِ اعلیٰ حضرت اور دعوتِ اسلامی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی، عِلْمِ دین کو پھیلانے اور دِینِ متین کی خدمت کرنے میں اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے تحریر کردہ روشن اُصولوں پر عمل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ آیئے! وہ اُصول اور ان کی روشنی میں عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کی مختصر اًدِینی خدمات ملاحظہ کیجئے:

(1) فرمانِ اعلیٰ حضرت: عظیمُ الشّان مدارِس کھولے جائیں جن میں تعلیم کا

1 . . . فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۱۳۶ ملخصا

www.dawateislami.net

باقاعدہ سلسلہ ہو۔

(2) فرمانِ اعلیٰ حضرت: عمدہ کارکردگی پر مُدَرِّسوں (مُعَلِّمات) کو بھاری تنخواہیں دی جائیں تاکہ جان توڑ کر کوشش کریں۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ اس اُصول پر عمل کرتے ہوئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی جامعات المدینہ اور مدارس المدینہ کی معلمات کو ماہانہ بہترین تنخواہ پیش کرنے کے ساتھ ساتھ بونس اور مقررہ چھٹیاں نہ کرنے کی صورت میں ہر چھ مہینے بعد ان چھٹیوں کی رقم بھی پیش کرتی ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ ممتاز، بہتر اور مناسب دَرَجہ بندی کے اعتبار سے سالانہ اضافہ بھی کیا جاتا اور طے شدہ مدّت کے حساب سے گریڈ اور تنخواہ میں بھی اضافہ کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مجلس طِبّی علاج کے تحت معلمات کو فری میڈیکل کی سہولت بھی فراہم کی جاتی ہے۔

(3) مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کے حمایتِ مذہب میں مضامین تمام ملک میں بہ قیمت وبلا قیمت روزانہ یا کم از کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔[1]

اَلْحَمْدُلِلّٰہ دعوتِ اسلامی "مَدَنی چینل" اور "آئی ٹی" کے ذریعے الیکٹرانک میڈیا جبکہ دیگر کتب ورسائل چھاپنے کے ساتھ ساتھ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی اِشاعت کی صورت میں پرنٹ میڈیا کے ذریعے فکرِ رضا کو عام کرنے میں مصروف ہے۔ اللہ کریم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے طفیل عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... فتاویٰ رضویہ، ۲۹/ ۵۹۹ ملخصا

www.dawateislami.net

مطالعہ کرنے کے مَدَنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! مطالعہ کرنے کے بارے میں چند اہم باتیں سنتی ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) ارشاد فرمایا: بے شک عِلْم سیکھنے سے آتا ہے۔[1] (2) ارشاد فرمایا: دنیا لعنتی ہے، اللہ پاک کے ذِکْر، اس کے دوست اور دینی عِلْم پڑھنے اور پڑھانے والے کے علاوہ اس کی ہر چیز بھی لعنتی ہے۔[2] ☆مُطالَعہ اِیمان کی مضبوطی کا باعث ہے۔[3] ☆مُطالَعہ کرنے سے عِلْم بڑھتا ہے۔[4] ☆مُطالَعہ ربِّ کریم کی پہچان کا ذریعہ ہے۔[5] ☆مُطالَعہ کرنے سے کائنات میں غور و فکر کرنے کا ذہن بنتا ہے۔[6] ☆مُطالَعہ کرنے سے عقل میں اضافہ ہوتا ہے۔[7] ☆مُطالَعہ انسان کی دینی و دنیاوی دونوں ترقیوں کا سبب بنتا ہے۔[8] ☆مُطالَعہ طبیعت میں چُستی، نگاہوں میں تیزی اور ذہن و دماغ کو تازگی عطا کرتا ہے۔[9] ☆ایسی کتب، رسائل اور اخبارات سے ہمیشہ دور رہیے جو ایمان کے لئے زہرِ قاتل، حیا

1... کنز العمال، کتاب العلم، باب العلم والمتعلم من الاکمال، جز ۱۰، ۱۰۴/۵، حدیث: ۲۹۲۵۲

2... تِرمِذی، کتاب الزھد، باب: ۱۴، ۱۴۴/۴، حدیث: ۲۳۲۹

3... مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص۱۶

4... مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص۱۷

5... مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص۱۸

6... مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص۱۸

7... مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص۱۹

8... مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص۱۹

9... مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص۱۹ ملخصا

www.dawateislami.net

ختم کرنے اور اخلاق تباہ کرتے ہوں۔[1] ☆اپنے بزرگوں کے حالات جاننے اور ان کی پیروی کرنے کے لئے ان کی سیرت پر مُشْتَمِل کتب کا مُطالَعہ بھی ضروری ہے۔[2] ☆امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تم کوئی عِلْم حاصل کرنے لگو یا مُطالَعہ کرنا چاہو تو بہتر ہے کہ تمہارا عِلْم و مُطالَعہ نفس کو پاک کرنے اور دل کی اصلاح کا باعث ہو۔[3] ☆قوتِ حافظہ کے لئے جہاں اور دوائیں استعمال اور وظائف کئے جاتے ہیں وہیں ایک دوا مُطالَعہ بھی ہے۔[4] ☆کوشش کیجئے کہ کتاب ہر وَقْت ساتھ رہے کہ جہاں موقع ملے کچھ نہ کچھ مُطالَعہ کرلیا جائے اور کتاب کی صحبت بھی ملے۔[5] ☆مُطالَعہ کرنے کے بعد تمام مطالعے کو اِبتدا سے اِنتہا تک سرسری نظر سے دیکھا جائے اور اس کا ایک خلاصہ اپنے ذہن میں نقش کرلیا جائے۔[6] ☆اپنا اِحْتِساب کرنا بھی فائدہ مند ہے کہ مجھے اس مطالعے سے کیا حاصل ہوا اور کون سا مواد ذہن نشین ہوا اور کون سا نہیں۔[7] ☆کسی بات کو یاد کرنے کے لیے آنکھیں بند کرکے یادداشت پر زور دینا مفید ہے۔[8] ☆جو مُطالَعہ کریں اُسے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اپنے بچوں، اسلامی بہنوں اور محارم رشتہ داروں سے بیان کریں اس طرح بھی معلومات کا ذخیرہ کافی مدّت تک دماغ میں

1 ... مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص۲۹
2 ... مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص۳۳
3 ... مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص۳۲
4 ... مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص۳۶
5 ... مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص۳۶
6 ... مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص۱۱۲
7 ... مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص۱۱۲
8 ... مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص۱۱۷

www.dawateislami.net

محفوظ رہے گا۔ ☆جو کچھ پڑھیں اس کی دہرائی (Repeat) کرتی رہیں۔[1] ☆امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدَنی مذاکروں میں عِلْمِ دین کے رنگ برنگے مَدَنی پھول ارشاد فرماتے ہیں، ان مَدَنی مذاکروں کی بَرَکت سے اپنے عِلْم پر عمل کرنے، اسے دوسروں تک پہنچانے اور مزید مُطالَعہ کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔[2]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص ۱۱۲

2 . . . مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص ۱۱۵

www.dawateislami.net

بیان:7 ہر مُبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: حَیْثُ مَا كُنْتُمْ فَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِیْ یعنی تم جہاں بھی رہو مجھ پر دُرودِ پاک پڑھا کرو کیونکہ تمہارا دُرود مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی و بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم

---

1 ... معجمِ کبیر، ۸۲/۳، حدیث: ۲۷۲۹

2 ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مُحدِّثینِ کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن وہ مُقدّس ہستیاں ہیں جن کی شان و عظمت اور مقام و مرتبہ بہت ہی بلند و بالا ہے، ان حضرات نے عِشْقِ رسول کے جذبے سے سرشار ہو کر اپنی ساری زندگی حدیثِ پاک کی تَرْوِیج و اِشاعت میں گزار دی۔ اِن بُزرگ ہستیوں میں جو مقام و مرتبہ حضرت مشہور مُحدِّث محمد بن اسماعیل المعروف امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو نصیب ہوا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ چونکہ شَوَّالُ الْمُکَرَّم کے مبارک مہینے میں آپ کی پیدائش ہوئی تھی اور اِسی مہینے میں آپ کا عُرسِ مبارک بھی ہے۔ لہٰذا اِسی مُناسَبَت سے آج ہم آپ کا مختصر تعارُف اور آپ کی سیرت کے مُختلِف پہلوؤں کے بارے میں سنیں گی۔ آیئے! پہلے آپ کے ذوقِ عبادت پر مُشْتَمِل ایک ایمان افروز واقعہ سن کر اپنے اندر ذَوقِ عبادت کو بیدار کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ چنانچہ

امام بُخاری کا ذوقِ عبادت

ایک مرتبہ حضرت امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو آپ کے بعض شاگردوں نے

www.dawateislami.net

دعوت دی تو آپ دعوت میں تشریف لے گئے۔ جب نمازِ ظُہر کا وَقْت ہوا تو آپ نے نماز پڑھی، پھر نوافِل شُروع فرمادیئے، جب فارغ ہوئے تو قمیص کا ایک کنارہ اُٹھاتے ہوئے کسی سے کہا: دیکھو! میری قمیص کے اندر کیا چیز ہے؟ دیکھا تو ایک زہریلا کیڑا تھا جس نے سولہ (16) یا سترہ (17) جگہوں پر ڈنک مارا تھا، جس کے سبب آپ کا جِسْم سُوج چکا تھا۔ لوگوں نے کہا: جب اِس نے پہلا ڈنک مارا تھا تو آپ اُسی وَقْت نماز سے باہر کیوں نہ ہوئے؟ فرمایا: میں نے ایک سُورت شُروع کر رکھی تھی، دل نے چاہا کہ وہ پُوری ہو جائے (تو پھر سلام پھیروں گا)۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ چونکہ مُحَدِّث تھے، مُحَدِّث کسے کہتے ہیں آیئے سنتی ہیں۔ چنانچہ

مُحَدِّث کی تعریف

جو احادیثِ نَبَوِی میں مصروف و مشغول ہو اُسے مُحَدِّث کہا جاتا ہے۔[2]

ولادَت و سِلسلۂ نسب

حضرت امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ولادت مشہور شہر بُخارا میں 13 شوّال 194 ہجری بروز جمعہ بعد نمازِ عَصْر ہوئی۔ آپ کا نام محمد اور کُنْیَت ابُوعَبْدُاللّٰہ ہے۔ آپ کا سِلْسِلۂ نَسب یہ ہے: محمد بن اِسماعیل بن اِبراہیم بن مُغِیرہ۔ آپ کے پَردادا مُغِیرہ کھیتی

1 ... تاریخ بغداد، رقم ۴۲۴، محمد بن اسماعیل، ۲/ ۱۳

2 ... نزھۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر، ص ۴۱

www.dawateislami.net

باڑی کرنے والے اور غیر خدا کی عبادت کرنے والے تھے لیکن بعد میں حاکمِ بُخارا **"یَمان جُعْفِیْ"** کے ہاتھ پر اسلام لائے۔[1] امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تقریباً باسٹھ (62) سال کی عُمْر پائی اور (یکم شَوّال) 256ھ ہجری بروز ہفتہ عِیْدُ الْفِطْر کی رات بیماری کی حالت میں وِصال فرمایا۔[2]

اَلقابات

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن فِی الْحَدِیْث، حافِظُ الْحَدِیْث، مُحَدِّث، مُفْتِی، حِبْرُ الْاِسْلام وغیرہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مشہور اَلقابات ہیں۔

امام بخاری کے اساتذہ کی تعداد

امام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اساتذۂ کرام کی تعداد ایک ہزار اَسّی (1080) ہے۔[3]

شاگردوں کی تعداد

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اِنتقال فرمایا (تو) نَوّے ہزار (90،000) شاگرد مُحَدِّث (عِلْمِ حدیث کے جاننے والے) چھوڑے۔[4]

والدِ محترم کا مختصر تعارُف

امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والدِ ماجِد زَبَرْدَست عالِمِ دین تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

1 . . . اشعۃ اللمعات، ۱/۱۴۰

2 . . . اشعۃ اللمعات، ۱/۱۴۶-ارشاد الساری، ترجمۃ الامام بخاری، ۱/۵۶-۵۵ ملتقطا

3 . . . نزہۃ القاری، ۱/۱۱۹

4 . . . ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۲۳۸

www.dawateislami.net

امام بُخاری کے اُستاذ حضرت عَبْدُ اللہ بِن مبارَک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صحبت میں رہتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ روایت کرنے والے اور عِلْمِ حدیث کے جاننے والے تھے۔ آپ حضرت عَبْدُ اللہ بن مبارَک، حضرت امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہما، اِن کے شاگردوں اور اُس زمانے کے عِلْمِ حدیث جاننے والوں سے روایت کرتے تھے۔ آپ کی دعائیں بہت زیادہ قبول ہوتی تھیں۔ بارگاہِ الٰہی میں عَرْض کرتے کہ میری سب دعائیں دنیا ہی میں نہ قَبول کرلے کچھ آخرت کے لئے رہنے دے، حلال کھانے کے ایسے پابند تھے کہ حرام تو حرام مشکوک چیزوں سے بھی بچتے تھے، یہاں تک کہ وِصالِ کے وَقْت فرمایا: میرے پاس جتنا بھی مال ہے اُس میں ایک دِرْہم بھی شک وشبہے والا نہیں ہے۔[1]

امام بُخاری کی بینائی کا لَوٹ آنا

امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ابھی چھوٹی عمر کے تھے کہ آپ کے والِدِ ماجِد کا اِنتقال ہوگیا اور پھر پرورِش کی تمام تر ذِمَّہ داریاں آپ کی والِدۂ ماجِدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا نے سنبھالیں۔ بچپن میں امام بُخاری کی آنکھوں کی روشنی چلی گئی اور آپ نابینا ہوگئے۔ والِدۂ ماجِدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا اِس صَدمے سے روتی رہتیں اور گڑگڑا کر دعا مانگا کرتیں۔ ایک رات سوتے میں قسمت کا سِتارہ چمک اُٹھا، دل کی آنکھیں کُھل گئیں، خواب میں دیکھا کہ حضرت اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے ہیں اور فرمارہے ہیں کہ **"تم اپنے بیٹے کی آنکھوں کی روشنی کی واپسی کیلئے دعائیں مانگتی رہتی ہو۔ مبارَک ہو کہ تمہاری کی دعا قبول ہوچکی ہے، اللہ پاک نے تمہارے بیٹے کی آنکھوں کی روشنی بحال فرمادی**

1 ... نزہۃ القاری، ۱/۱۰۷ ملخصا

www.dawateislami.net

ہے۔ "جب صُبح ہوئی تو دیکھا کہ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی آنکھیں روشن ہو چکی تھیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ اللہ کریم نے ماں کی دُعا میں کیسی تاثیر رکھی ہے کہ ماں جب اپنی اَولاد کے حق میں دُعا کرتی ہے تو ربِّ کریم اُس کے اُٹھے ہوئے ہاتھوں کی لاج رکھتا اور اَولاد کے حق میں اُس کی دُعا قبول فرماتا ہے۔ **ماں** وہ مہربان ہستی ہے جو اَولاد کے لئے رو رو کر دُعائیں کرتی ہے، **ماں** کی دُعا جنّت میں لے جاتی ہے، **ماں** کی دُعا ربِّ کریم کا فرمانبردار بناتی ہے، **ماں** کی دُعا بُرائیوں سے بچاتی ہے، ماں کی دُعا اَولاد کو **مقامِ وِلایت** تک پہنچا دیتی ہے، **ماں** کی دُعا اَولاد کی قسمت سَنوار دیتی ہے، **ماں** کی دُعا اَولاد کے حق میں قبول ہوتی ہے، **ماں** کی دُعا کامیابیاں دِلاتی ہے، **ماں** کی دُعا رَحمت اُترنے کا سبب ہے، **ماں** کی دُعا گناہوں کی مُعافی کا ذَرِیعہ ہے، **ماں** کی دُعا کی بَرَکت سے ربِّ کریم اَولاد سے مصیبتوں اور آزمائشوں کو ٹال دیتا ہے۔ اللہ کریم ہمیں اپنی ماں کی خدمت کرنے، ان کی فرمانبرداری کرنے، انہیں راضی رکھنے اور ان سے دعائیں لینے والے کام کرنے کی توفیق و سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر ہم مُحَدِّثِین کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سیرت کا جائزہ لیں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ اِن حضرات نے عِلْمِ حدیث حاصل کرنے اور اَحادیثِ رسول کا فیضان عام کرنے کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دیا، یہاں تک کہ

1 . . . تفہیم البخاری، ۱/۴ ماخوذا

www.dawateislami.net

اِس راہ میں اپنے گھر بار کو خَیر آباد کہہ کر دُور دراز ملکوں اور شہروں کا سفر طے کیا۔ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بھی مُحَدِّثِین کِرام کے نَقْشِ قدم پر چلتے ہوئے اِسی مقصَد کی خاطر اپنا وطن چھوڑا، دُور دراز شہروں کا سفر اِختیار کیا اور انتہائی کم عُمْر میں ہی علمِ حدیث میں کے ماہر بن گئے۔ آیئے! آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے شَوقِ عِلْم کی چند جھلکیاں مُلاحَظہ کیجئے۔ چنانچہ

زمانۂ تعلیم

امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جب دس(10) سال کے ہوئے تو اِبتدائی اور ضروری تعلیم حاصل کر چکے تھے۔ اللہ پاک نے آپ کے دل میں عِلْمِ حدیث حاصِل کرنے کا شوق پیدا کیا تو آپ نے ''بُخارا'' میں (عِلْمِ حدیث حاصل کرنے کے لئے ایک مَدْرَسے میں) داخِلہ لے لیا، عِلْمِ حدیث اِنتہائی محنت سے حاصِل کیا، سولہ (16) سال کی عمر میں آپ اپنے بڑے بھائی اور والدہ کے ساتھ حج کرنے کے لئے مکے مدینے میں حاضر ہوئے۔ والدہ اور بھائی تو حج سے فارغ ہونے کے بعد واپسی وطن آگئے مگر آپ مزید عِلْم حاصل کرنے کے لئے وہیں رہے اور اٹھارہ (18) سال کی عمر میں آپ نے وہیں پر ہی ایک کتاب تصنیف فرمائی۔[1]

حُصولِ عِلْم کے لئے سفر

امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے چھ (6) سال حِجازِ مُقَدَّس (یعنی عَرَب شریف کا وہ حِصّہ جس میں مکۂ پاک، مدینۂ پاک اور طائف کے علاقے شامل ہیں) میں رہ کر خوب عِلْمِ دین حاصِل کیا۔ عِلْمِ دین حاصل کرنے کے لئے آپ نے کئی سفر اِختیار کئے، 2 مرتبہ

1... تذکرۃ المحدثین، ص۱۵۹ ملخصا

www.dawateislami.net

شام، مِصر اور جزیرہ، 4 مرتبہ بَصرہ اور کئی دفعہ (عِراق کے شہر) کُوفہ اور بغداد بھی تشریف لے گئے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک اپنے بندوں کو جن نعمتوں سے نوازتا ہے، اُن میں سے ایک یاد رکھنے والی قوّت **قوتِ حافظہ** کی نعمت بھی ہے۔ جس کے ذریعے انسان دنیا بھر کی معلومات کو اپنے دماغ کی میموری (Memory) میں آسانی سے محفوظ کر لینے پر قدرت پالیتا ہے اور اِس سے بھرپور فائدہ اٹھاتا ہے۔ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا شمار بھی اُنہی خوش نصیبوں میں ہوتا ہے، جنہیں اللہ پاک نے یاد رکھنے والی قوّت کی نعمت سے سَرفراز فرمایا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بارگاہِ الٰہی سے ملنے والی اس شاندار نعمت اور بے مثال ذہانت کے ذریعے ہزاروں احادیثِ مبارَکہ کو اپنے دل و دماغ میں محفوظ کر لیا تھا۔ آیئے! آپ کی قوتِ حافظہ کی چند دلنشین جھلکیاں سنتی ہیں۔ چنانچہ

ایک ہزار احادیث زبانی سنانا

ایک مرتبہ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ (خُراسان کے ایک مشہور شہر) بلخ تشریف لے گئے، لوگوں نے آپ سے حدیث سُنانے کی فرمائش کی تو آپ نے ایک ہزار (1000) احادیثِ مبارَکہ زبانی بیان فرمادیں۔[2]

1...سیر اعلام النبلاء، رقم ۲۱۳۶، ابو عبداللہ البخاری... الخ، ۱۰/۲۸۵ ملخصا

2...سیر اعلام النبلاء، رقم ۲۱۳۶، ابو عبداللہ البخاری... الخ، ۱۰/۲۸۹

www.dawateislami.net

کم وقت میں زیادہ احادیث یاد کرنا

حضرت محمد بن اَبی حاتِم اور حضرت حاشِد بن اِسماعیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِما بیان کرتے ہیں: امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ چھوٹی عُمْر میں ہمارے ساتھ حدیث کے لئے شہر بَصرہ کے علمائے کرام کی خدمت میں حاضِر ہوتے تھے، امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے علاوہ ہم تمام ساتھی اَحادیث کو محفوظ کرنے کے لئے تحریر کرلیتے تھے۔ سولہ دن گزر جانے کے بعد ایک روز ہم نے امام بُخاری کو ڈانٹا کہ تم نے اَحادیث محفوظ نہ کرکے اتنے دنوں کی محنت ضائع کردی۔ یہ سُن کر آپ نے ہم سے کہا: اچھا تم اپنے تحریری صَفْحات لے آؤ، چنانچہ ہم اپنے اپنے صَفْحات لے آئے، آپ نے اَحادیث سُنانی شروع کردیں، یہاں تک کہ آپ نے پندرہ ہزار (15000) سے زیادہ اَحادیث بَیان کر ڈالیں، جنہیں سُن کر ہمیں یُوں گمان ہوتا تھا کہ گویا ہمیں یہ روایات آپ نے ہی لکھوائی ہیں۔[1]

ستّر ہزار حدیثوں کے حافِظ

ایک مرتبہ حضرت سُلَیمان بن مجاہِد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حضرت محمد بن سلام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضِر ہوئے تو حضرت محمد بن سلام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حضرت سُلَیمان بن مجاہِد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے فرمایا: اگر آپ کچھ دیر پہلے آجاتے تو میں آپ کو وہ بچہ دکھاتا جس کو ستّر ہزار (70,000) حدیثیں یاد ہیں۔ یہ حیرت میں مبتلا کرنے والی بات سُن کر حضرت سُلَیمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے دل میں امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے ملاقات کا شَوق پیدا ہوا۔ چنانچہ حضرت محمد بن سلام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی بارگاہ سے فارغ ہونے کے بعد

1 ... ارشاد الساری، ترجمۃ الامام بخاری، ۱/۵۹

www.dawateislami.net

حضرت سُلَیمان بن مجاہِد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو تلاش کرنا شروع کر دیا، جب (امام بُخاری سے) ملاقات ہوئی تو حضرت سُلَیمان بن مجاہِد نے کہا: کیا سَتَّر ہزار (70,000) اَحادیث کو یاد کرنے والے آپ ہی ہیں؟ یہ سُن کر امام بُخاری نے عَرض کی: جی ہاں! مجھے تو اِس سے بھی زیادہ اَحادیث یاد ہیں اور جن صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور تابِعین سے میں حدیث رِوایت کرتا ہوں اُن میں سے اکثر کی تاریخِ پیدائش، رہائش اور تاریخِ وِصال کو بھی میں جانتا ہوں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ! آپ نے سُنا کہ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا حافظہ کتنا مضبوط تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بچپن ہی میں نہ صِرْف سَتَّر ہزار (70,000) سے زائد اَحادیثِ کریمہ کو یاد کر لیا تھا بلکہ اُن حدیثوں کو روایت کرنے والے اکثر بُزرگوں کی تاریخِ پیدائش، رہائش اور تاریخِ وِصال کو بھی یاد کر لیا، بِلاشُبہ یہ اللہ پاک کے خاص فَضْل و اِحسان اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خصوصی فیضان کا کمال تھا کہ لوگ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی یاد رکھنے والی قوّت کی تعریف کیا کرتے تھے، جبکہ آج ہمارے حافظے کمزور (Weak) ہوتے جا رہے ہیں، ہمیں تو گزرے ہوئے کل کی معمولی باتیں بھی یاد نہیں رہتیں، عیسوی مہینے اور اُن کی تاریخیں تو یاد رہتی ہیں مگر افسوس! چاند کے مہینوں اور اُن کی تاریخوں سے بے خبر رہتی ہیں، چیزوں کے حِساب کتاب میں اکثر پریشانی کا شکار ہو جاتی ہیں، نمازوں کی رَکْعات کے بارے میں شُکُوک و شُبُہات میں مُبْتَلا ہو جاتی ہیں کہ کتنی پڑھ لیں اور کتنی باقی رہ گئیں، کسی کِتاب یا رِسالے کو کئی کئی بار پڑھ لینے کے باوُجود

1 ... ارشاد الساری، ترجمۃ الامام البخاری، ۱/ ۵۹

www.dawateislami.net

بھی اُس کے مَضامین یا مسائل ہمارے دل و دماغ میں محفوظ نہیں ہو پاتے۔ بہر حال اگر آپ اپنے حافظے کو مضبوط بنانا چاہتی ہیں، بُھولنے کی بیماری سے نجات پانا چاہتی ہیں، حافظے کو مضبوط بنانے کے طریقے جاننا چاہتی ہیں اور بُھولنے کی بیماری پیدا کرنے والے اَسباب کے بارے میں معلومات حاصِل کرنا چاہتی ہیں تو اِس کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کِتاب **"حافظہ کیسے مضبوط ہو؟"** کا مُطالَعہ فرمایئے۔

حافظہ مضبوط کرنے کا آسان وظیفہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْكَامِلِ وَعَلٰى اٰلِهٖ كَمَا لَا نِهَايَةَ لِكَمَالِكَ وَعَدَدَ كَمَالِهٖ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اس دُرودِ پاک کی فضیلت نقل فرماتے ہیں: اگر کسی شخص کو نسیان یعنی بھول جانے کی بیماری ہو تو وہ مغرب اور عشاء کے درمیان اس دُرودِ پاک کو کثرت سے پڑھے، اِنْ شَآءَ اللہ حافظہ قوی ہو جائے گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عموماً دیکھا گیا ہے کہ جب کوئی اپنے کسی کارنامے کے سبب مشہور ہو جائے تو وہ اپنے آپ کو **"کچھ"** سمجھنے لگتی ہے، دوسروں کو حَقارت کی نظر سے دیکھتی ہے، اپنے کام کاج اپنے ہاتھوں سے کرنے میں شرم اور ذِلّت محسوس کرتی ہے، دُنیوی حِرص و لالچ اور مزید شہرت کا بُھوت اُس پر سُوار ہو جاتا ہے اور وہ دُنیوی لذّات میں ڈوب کر فِکرِ آخرت سے غافِل ہو جاتی ہے۔ لیکن

---

1 . . . مدنی پنج سورہ، ص۱۶۹

www.dawateislami.net

قُربان جایئے امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پر! لاکھوں حدیثیں یاد کر لینے کے باوُجود غُرور و تکبُّر کو کبھی اپنے قریب بھی بھٹکنے نہ دیا، عاجِزی و اِنکساری کا دامن تھامے رکھا، عَمَلی طور پر سادگی اپنائی اور دورانِ طالبِ عِلْمی سے ہی زُہد و قَناعت کو اِختیار کر لیا۔ چنانچہ

امام بُخاری کی عاجزی و انکساری

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شاگردِ خاص محمد بن حاتِم وَرَّاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ امام بُخاری بُخارا کے قریب مسافروں کے ٹھہرنے کا مکان بنا رہے تھے۔ خدمت کرنے والے اور عقیدت مَند حضرات بھی آپ کے ساتھ تھے مگر اِس کے باوُجود آپ اپنے ہاتھوں سے اِینٹیں اُٹھا اُٹھا کر دیوار میں لگا رہے تھے۔ میں نے آگے بڑھ کر کہا: آپ رہنے دیجئے یہ اینٹیں میں لگا دیتا ہوں۔ اِرْشاد فرمایا: قِیامت کے دن یہ عمل مجھے فائدہ دے گا۔[1]

سُوکھی روٹی تناول کرتے

امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے طلبِ عِلْم کے دوران بسا اوقات سُوکھی گھاس کھا کر بھی وَقْت گزارا۔ کبھی کبھار ایک دن میں عام طور پر صِرْف دو یا تین بادام کھایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ بیمار پڑ گئے، حکیموں نے بتلایا کہ سُوکھی روٹی کھا کھا کر اِن کی اَنتڑیاں سُوکھ چکی ہیں۔ اُس وَقْت آپ نے بتایا کہ آپ 40 سال سے خُشک روٹی کھا رہے ہیں اور اِس عَرْصے میں سالن کو بالکل بھی ہاتھ نہیں لگایا۔[2]

1...ارشاد الساری، ترجمۃ الامام بخاری، ۱/۶۵

2...تذکرۃ المحدثین، ص۱۸۲

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ اللہ والوں میں عِلْمِ دین حاصل کرنے کا کیسا زَبَردَست مَدَنی جَذبہ ہوا کرتا تھا جو سالن کے بغیر سُوکھی روٹی کھا کر بھی اِنتہائی ذَوق و شَوق کے ساتھ عِلْمِ دین سیکھنے میں مشغول رہا کرتے تھے۔ جبکہ آج ہمارا معاشرہ دُنیوی عُلوم و فُنون کی ڈگریوں اور مال جمع کرنے کی خاطِر دن رات مصروفِ عمل دکھائی دیتا ہے۔ مگر دِینی مدارِس و جامِعات میں بہترین اور مفت سہولیات کے باوُجود پڑھنے والوں کی تعداد اِنتہائی کم نظر آتی ہے اور حال یہ ہے کہ بہت سے لوگ شریعت کے بنیادی فرائض و واجبات سے غافل نظر آتے ہیں۔ عِلْمِ دین سیکھنا صِرْف کسی ایک خاص گِروہ کا کام نہیں بلکہ اپنی ضرورت کے مطابِق عِلْم سیکھنا ہر مسلمان پر فَرْض ہے۔ لیکن نہایت افسوس کی بات ہے کہ آج ہم علمِ دِین سے بہت دُور ہو چکی ہیں۔ چالیس (40) سال نماز پڑھنے کے باوُجود حال یہ ہے کہ کسی کو وُضو کرنا نہیں آتا تو کسی کو غُسْل کا طریقہ معلوم نہیں، کوئی نماز کے فرائض کو صحیح طریقے سے ادا نہیں کرتی تو کوئی واجبات نہیں جانتی، کسی کی قراءت دُرُست نہیں تو کسی کا سجدہ غلط ہے۔ یہی حال دیگر عبادات کا ہے خُصوصاً جن اسلامی بہنوں نے حج کیا ہو اُن کو معلوم ہے کہ حج میں کس قدر غَلَطیاں کی جاتی ہیں۔ اِن میں اکثریت اُن خواتین کی ہوتی ہے جو یہ کہتی نظر آتی ہیں کہ بس حج کے لئے چلے جائیں جو کچھ لوگ کر رہے ہوں گے وہی ہم بھی کرلیں گے۔ جب عبادات کا یہ حال ہے تو دیگر فَرْض عُلوم کا حال کیا ہو گا؟ یُونہی حَسَد، بُغْض، کِینہ، تکبُّر، غِیبَت، چُغلی، بُہتان اور نہ جانے کتنے ایسے اُمور ہیں جن کے بارے میں جاننا فَرْض ہے۔ لیکن ایک تعداد کو اِن کی تعریفیں بلکہ اِن کی فَرْضِیَّت تک کا عِلْم نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں ہمیں چاہیے کہ خود

www.dawateislami.net

بھی عِلْمِ دین سیکھیں اور دوسروں کو بھی عِلْمِ دین سیکھنے کی ترغیب دلائیں۔ اگر تمام والِدین اپنی اَوْلاد کو، تمام معلمات اپنی طالبات کو عِلْمِ دین کی طرف لگا دیں تو کچھ ہی عرصے میں ہر طرف عِلْمِ دین کا دَور دورہ ہو جائے گا اور لوگوں کے مُعامَلات خُود بخود شریعت کے مطابق ہوتے جائیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَحادیثِ مُبارکہ کی تَعْظِیم

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا شُمار اُن باکمال ہستیوں میں ہوتا ہے جو ادب و تعظیم کے پیکر اور سچے عاشقِ رسول تھے۔ آپ نے ادب و تعظیم کا دامن تھام کر عشقِ مُصْطَفٰے کے گہرے سَمُنْدَر میں ڈوب کر لاکھوں احادیثِ کریمہ میں سے **"صحیح بُخاری"** کی صورت میں صحیح ترین احادیثِ مبارَکہ کا قیمتی خزانہ جمع کر کے اُمّتِ سَرکار کو عطا فرمایا۔ آیئے! اِس مبارَک کتاب کی شان و عظمت سُنئے اور جُھومئے۔ چنانچہ

امام بُخاری کا حدیث لکھنے کا انداز

امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں نے **"صحیح بُخاری"** میں تقریباً چھ ہزار (6000) احادیث ذِکْر کی ہیں، ہر حدیث کو لکھنے سے پہلے غُسْل کرتا، دو رکعت نفل نماز ادا کرتا اور اِستخارہ کرتا۔ جب کسی حدیث کی صِحَّت پر دل جمتا تو اُسے کتاب میں شامل کر لیتا۔[1]

1 . . . نزہۃ القاری، ۱/ ۱۳۰

www.dawateislami.net

چھ لاکھ حدیثوں کے حافظ

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: مجھے چھ لاکھ حدیثیں یاد ہیں، جن میں سے چن چن کر سولہ (16) سال میں، میں نے اِس جامع (صحیح بخاری) کو لکھا ہے، میں نے اِسے اپنے اور اللہ پاک کے درمیان دلیل بنایا ہے۔[1] میں نے اپنی اِس کتاب میں صِرْف صحیح اَحادیث داخِل کی ہیں اور جن حدیثوں کو میں نے اِس خیال سے کہ کتاب بہت لمبی نہ ہو جائے چھوڑ دیا وہ اِس سے بہت زیادہ ہیں۔

آپ نے دیگر بھی کئی کتابیں (مثلاً تاریخِ کبیر، تاریخِ اوسط، تاریخِ صغیر، مسندِ کبیر، ادبِ مفرد وغیرہ) لکھی ہیں مگر صحیح بخاری شریف امام بُخاری کا وہ عظیم کارنامہ ہے جس نے نہ صِرْف عوام و خواص میں مقبولیت کی معراج پائی بلکہ بارگاہِ رسالت سے بھی اِسے مقبولیت کا اعزاز عطا ہوا۔ یُوں کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِسے اپنی طرف منسوب کرتے ہوئے **"میری کتاب"** فرمایا۔ چنانچہ

بارگاہِ رسالت میں صحیح بخاری شریف کی مقبولیت

امام ابو زید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک مرتبہ مکّے شریف میں مقامِ ابراہیم اور حَجَرِ اَسْوَد کے درمیان سو رہا تھا کہ میرا نصیب جاگا اور خواب دیکھا کہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرما رہے ہیں: اے ابو زید! کتابِ شافعی کا دَرْس کب تک دو گے، ہماری کتاب کا دَرْس کیوں نہیں دیتے؟ ابو زید کہتے ہیں: میں نے عَرْض کی: یارَسُوْلَ اللہ! میری جان آپ پر قربان! آپ کی کتاب کونسی ہے؟ مَدَنی آقا صَلَّی

1 . . . نزہۃ القاری، ۱/ ۱۳۰

www.dawateislami.net

اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: محمد بن اسماعیل کی کتاب **"بخاری"**۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور فرمایئے! جس کتاب کو رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پسند فرمائیں اور اُسے اپنی طرف منسوب فرمائیں تو اندازہ لگایئے کہ اُسے پڑھنے، سُننے اور اُس کا ختم کرنے والیوں کو اِس کی کیسی کیسی بَرَکتیں نصیب ہوں گی۔ آیئے! ترغیب کے لئے خَتْمِ بُخاری کی چند بَرَکتیں مُلاحَظہ کیجئے۔ چنانچہ

ختمِ بُخاری کے فوائد

(بعض) عارفین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن سے منقول ہے: اگر کسی مشکل میں صحیح بخاری کو پڑھا جائے تو وہ مشکل حل ہو جاتی ہے اور جس کشتی (Boat) میں صحیح بُخاری ہو وہ غَرق نہیں ہوتی۔ حافظ ابنِ کثیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خشک سالی میں **"صحیح بخاری"** پڑھنے سے بارش ہو جاتی ہے۔[2] مشہور مُحَدِّث حضرت شیخ عبدُ العزیز مُحَدِّثِ دِہْلَوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سختی کے وَقْت، دشمن کے خوف، مَرَض کی سختی اور دیگر بلاؤں میں اِس کتاب کا پڑھنا علاج کا کام دیتا ہے، اکثر اِس کا تَجْرِبہ ہو چکا ہے۔[3] حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بعدِ قرآن شریف صحیح ترکتاب بُخاری شریف مانی گئی ہے، مصیبتوں میں خَتْمِ بُخاری کیا جاتا ہے، جس کی بَرَکت اور اللہ پاک کے فَضْل سے مصیبتیں ٹل جاتی ہیں۔[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . بستان المحدثین، ص ۲۷۵ ملخصا
2 . . . تذکرۃ المحدثین، ص ۱۸۵
3 . . . بستان المحدثین، ص ۲۷۴ ملخصا
4 . . . مرآۃ المناجیح، ۱/ ۱۱ ملخصا

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رَمَضانُ الْمبارَک کے بعد شوّالُ المکرَّم کی آمد آمد ہے۔ خوش نصیب مسلمان اس مہینے میں اِہتمام کے ساتھ عِیْدُ الْفِطر کے بعد 6 روزے رکھنے کی سعادت حاصل کرتے اور اس کی برکتیں پاتے ہیں۔ آیئے! ہم بھی شَش عید کے روزوں کے فضائل سنتی ہیں تاکہ ہمیں بھی یہ روزے رکھنے اور ان کی برکتوں سے فیضیاب ہونے کی سعادت نصیب ہو۔ چنانچہ

شوال کے 6 کے روزوں کے فضائل

1. ارشاد فرمایا: جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر چھ (6) دن شَوّال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔[1]

2. ارشاد فرمایا: جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ (6) شَوّال میں رکھے۔ تو ایسا ہے جیسے عمر بھر کا روزہ رکھا۔[2]

3. ارشاد فرمایا: جس نے عیدُ الْفِطر کے بعد (شَوّال میں) چھ (6) روزے رکھ لئے تو اُس نے پورے سال کے روزے رکھے کہ جو ایک نیکی لائے گا اُسے دس (10) ملیں گی۔[3]

خَلیلِ مِلَّت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد خلیل خان قادِری برکاتی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ روزے عید کے بعد مسلسل رکھے جائیں تب بھی حَرَج نہیں اور بہتر یہ ہے کہ ہر ہفتے میں دو (2) روزے اور عِیْدُ الْفِطر کے دوسرے روز ایک روزہ رکھ لے اور

1...مجمع الزوائد، کتاب الصیام، باب فیمن صام...الخ، ۳/۴۲۵، حدیث: ۵۱۰۲

2...مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صوم ستة ایام...الخ، ص۴۵۶، حدیث: ۲۷۵۸

3...ابن ماجه، کتاب الصیام، باب الصیام ستة ایام...الخ، ۲/۳۳۳، حدیث: ۱۷۱۵

www.dawateislami.net

پورے ماہ میں رکھے تو اور بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔[1] اَلْغَرَض عِیْدُ الْفِطْر کا دن چھوڑ کر سارے مہینے میں جب چاہیں شَش عید کے روزے رکھ سکتی ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حدیثِ پاک کے بارے میں مَدَنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے حدیثِ پاک سے متعلق نکات بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: جو شخص دینی معاملات کے متعلق چالیس (40) حدیثیں یاد کرکے میری امت تک پہنچادے گا اللہ پاک (قیامت کے دن) اس کو اس شان کے ساتھ اٹھائے گا کہ وہ فقیہ ہوگا اور میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے لئے گواہی دوں گا۔[2] (2) فرمایا: اللہ پاک اس کو تَرو تازہ رکھے جو میری حدیث کو سنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔[3] ☆ حدیث، حُضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قول، فِعل، حال اور تقریر کو کہتے ہیں۔[4] ☆ اس علم کو حاصل کرنا فرضِ کفایہ ہے اگر ساری امت میں اس کا عالِم نہ پایا جائے تو ساری امت گنہگار ہو گی۔[5] ☆ قرآنِ مجید کی طرح حدیثِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی احکامِ شریعت کا

---

1 . . . سنی بہشتی زیور، ص ۳۴۷ ملخصا

2 . . . مشکاۃ، کتاب العلم، ۱/ ۶۸، حدیث: ۲۵۸

3 . . . ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الحث . . . الخ، ۴/ ۲۹۸، حدیث: ۲۶۶۵

4 . . . نزہۃ القاری، ۱/ ۸۷

5 . . . نصاب اصول حدیث مع افادۂ رضویہ، ۲۸

www.dawateislami.net

بنیادی ماخذ ہے۔☆حدیث کی رہنمائی کے بغیر احکام الٰہی کی تفصیلات جاننا اور آیاتِ قُرآنی کا مَنشا و مُراد سمجھنا ممکن نہیں۔☆قرآنِ مجید کے بعد احکامِ شریعت کی دلیل بننے میں حدیث ہی کا درجہ ہے۔☆قرآنِ مجید و حدیث دونوں ہی دینِ اسلام کی مرکزی بنیاد اور احکامِ شرع کی مضبوط دلیلیں ہیں۔[1]☆بغیر احادیثِ رسول پر ایمان لائے ہوئے نہ کوئی قرآن کے مَعانی و مَطالب کو کما حَقُّہٗ سمجھ سکتا ہے نہ دین اسلام پر عمل کر سکتا ہے۔[2]☆اسلام میں کلام اللہ (قرآن) کے بعد کلامِ رسول اللہ (حدیث) کا درجہ ہے۔[3]☆ہر انسان پر حضور عَلَیْہِ السَّلَام کی اطاعت فرض ہے اور یہ اطاعت بغیر حدیث و سنت جانے ناممکن ہے۔[4]☆احادیث سے انکار کے بعد قرآن پر ایمان کا دعوی باطل محض ہے۔[5]☆جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ یہ واقعی حدیث مبارکہ ہے، اُس وقت تک بیان نہ کریں۔[6]☆نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جب تک تمہیں یقینی علم نہ ہو میری طرف سے حدیث بیان کرنے سے بچو، جس نے جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ منسوب کیا اسے چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔[7]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...منتخب حدیثیں، ص۳۰
2...منتخب حدیثیں، ص۳۴
3...مرآۃ المناجیح، ۱/۲
4...مرآۃ المناجیح، ۱/۹
5...نزہۃ القاری، ۱/۶۳
6...فیضان فاروق اعظم، ۲/۴۵۱
7...ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ماجاء فی الذی یفسر القرآن برایہ، ۴/۴۳۹، حدیث: ۲۹۶۰

www.dawateislami.net

بیان:8 ہر جلسہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

درودِ پاک کی فضیلت

حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و محبت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گُناہ بخش دے۔[1]

کعبہ کے بدر الدجیٰ تم پہ کروروں دُرُود طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

1...معجم کبیر، ۱۸/۳۶۲، حدیث:۹۲۸

2...معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث:۵۹۴۲

www.dawateislami.net

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی وبیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَ تاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بکثرت رونے والا حاجی

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تصنیف "عاشقانِ رسول کی 130 حکایات" کے صَفْحہ نمبر 118 پر تحریر فرماتے ہیں: حضرت مُخَوَّل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت بُہَیْم عِجْلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: میرا حج کا اِرادہ ہے کسی کو میرا رفیقِ سفر بنا دیجئے۔ چُنانچہ میں نے اپنے ایک پڑوسی کو اُن کے ساتھ سفر مدینہ پر آمادہ کر لیا۔ دوسرے دن میرا پڑوسی میرے پاس آیا اور کہنے لگا: میں حضرت بُہَیْم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ساتھ نہیں جاسکتا۔ میں نے حَیْرت سے کہا: خدا کی قسم! میں نے

www.dawateislami.net

کوفہ بھر میں اُن جیسا بااخلاق آدمی نہیں دیکھا، آخِر کیا وجہ ہے کہ تم اُن کی ہمراہی سے خود کو محروم کر رہے ہو؟ وہ بولا: میں نے سنا ہے کہ وہ اکثر روتے رہتے ہیں، اِس لیے اُن کے ساتھ میرا سفر خوشگوار نہیں رہے گا۔ میں نے اُس کو سمجھایا کہ وہ بہت اچھے بزرگ ہیں، اُن کی صحبت تمہارے لیے بہت فائدہ بخش ہوگی، وہ مان گیا، جب سفر کے لیے اُونٹوں پر سامان لادا جانے لگا تو حضرت بُہَیم عِجلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک دیوار کے قریب بیٹھ کر رونے میں مشغول ہوگئے، حتّٰی کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی داڑھی مبارَک اور سینہ اشکوں سے تَر ہوگیا اور آنسو زمین پر ٹپ ٹپ گرنے لگے۔ میرے پڑوسی نے گھبرا کر مجھ سے کہا: ابھی تو سَفر کی شُروعات ہے اور اِن کا یہ حال ہے، خدا جانے آگے کیا عالَم ہوگا! میں نے اِنفِرادی کوشِش کرتے ہوئے کہا: گھبرایئے نہیں سفر کا مُعامَلہ ہے، ہوسکتا ہے بال بچّوں کی جُدائی میں رو رہے ہوں اور آگے چل کر قرار آجائے۔ حضرت بُہَیم عِجلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ بات سُن لی اور فرمایا: وَاللہ (اللہ پاک کی قسم)! ایسی بات نہیں، اِس سَفر کے سبب مجھے **"سَفرِ آخِرت"** یاد آگیا۔ یہ فرماتے ہی چیخیں مار مار کر رونے لگے۔ پڑوسی نے پھر پریشانی کے عالَم میں مجھ سے کہا: میں اِن کے ہمراہ کیسے رہ سکوں گا! ہاں اِن کا سفر حضرت داوٗد طائی اور سلام اَبُو الْاَحْوَص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِما کے ساتھ ہونا چاہیے کیونکہ یہ دونوں حضرات بھی بَہُت روتے ہیں، اُن کے ساتھ اِن کی ترکیب خوب رہے گی اور مِل کر خوب رویا کریں گے۔ میں نے پھر پڑوسی کی ہمّت بندھائی، آخِرکار وہ اِن کے ساتھ سَفرِ مدینہ پر روانہ ہوگیا۔ حضرت مُحَوَّل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حج سے اُن کی واپسی ہوئی تو میں اپنے پڑوسی حاجی کے پاس گیا، اُس

www.dawateislami.net

نے بتایا: اللہ کریم آپ کو جزائے خیر دے، میں نے اِن جیسا آدمی کہیں نہیں دیکھا، حالانکہ میں مالدار تھا پھر بھی غریب ہونے کے باوُجُود وہ مجھ پر خوب خَرچ کرتے تھے، بوڑھے ہونے کے باوُجُود (نَفْل) روزے رکھتے اور میری بے حد خدمت کیا کرتے تھے۔ میں نے کہا: آپ تو اِن کے رونے کے سبب پریشان ہوتے تھے اب کیا ذِہن ہے؟ کہا: پہلے پہل میں بلکہ دیگر قافلے والے بھی اِن کے رونے کی کثرت سے گھبرا جاتے تھے مگر آہِستہ آہِستہ اِن کی صحبت کی برکت سے ہم پر بھی رِقّت طاری ہونے لگی اور اِن کے ساتھ ہم سب بھی مل کر روتے تھے۔ حضرت مُحَوَّل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: اِس کے بعد میں حضرت بُہَیْم عِجْلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضِر ہوا اور اپنے پڑوسی حاجی کے بارے میں دریافْت کیا تو فرمایا: بَہُت اچھا رفیق (ساتھی) تھا، ذکر اللہ اور قرآنِ کریم کی تلاوت کی کثرت کرتا تھا اور اُس کے آنسو بہت جلد بہ جایا کرتے تھے۔ اللہ پاک تم کو جزائے خیر عطا فرمائے۔[1]

رونے والی آنکھیں مانگو رونا سب کا کام نہیں ذِکرِ محبت عام ہے لیکن سوزِ محبت عام نہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بَیان کردہ حکایت سے ہمیں کئی مفید باتیں سیکھنے کو ملیں، ✱ مثلاً بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ہر وَقْت یادِ الٰہی میں اَشکبار رہا کرتے تھے، رِقّت و سوز اُن پر طاری رہتا تھا، جب اُنہیں معلوم ہوتا کہ اُنہیں بھی اللہ پاک کی بارگاہ سے بلاوا آیا ہے تو یہ خوشخبری سُن کر اُن کی گریہ وزاری میں مزید اِضافہ

1... البحر العمیق، ۱/۳۰۰ ملخصا

www.dawateislami.net

ہو جاتا اور اُنہیں سَفرِ آخرت کی یاد تڑپانے لگتی۔ ✸ یہ حضرات سَفرِ مدینہ کے دوران جہاں مُختلِف عبادات کا سلسلہ جاری رکھتے وہیں یہ خوبی بھی اُن کے وُجود کا حِصّہ ہوتی کہ بظاہر بدنی اور مالی لحاظ سے کمزور ہونے کے باوُجود بھی اللہ پاک کے مُقدّس گھر کے مہمانوں (Guests) کی خیر خواہی میں کوئی کمی باقی نہ رکھتے، اے کاش! یادِ الٰہی میں آنسو بہانے، فکرِ آخرت میں تڑپنے، اور نَفْل روزے رکھنے کا یہ مَدَنی جذبہ ہمیں بھی نصیب ہو جائے۔ ✸ اِس حکایت سے یہ مَدَنی پھول بھی ملا کہ جب کبھی قسمت کا ستارہ چمکے، سَفرِ حج و زیارتِ مدینہ کا سنہری موقع میسر آئے تو اِس مبارک سفر میں ہمیں ایسی صحبت اِختیار کرنی چاہئے جس کی برکت سے عمل کا جذبہ بڑھے، سَفر کے آداب پُوری طرح بجالانے میں مدد ملے، دل نَرم ہو جائے، دردِ مدینہ ملے، دل میں خوفِ خدا و فکرِ آخرت بیدار ہو، طبیعت نَفْل عبادات بجالانے کی طرف مائل ہو اور تلاوتِ قرآن کا ذَوق و شَوق نصیب ہو۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَحادیثِ کریمہ میں اچھے لوگوں کی صحبت اِختیار کرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی گئی ہے۔ آیئے! اِس بارے میں 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

اچّھی صحبت اِختیار کرنے کی ترغیب

(1) اِرْشاد فرمایا: بڑوں کے پاس بیٹھا کرو، عُلَمَا سے باتیں پوچھا کرو اور حکمت والوں سے میل جول رکھو۔[1]

1... معجم کبیر، ۲۲/۱۲۵، حدیث: ۳۲۴

www.dawateislami.net

(2)اِرْشاد فرمایا: اچھا ساتھی وہ ہے کہ جب تو خدا کو یاد کرے تو وہ تیری مدد کرے اور جب تو بھولے تو وہ تجھے یاد دلائے۔[1]

(3)اِرْشاد فرمایا: اچھا ہم نشین وہ ہے کہ اُسے دیکھنے سے تمہیں خدا یاد آئے، اُس کی گفتگو سے تمہارے عمل میں زیادتی ہو اور اُس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بَیْتُ اللہ شریف کا حج کرنا وہ عظیم اور عمدہ عبادت ہے کہ عاشقانِ رسول اِس عبادت کو بجالانے کے لئے گڑگڑا کر دعائیں مانگتی ہیں، دوسروں سے دعائیں کرواتی ہیں، اِس مقصد کے حُصول کی خاطِر بیسیاں (کمیٹیاں) ڈالتی ہیں، اپنی حلال رقم سے کچھ نہ کچھ الگ سے جمع کرتی ہیں، پھر مخصوص رَقم جمع ہوجانے کے بعد فریضۂ حج کی ادائیگی کے لئے اِس اُمّید پر درخواستیں (Applications) جمع کرواتی ہیں کہ اِنْ شَآءَ اللہ اب کی بار اُن کا نام بھی قُرعہ اندازی میں نکلے گا اور وہ بھی حج کی سعادت پاکر وہاں کے دِلرُبا نظاروں سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں گی، مقاماتِ مقدسہ پر جاکر رو رو کر اپنے گناہوں کی مُعافی مانگیں گی، اپنا حالِ دل سُنائیں گی اور دنیا و آخرت کی بھلائیاں طلب کریں گی۔ پھر جس کا نام قُرعہ اَندازی میں نکل آتا ہے تو اُس کی خوشی کی اِنتہا نہیں رہتی کیونکہ کچھ ہی دنوں بعد وہ خواب میں نہیں بلکہ حقیقت میں اُس شہرِ محبوب یعنی مکہ شریف کی حدود میں داخل ہوجائے گی جس کی شان و عظمت قرآنِ کریم میں بَیان ہوئی ہے، چنانچہ پارہ 1 سُوْرَۃُ

1... رسائل ابن ابی الدنیا، کتاب الاخوان، باب من امر بصحبته... الخ، ۱۶۱/۸، حدیث: ۴۲

2... جامع صغیر، ص ۲۴۷، حدیث: ۴۰۶۳

www.dawateislami.net

اَلْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 126 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا (پ ۱، البقرۃ: ۱۲۶)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور جب عَرض کی اِبراہیم نے کہ اے ربّ میرے اِس شہر کو اَمان والا کر دے۔

پارہ 30 سُوْرَۃُ الْبَلَد کی آیت نمبر 1 اور 2 میں اِرشادِ باری ہے:

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۱) وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۲) (پ ۳۰، البلد: ۱، ۲)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور جب عَرض کی اِبراہیم نے کہ اے ربّ میرے اِس شہر کو اَمان والا کر دے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مفسّرین کرام کا اِس بات پر اِجماع (اِتّفاق) ہے کہ اِس آیتِ مُبارَکہ میں اللہ پاک نے جس شہر کی قسم ذِکْر فرمائی ہے وہ مکہ شریف ہے۔ اِسی آیتِ مُبارَکہ کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت عُمَر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جناب میں یُوں عَرض گزار ہوئے: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میرے ماں باپ آپ پر فِدا ہوں! آپ کی فضیلت اللہ پاک کے ہاں اِتنی بلند ہے کہ آپ کی حیاتِ مبارَکہ کی ہی اللہ کریم نے قسم ذِکْر فرمائی ہے نہ کہ دوسرے اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی اور آپ کا مَقام و مرتبہ اُس کے ہاں اِتنا بُلند ہے کہ اُس نے لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۱) کے ذریعے آپ کے مُبارَک قدموں کی خاک کی قسم ذِکْر فرمائی ہے۔[1]

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اپنے مشہورِ زمانہ نعتیہ دِیوان "حدائقِ بخشش" میں لکھتے ہیں:

---

1 ... شرح زرقانی علی المواھب، الفصل الخامس ... الخ، ۸/۴۹۳، فتاویٰ رضویہ، ۵/۵۵۶

www.dawateislami.net

وہ خدا نے ہے مَرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو مِلا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا تِرے شہر و کلام و بَقا کی قسم

(حدائقِ بخشش، ص۸۰)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح قرآنِ کریم مکہ شریف کی شان و عظمت کی گواہی دے رہا ہے اِسی طرح مختلف احادیثِ مبارکہ میں بھی مکہ شریف کے عظیمُ الشان فضائل کو بَیان کیا گیا ہے۔ آیئے! ہم بھی وہ فضائل سنیں تاکہ ہمارے دل و دماغ میں بھی اِس مقدس شہر کی شان و عظمت مزید اُجاگر ہو جائے، چنانچہ:

مکے مدینے کی خصوصیت

اِرشاد فرمایا: لَا یَدْخُلُ الدَّجَّالُ مَکَّۃَ وَلَا الْمَدِیْنَۃَ یعنی مکّے شریف اور مدینے شریف میں دجّال داخِل نہیں ہو سکے گا۔[1]

یاربّ ہمیں مکّے کی فضاؤں میں بُلالے اور خانۂ کعبہ کا کریں جم کے نظارا
جو ہجرِ مدینہ میں تڑپتے ہیں شب و روز کرلیں کبھی طیبہ کا شہا! وہ بھی نظارا

(وسائلِ بخشش مرمَّم، ص۱۷۰)

مکے کی گرمی پر صَبر کی فضیلت

اِرشاد فرمایا: مَنْ صَبَرَ عَلٰی حَرِّ مَکَّۃَ سَاعَۃً مِّنْ نَھَارٍ تَبَاعَدَتْ مِنْہُ النَّارُ یعنی جو شخص دن کے کچھ وَقت مکّے شریف کی گرمی پر صبر کرے جہنم کی آگ اُس سے دُور ہو جاتی ہے۔[2]

1... مسند امام احمد، مسند السیدۃ رضی اللہ عنہا، ۱۰/۸۵، حدیث: ۲۶۱۰۶

2... اخبار مکۃ، ۲/۳۱۱، حدیث: ۱۵۶۵

www.dawateislami.net

اِمتحاں درپیش ہو راہِ مدینہ میں اگر صبر کر تُو صبر کر ہاں صبر کر بس صبر کر

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۶۸۷)

مکے مدینے میں مرنے کی فضیلت

اِرْشاد فرمایا: جس شخص کی حج یا عمرہ کرنے کی نیت تھی اور اِسی حالت میں اُسے حَرَمین یعنی مکّے یا مدینے میں مَوت آگئی تو اللہ پاک اُسے بروزِ قِیامت اِس طرح اُٹھائے گا کہ اُس پر نہ حساب ہوگا نہ عذاب، ایک دوسری روایت میں ہے: بُعِثَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی وہ بروزِ قیامت اَمن والے لوگوں میں اُٹھایا جائے گا۔[1]

بہترین زمین

حضرت عَبْدُ اللہ بن عَدِی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَقامِ حَزْوَرَہ کے پاس اپنی اُونٹنی پر بیٹھے فرمارہے تھے: اللہ پاک کی قسم! تُو اللہ کی زمین میں بہترین زمین ہے اور اللہ کی تمام زمین میں مجھے زیادہ پیاری ہے۔ خدا پاک کی قسم! اگر مجھے اِس جگہ سے نہ نکالا جاتا تو میں ہر گز نہ نکلتا۔[2]

شارحِ بُخاری مفتی شریف الحق اَمجدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یہ اِرْشاد ہجرت کے وَقْت کا ہے، اُس وَقْت تک مدینہ پاک حُضور اَقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مُشَرَّف نہیں ہوا تھا، اُس وَقْت تک مکہ شریف پوری سرزمین سے افضل تھا مگر

1 . . . مصنف عبد الرزاق، کتاب الاشربۃ والظروف، باب سکنی المدینۃ، ۹/۱۷۴، حدیث: ۱۷۴۷۹

2 . . . ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب فضل مکۃ، ۳/۵۱۸، حدیث: ۳۱۰۸

www.dawateislami.net

جب حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مدینہ پاک تشریف لائے تو یہ شرف اسے حاصِل ہو گیا۔[1]

مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت“ صفحہ 236 پر ہے: عرض: حُضُور! مدینۂ طیّبہ میں ایک نَماز پچاس ہزار کا ثواب رکھتی ہے اور مکّہ معظمہ میں ایک لاکھ کا، اِس سے مکۂ معظمہ کا افضل ہونا سمجھا جاتا ہے؟ ارشاد: جمہور حنفیہ (یعنی اکثر حنفی علما) کا یہ ہی مسلک ہے اور امامِ مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے نزدیک مدینہ افضل اور یہی مذہب امیرُ المومنین فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا ہے۔ ایک صَحابی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے کہا: مکّہ معظمہ افضل ہے۔ (فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے) فرمایا: کیا تم کہتے ہو کہ مکّہ مدینہ سے افضل ہے! اُنہوں نے کہا: وَاللّٰہ! بَیْتُ اللّٰہ وحَرَمُ اللّٰہ۔ فرمایا: میں بَیْتُ اللّٰہ اور حَرَمُ اللّٰہ (کے بارے) میں کچھ نہیں کہتا، کیا تم کہتے ہو کہ مکہ، مدینے سے افضل ہے؟ اُنہوں نے کہا: بخدا خانۂ خدا و حرمِ خدا۔ فرمایا: میں خانۂ خدا و حرمِ خدا (کے بارے) میں کچھ نہیں کہتا، کیا تم کہتے ہو کہ مکّہ مدینے سے افضل ہے؟[2] وہ (صحابی) وُہی کہتے رہے اور امیرُ المؤمنین (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) یہی فرماتے رہے اور یہی میرا (یعنی اعلیٰ حضرت کا) مسلک ہے۔ صحیح حدیث میں ہے، نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اَلْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ مدینہ اُن کے لیے بہتر ہے اگر وہ جانیں۔[3] دوسری حدیث نَصِّ صریح ہے کہ فرمایا: اَلْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ مِّنْ مَّکَّۃَ یعنی مدینہ پاک مکّے شریف سے افضل ہے۔[4]

مکّے سے اِس لئے بھی افضل ہوا مدینہ حصّے میں اِس کے آیا میٹھے نبی کا روضہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۲۰)

1... نزہۃ القاری، ۲/۷۱۱

2... موطا امام مالک، کتاب الجامع، باب ماجاء فی امر المدینۃ، ۲/۳۹۶، حدیث: ۱۷۰۰

3... بخاری، کتاب فضائل المدینۃ، باب من رغب عن المدینۃ، ۱/۶۱۸، حدیث: ۱۸۷۵

4... معجم کبیر، ۴/۲۸۸، حدیث: ۴۴۵۰

www.dawateislami.net

حُرمت والا شہر

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: اے لوگو! اِس شہر کو اُسی دن سے اللہ پاک نے حَرَم بنادیا ہے جس دن آسمان وزمین پیدا کیے لہٰذا یہ قِیامت تک اللہ پاک کے حرام فرمانے سے حرام (یعنی حُرمت والا) ہے۔[1]

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا حرم کی ہے بارِش اللہ کے کرم کی ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۴۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! اللہ پاک نے مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کو کیسی عظیمُ الشان خُصوصیات وبرکات سے نوازا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم دنیاوی اُلجھنوں میں اُلجھی رہنے کے بجائے حرمین طیبین کی حاضِری کے لئے کوششیں جاری رکھیں، اِس کے لئے اللہ پاک کی بارگاہ میں رو رو کر دُعائیں مانگیں، والِدَین اور اللہ پاک کے مقبول بندوں کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر اُن سے دعائیں کروائیں، اِس اُمّید پر کہ کبھی تو بابِ کرم کھلے گا، کبھی تو ہمارا بھی بُلاوا آجائے گا اور کبھی تو ہمارا نام بھی حاجیوں کی فہرست (List) میں شامل ہو گا۔

حاجیوں کے بن رہے ہیں قافلے پھر یا نبی پھر نظر میں پھر گئے حج کے مَناظِر یا نبی!

کر رہے ہیں جانے والے حج کی اب تیّاریاں رہ نہ جاؤں میں کہیں کر دو کرم پھر یا نبی!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۷۶)

---

1 . . . ابن ماجة، کتاب المناسک، باب فضل مکة، ۳/۵۱۹، حدیث: ۳۱۰۹

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حَرَمَیْن شَرِیْفَین کی حاضِری کی تڑپ اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سیرت کا مُطالَعَہ کرنا بے حد مفید ہے، یہ حضرات مکّے مدینے کی سرزمین سے سچّی عقیدت و محبت فرمایا کرتے تھے، اِن مقامات سے اِن کی محبت کا اندازہ اِس بات سے لگائیے کہ بعض بزرگوں کا یہ معمول تھا کہ وہ کسی اور ملک یا شہر کے رہائشی ہونے کے باوُجود بھی مکہ پاک کے فُیوض و بَرَکات حاصِل کرنے کی غَرَض سے زندگی (Life) کا کثیر حصہ شہرِ محبوب کی خوشبودار و خوش گوار فضاؤں میں سانسیں لیتے گزارا کرتے اور ہر سال استقامت کے ساتھ بَیْتُ اللّٰہ شریف کے حج کی سعادت سے بھی فیضیاب ہوتے، چنانچہ

مجھے حَرَم شریف میں لے چلو

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت"** کے صَفْحہ 198 پر ہے: (قُطْبِ مَکَّۂ مُکَرَّمہ) حضرت مولانا عبدُ الْحق اِلٰہ آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ہند کے باشِندے اور جَلِیلُ القَدْر عالِمِ دین تھے، چالیس (40) سال سے زائد مکّے شریف میں رہائش اِختیار کئے رہے۔ ہر سال ضرور حج کرتے۔ ایک سال زمانۂ حج میں آپ بَہُت بیمار ہو کر بستر پر پڑے تھے، ذُوالْحِجَّۃِ الْحرام کی نویں (9) تاریخ کو اپنے شاگِردوں سے کہا: مجھے حرم شریف میں لے چلو! کئی افراد اُٹھا کر لائے اور کعبۃُ اللّٰہ کے سامنے بٹھادیا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے زمزم شریف منگا کر پیا اور دُعا کی کہ الٰہی! حج سے محروم نہ رکھ۔ اُسی وَقْت مولیٰ پاک نے ایسی قوت (Energy) عطا فرمائی کہ اُٹھ کر اپنے پاؤں سے عَرَفات شریف گئے اور حج ادا کیا۔[1]

1... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۱۹۸ ملخصا

www.dawateislami.net

دِکھا ہر برس تُو حرم کی بہاریں تُو مکّہ مدینہ دکھا یاالٰہی
شَرَف ہر برس حج کا پاؤں خدایا چلے طَیبہ پھر قافلہ یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۰۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُبْحٰنَ اللہ! سُنا آپ نے! قُطبِ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ حضرت مولانا عبدُالحق اِلٰہ آبادی مُہاجِر مکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اللہ کریم کے کس قدر زبردست ولی تھے، باوُجود یہ کہ اِنتہائی بیمار ہیں، بستر پر تشریف فرما ہیں، چلنے پھرنے سے عاجز ہیں اور کمزوری (Weakness) حد سے زیادہ بڑھ چکی ہے مگر چونکہ اُن کا جوش و جذبہ پہاڑ سے بھی زیادہ پختہ تھا، حج کی سعادت حاصِل کرنے کی تڑپ بھی اپنے عُروج پر تھی، گویا کہ اُن کی بس یہی دُھن تھی کہ

ہر سال یاالٰہی مجھے حج نصیب ہو جب تک جِیوں میں عالَمِ ناپائیدار میں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۷۴)

لہٰذا جیسے ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو حَرَمِ کعبہ میں لے جایا گیا تو وہاں پہنچتے ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے زَم زَم شریف پی کر رَبِّ کریم کی بارگاہ میں اپنی تڑپ کا اِظہار کر دیا، بس پھر کیا تھا، بابِ کرم کُھلا، دریائے رَحمت جوش میں آیا، اِنتظار کی گھڑیاں خَتم ہوئیں اور اللہ پاک کے کرم سے اُنہیں ایسی قوت نصیب ہوئی کہ خود اپنے پاؤں پر چل کر عرفات بھی تشریف لے گئے اور حج کی سعادت پانے میں بھی کامیاب ہو گئے۔

تُو نے مجھ کو حج پہ بُلایا یااللہ مِری جھولی بھر دے
گِردِ کعبہ خوب پھرایا یااللہ مِری جھولی بھر دے

www.dawateislami.net

میدانِ عَرَفات دکھایا یااللہ مِری جھولی بھر دے
بخش دے ہر حاجی کو خدایا یااللہ مِری جھولی بھر دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۲۱)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آبِ زم زم وہ بابرکت پانی ہے جسے پی کر دُعا مانگنے سے دُعا مقبول ہوتی ہے، حدیثِ پاک میں قَبولیتِ دُعا کے علاوہ آبِ زم زم کے اَور بھی فوائد و ثمرات بَیان کئے گئے ہیں جیسا کہ

بَرَکاتِ آبِ زَم زَم

نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: آبِ زم زم ہر اُس مقصد کے لئے ہے، جس مقصد کے لئے اُسے پیا جائے، اگر تم اُسے شِفا کی غَرَض سے پیو گے تو اللہ پاک تمہیں شِفا دے گا، اگر تم اُسے پناہ حاصِل کرنے کیلئے پیو گے تو اللہ کریم تمہیں پناہ عطا فرمائے گا، اگر تم اُسے اپنی پیاس بجھانے کے لئے پیو گے تو اللہ پاک تمہاری پیاس بجھادے گا۔ (اِس حدیثِ پاک کے راوِی بَیان کرتے ہیں کہ) حضرت اِبنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُما جب آبِ زم زم پیتے تو یہ دعا مانگتے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ یعنی اے اللہ کریم! میں تجھ سے نفع دینے والا عِلْم، کُشادہ رِزْق اور ہر بیماری سے شِفا کا سُوال کرتا ہوں۔[1]

آیئے! زم زم شریف کی حَیرت انگیز برکت پر مشتمل ایک اِیمان افروز واقعہ سُنئے اور جُھومئے، چنانچہ

---

1 . . . مستدرک، کتاب المناسک، باب ماء زمزم لما شرب له، ۲/۱۳۲، حدیث: ۱۷۸۲

www.dawateislami.net

زم زم سے علاج ہو گیا

حمزہ بن واصِل اپنے والدِ گرامی سے نَقْل کرتے ہیں: حَرَمِ مُحْتَرَم میں ایک آدمی نے سَتّو کھائے، اُس میں سُوئی (Needle) تھی جو کہ حَلْق میں چُبھ گئی اور اُس کی جان پر بن گئی، لاکھ جَتَن (کوشش) کرنے کے باوُجُود آرام نہ ہوا، اُس نے کراہتے ہوئے کہا: میرا آخِری علاج زم زم ہے، مجھے آبِ زم زم پلاؤ اِنْ شَآءَ اللہ میں ٹھیک ہو جاؤں گا۔ چُنانچِہ اُسے آبِ زم زم پلایا گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آبِ زم زم شریف کی بَرَکت سے اُسے صِحّت مل گئی۔ راوی کہتے ہیں: میرے والِد صاحِب نے اُس آدمی کو کئی دن بعد حرم شریف میں دیکھا کہ وہ پُر سُکون اور مکمل صحت یاب ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شہرِ مکہ کو صرف یہی ایک شرف حاصل ہوتا تو بھی اِس کی شان و عظمت کیلئے کافی تھا کہ اِس مبارَک سَرزمین پر بَیْتُ اللہ شریف جلْوَہ گر ہے مگر قربان جایئے کہ اِس کے علاوہ بھی اِس پُر نُور شہر کے فضائل و خصوصیات اِس قدر زیادہ ہیں کہ دل چاہتا ہے، بس بَیان کرتی اور سُنتی چلی جائیں کیونکہ اِس مقدس شہر (Holy City) میں جگہ جگہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم سے نسبت رکھنے والی مُقَدَّس و یادگار مساجِد، کُنویں، غاریں، تعمیرات اور مزارات وغیرہ موجود ہیں۔ آیئے! حُصولِ برکت اور نُزولِ رَحمت کے لئے مکّے شریف کی چند

1 ... شفاء الغرام، الباب العشرون، ۱/۳۳۸ ملخصا

www.dawateislami.net

خُصوصیات کے بارے میں سُنئے اور اپنے دل میں اِس پاکیزہ شہر کی عظمت مزید بڑھانے کا سامان کیجئے، چنانچہ

مکہ شریف کی چند خصوصیات

امیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب "عاشقانِ رسول کی 130 حکایات" میں مکّے شریف کی دلنشین خُصوصیات بَیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: ☆نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مکے شریف میں پیدا ہوئے، ☆پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دینِ اسلام کی تبلیغ کا آغاز یہیں سے فرمایا، ☆یہیں کعبہ شریف ہے، اِسی کا طواف کیا جاتا ہے اور نَماز میں دنیا بھر سے اِسی طرف منہ کیا جاتا ہے، ☆مسجِدُ الحرام شریف یہیں پر ہے جس میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ (100,000) نَمازوں کے برابر ہے، ☆آبِ زم زم کا کُنواں ☆حجرِ اسود ☆مقامِ اِبراہیم اور ☆صفا مروہ یہیں ہیں، ☆میقات کے باہَر سے آنے والے بِغیر اِحرام کے مکّے میں داخِل نہیں ہوسکتے، ☆دنیا بھر سے مسلمان حج کی سعادت پانے کے لئے یہیں حاضِر ہوتے ہیں، ☆جو اِس شہرِ مقدس میں داخِل ہوجائے اَمْن پانے والا ہوگا، ☆دن کا کچھ وَقْت یہاں کی گرمی پر صَبْر کرلینے والے کو جہنم کی آگ سے دُور کیا جاتا ہے، ☆یہاں غارِ حرا ہے جہاں مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر پہلی وَحی نازِل ہوئی، ☆ یہاں پر ہر موسِم کے پھل (Fruits) ملتے ہیں، ☆معراج النبی اور ☆چاند کے دو ٹکڑے ہونے کے معجزات اِس شہر میں ظاہِر ہوئے، ☆دنیا کا سب سے پہلا پہاڑ جَبَلِ اَبِی قُبَیس یہیں واقِع ہے، ☆پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہاں اپنی حیاتِ ظاہِری کے 53 برس گزارے، ☆حضرت امام مہدی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا ظُہور

www.dawateislami.net

مکّے شریف میں ہی ہو گا۔[1]

مکّے کی حَسِیں شام کی دیکھوں میں بہاریں پھر دیکھوں مدینے کی شہا صُبح دل آرا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۷۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مکے شریف کے بابرکت مقامات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! شہرِ محبوب یعنی مکہ شریف میں فضیلت و برکت والے بہت سے مقامات موجود ہیں۔ آیئے! چند بابرکت مقامات کا تذکرہ سنتی ہیں، چنانچہ

مسجدِ جِعِرّانہ

مسجدِ جِعِرّانہ: مکہ شریف سے جانبِ طائف تقریباً 26 کلو میٹر پر واقع ہے۔ فتحِ مکہ کے بعد طائف شریف فتح کر کے واپسی پر ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہاں سے عُمرے کا اِحرام زیبِ تن فرمایا تھا۔ یوسف بن مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مقامِ جِعِرّانہ سے 300 اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَام نے عُمرے کا اِحرام باندھا ہے، سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (مقامِ) جِعِرّانہ پر اپنا عَصا مبارک گاڑا جس سے پانی کا چشمہ اُبلا جو نہایت ٹھنڈا اور میٹھا تھا۔[2] مشہور ہے کہ اِس جگہ پر کُنواں ہے۔ عبدُاللہ اِبنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما فرماتے ہیں: حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے طائف سے واپسی پر یہاں قِیام (Stay) کیا اور یہیں مالِ غنیمت بھی تقسیم فرمایا۔ آپ

1... عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص۲۰۰ ملخصا

2... بلد الامین، ص۲۲۱ ملخصا

www.dawateislami.net

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے 28 شوال المکرم کو یہاں سے عُمرے کا اِحرام باندھا تھا۔[1] اِس جگہ کی نسبت قریش کی ایک عورت کی طرف ہے جس کا لقب جِعِرّانہ تھا۔[2] عوام اِس مقام کو "بڑا عُمرہ" بولتے ہیں۔ یہ نہایت ہی پُر سوز مقام ہے، جیسا کہ

100 سے زائد بار دیدارِ مُصْطَفٰے

مشہور مُحَدِّث حضرت شَیْخ عبدُالحق محدث دِہلَوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ "اَخبارُ الاَخیار" میں نَقْل کرتے ہیں: میرے پیرو مرشِد حضرت شَیْخ عبدالوہاب متقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے مجھے تاکید فرمائی ہے کہ موقع ملنے پر جِعِرّانہ سے ضَرور عُمرے کا احرام باندھنا، یہ ایسا متبرک (یعنی بَرَکت والا) مقام ہے کہ میں نے یہاں ایک رات کے مختصر سے حصّے کے اندر سو(100) سے زائد بار مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خواب میں دیدار کیا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ۔ حضرت شیخ عبدالوہاب متقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا معمول تھا کہ عمرے کا اِحرام باندھنے کیلئے روزہ رکھ کر پیدل جِعِرّانہ جایا کرتے تھے۔[3]

کبھی تو مجھے خواب میں میرے مولیٰ ہو دیدارِ ماہِ عَرَب یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمَّم، ص۱۰۸)

مسجِد تنعیم

مسجِدُ الحرام سے تقریباً سات کلو میٹر پر حُدودِ حَرم سے باہَر مقامِ تنعیم پر یہ عالی شان مسجِد واقع ہے، اِسے "مسجِد عائشہ" بھی کہتے ہیں۔ خوش نصیب زائرینِ کِرام یہاں سے

1 . . . بلد الامین، ص ۲۲۰، ۲۲۱

2 . . . بلد الامین، ص ۱۳۷

3 . . . اخبار الاخیار، ص ۲۷۸ ملخصا، عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص ۲۳۳، ۲۳۲ ملخصا

www.dawateislami.net

عمرے کا اِحرام باندھتے ہیں، عوام اِس مقام کو "چھوٹا عمرہ" بولتے ہیں۔

مسجدِ تنعیم کی تعمیرات

تنعیم کے اِس تاریخی مقام پر سب سے پہلے محمد بن علی شافِعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے مسجِد تعمیر کی، پھر ابوالعباس امیرِ مکہ نے قُبّہ (یعنی گنبد) بنوایا، بعد اَزاں ایک بوڑھی خاتون نے خوبصورت مسجِد بنوائی۔[1]

جو مسلماں خانۂ کعبہ کا کرتے ہیں طواف اُن کو بھی اور سارے ہی سجدہ گزاروں کو سلام

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۰۹)

ولادت گاہِ سرورِ عالم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حضرت علّامہ قطب الدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت گاہ پر دُعا قبول ہوتی ہے۔[2] یہاں پہنچنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ آپ کوہِ مروَہ کے کسی بھی قریبی دروازے سے باہَر آجایئے۔ سامنے نَمازیوں کیلئے بَہُت بڑا اِحاطہ بنا ہوا ہے، اِحاطے کے اُس پار یہ مکانِ عالیشان اپنے جلوے لُٹا رہا ہے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ دُور ہی سے نظر آجائے گا۔ خلیفہ ہارون رشید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی والِدۂ محترمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا نے یہاں مسجِد تعمیر کروائی تھی۔ آج کل اِس مکانِ عَظَمت نشان کی جگہ لائبریری (Library) قائم ہے اور اِس پر یہ بورڈ لگا ہوا ہے: "مَکْتَبَۃُ مَکَّۃَ الْمُکَرَّمَۃ"۔[3]

---

1 . . . بلد الامین ص۱۳۹، ۱۳۸

2 . . . بلد الامین ص۲۰۱

3 . . . عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص۲۳۷

www.dawateislami.net

مکّے میں اُن کی جائے ولادت پہ یاخدا پھر چشمِ اَشکبار جمانا نصیب ہو

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۹۰)

غارِ حرا

تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ظُہُورِ رِسالت سے پہلے غارِ حرا میں ذِکْر و فِکْر میں مشغول رہے ہیں۔ یہ قبلہ رُخ واقع ہے۔ سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر پہلی وَحی اِسی غار میں اُتری، جو کہ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ۝۱ سے مَالَمْ یَعْلَمْ ؕ۝۵ تک پانچ آیتیں ہیں۔ یہ غار مُبارَک مسجدُ الحرام سے جانبِ مشرِق تقریباً تین میل پر واقع "جَبَلِ حِرا" پر ہے، اِس مبارَک پہاڑ کو جَبَلِ نُور بھی کہتے ہیں۔ "غارِ حِرا" غارِ ثَور سے افضل ہے کیونکہ غارِ ثَور نے تین(3) دن(Three Days) تک سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدم چُومے جبکہ غارِ حِرا رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبتِ بابرکت سے زیادہ عرصہ مشرف ہوا۔[1]

پھر عرب کی حسیں وادیاں ہوں کاش! مکّے کی شادابیاں ہوں
مجھ کو دیدار ثَور و حِرا کی میرے مولیٰ تُو خَیرات دیدے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۲۸)

خدیجۃُ الکُبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا مکان

مکّے مدینے کے سُلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب تک مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں رہے حضرت خدیجۃُ الکُبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے مکانِ عالی شان میں سُکُونَت پذیر رہے۔ شہزادۂ عظیم اِبراہیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے عِلاوہ تمام اَولاد بشمول شہزادیِ کونین بی بی فاطِمہ زَہرا رَضِیَ

1 . . . عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص۲۴۱

www.dawateislami.net

اللہُ عَنْہَا کی یہیں وِلادت ہوئی۔ جبریلِ اَمین عَلَیْہِ السَّلَام نے بارہا اِس مکانِ عالیشان کے اندر بارگاہِ رسالت میں حاضِری دی، حُضُورِ اَکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے نُزولِ وَحی اِسی میں ہوا۔ مسجدِ حرام کے بعد مکہ پاک میں اِس سے بڑھ کر افضل کوئی مقام نہیں۔ صد کروڑ بلکہ اربوں کھربوں افسوس! اب اِس مکانِ والا شان کے نشان تک مٹا دیئے گئے ہیں اور لوگوں کے چلنے کے لئے یہاں ہموار فَرش بنا دیا گیا ہے۔ مروَہ کی پہاڑی کے قریب واقع باب المروہ سے نکل کر بائیں طرف (Left side) حسرت بھری نگاہوں سے صِرْف اِس مکانِ عرشِ نشان کی فَضاؤں کی زِیارَت کر لیجئے۔[1]

اے خدیجہ! آپ کے گھر کی فضاؤں کو سلام ٹھنڈی ٹھنڈی دلکشا مہکی ہواؤں کو سلام

جَبَلِ ابو قُبَیس

جَبَلِ ابُو قُبَیس دُنیا کا سب سے پہلا پہاڑ ہے، جو مسجِدُ الحَرام کے باہَر صَفا و مَروہ کے قریب واقع ہے۔ اِس پہاڑ پر دُعا قَبول ہوتی ہے، اَہلِ مکہ قحط سالی کے موقع پر اِس پر آکر دُعا مانگتے تھے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ حجرِ اسود جنت سے یہیں نازِل ہُوا تھا۔[2] اِس پہاڑ کو "اَلْاَمین" بھی کہا گیا ہے کہ "طُوفانِ نُوح" میں حجرِ اسود اِس پہاڑ (Mountain) پر بحفاظت تشریف فرما رہا، ایک روایت کے مطابق کعبے شریف کی تعمیر کے موقع پر اِس پہاڑ نے حضرت اِبراھیم عَلَیْہِ السَّلَام کو پُکار کر عَرض کی: "حجرِ اسود اِدھر ہے۔"[3] منقول ہے، ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسی پہاڑ پر جلوہ اَفروز ہو کر چاند کے

1... عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص ۲۴۰

2... الترغیب والترھیب، کتاب الحج، باب الترغیب فی الطواف... الخ، ۲/۱۲۵، حدیث: ۲۰

3... بلد الامین، ص ۲۰۶ ملخصا

www.dawateislami.net

دو ٹکڑے فرمائے تھے۔ چُونکہ مکہ شریف پہاڑوں کے دَرمیان گھرا ہُوا ہے چُنانچہ اِس پر سے چاند دیکھا جاتا تھا پہلی (دوسری اور تیسری) رات کے چاند کو ہِلال کہتے ہیں لہٰذا اِس جگہ پر بَطورِ یادگار مسجدِ ہِلال تعمیر کی گئی۔ بعض لوگ اِسے مسجدِ بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کہتے ہیں۔[1]

جَبَلِ نُور و جَبَلِ ثَور اور اُن کے غاروں کو سلام نُور برساتے پہاڑوں کی قِطاروں کو سلام

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۶۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت، چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنت سے محبت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[2]

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں نیک ہوجائیں مسلمان مدینے والے

سفر کرنے کی سُنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! سَفر کرنے کی کچھ سُنّتیں اور آداب سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ ☆جب سفر کرنا ہو تو بہتر یہ ہے کہ پیر، جمعرات یا ہفتے کو کرے۔[3] ☆عورت کو بغیر شوہر یا محرم کے ساتھ لیے سفر کو جانا حرام ہے، اس میں کچھ حج کی خصوصیت نہیں، کہیں ایک دن کے راستہ پر بغیر شوہر

1... عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص۲۳۸ ملخصا

2... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۵

3... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/۴۰۰ ملخصا

www.dawateislami.net

یا محرم جائے گی تو گناہ گار ہو گی۔[1] ☆عورت کو بغیر محرم کے تین دن یا زیادہ کی راہ جانا، ناجائز ہے بلکہ ایک دن کی راہ جانا بھی۔[2] ☆سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جُبَیر بن مُطْعِم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو سفر میں اپنے سب رُفقا سے زیادہ خوشحال رہنے کیلئے روانگی سے پہلے یہ وِرد پڑھنے کی تلقین فرمائی:(1)سورۂ کافرون(2)سورۂ نصر(3)سورۂ اخلاص(4)سورۂ فلق(5)سورۂ ناس۔ ہر سورت ایک ایک بار اور ہر ایک کی اِبتدا میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اور سب سے آخر میں بھی ایک بار بِسْمِ اللہ پوری پڑھ لیجئے،(اِس طرح سورتیں پانچ ہوں گی اور بِسْمِ اللہ شریف چھ بار) جُبَیر بن مُطْعِم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں یوں تو صاحبِ مال تھا مگر جب سفر کرتا تو (سب رُفقا سے) بدحال ہو جاتا، جب سے یہ سورتیں سفر سے قبل ہمیشہ پڑھنی شروع کیں ان کی برکت سے واپسی تک خوشحال اور دولت مند رہتا۔[3] ☆راستے کی چڑھائی کی طرف یا سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے، بس وغیرہ جب سڑک کی اُونچی جانِب جارہی ہو تو "اَللّٰہُ اَکْبَر" اور سیڑھیوں یا ڈھلوان سے اُترتے ہوئے سُبْحٰنَ اللّٰہ کہئے ☆منزل پر اُترتے وَقْت یہ پڑھئے: اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ط ترجَمہ: میں اللہ کریم کے کامِل کلمات کے واسطے سے ساری مخلوق کے شَر سے پناہ مانگتا ہوں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ ہر نقصان سے بچے گا۔[4] ☆دورانِ سفر بھی نَماز میں ہر گز کوتاہی نہ ہو، ☆راستے میں بس

1... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/۶۵۷

2... بہار شریعت، ۱/۷۵۲، حصہ:۴

3... مسند ابی یعلیٰ، مسند عمرو بن العاص، ۶/۲۶۵، حدیث:۷۳۸۲

4... الحصن الحصین، ص۸۲

www.dawateislami.net

خراب ہو جائے تو ڈرائیور یا مالِکان بس وغیرہ کو کوسنے اور بک بک کر کے اپنی آخِرت داؤ پر لگانے کے بجائے صَبر سے کام لیجئے اور جنت کی طلب میں ذِکر و دُرُود میں مشغول ہو جایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیر اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

بیان:9 ہر جلسہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

نبیِّ اکرم نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: اللہ پاک کی خاطر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب آپس میں ملیں اور مُصافَحہ کریں (یعنی ہاتھ ملائیں) اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[1]

کعبہ کے بدر الدُّجیٰ تم پہ کروڑوں دُرُود طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروڑوں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

---

1 ... مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/۹۵، حدیث: ۲۹۵۱

2 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی و بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَسْت آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

درِ رسول پر حاضر ہونے والا بخشا گیا

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حَرْب ہِلَالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بیان کیا: ایک مرتبہ میں روضۂ رسول پر حاضِر تھا کہ ایک اَعرابی (عَرب کے دِیہات کا رہنے والا) آیا اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں اِس طرح عرض گزار ہوا: یا رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اللّٰہ پاک نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر جو سچی کتاب نازِل فرمائی اُس میں (پارہ 5، سورۃ النساء کی) یہ آیت بھی ہے:

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر

www.dawateislami.net

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ﴿۶۴﴾

ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ (پ۵، النساء: ۶۴)

اے میرے آقا و مولیٰ! میں اللہ پاک سے اپنے گناہوں کی مُعافی طَلَب کرتے ہوئے حاضرِ دربار ہوں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنا شفیع (شفاعت کرنے والا) بناتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ عاشقِ رسول رونے لگا اور اُس کی زَبان پر یہ اَشعار جاری تھے:

یَا خَیْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمُهٗ فَطَابَ مِنْ طِیْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَكَمُ

رُوْحِی الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاكِنُهٗ فِیْهِ الْعِفَافُ وَفِیْهِ الْجُوْدُ وَ الْكَرَمُ

ترجمہ: اے وہ بہترین ذات جس کا مُبارَک وُجُود اس زمین میں دفن کیا گیا تو اِس کی عُمدگی اور پاکیزگی سے میدان اور ٹیلے معطّر (خوشبودار) ہو گئے۔ میری جان فِدا ہو اُس قبرِ انور پر جس میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ آرام فرما ہیں! جس میں پاک دامنی، سخاوت اور عَفْو و کرم کا بیش بہا خزانہ ہے۔

وہ عاشقِ رسول کافی دیر تک اِن اَشعار کی تکرار کرتا رہا، پھر اپنے گناہوں کی مُعافی مانگتا ہوا اشکبار آنکھوں سے وہاں سے رخصت ہو گیا۔ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حرب ہِلَالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میں سویا تو خواب میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت سے شَرَف یاب ہوا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے اِرشاد فرمایا: اُس اَعرابی سے ملو، اُسے خوشخبری سناؤ کہ اللہ پاک نے میری سِفارش کی وجہ سے اُس کی مغفِرت فرما دی ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... عُیون الحکایات، الحکایۃ الرابعۃ والاربعون بعد الاربعمائۃ، ص۳۷۸ ملخّصًا

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! "جو روتا ہے اس کا کام ہوتا ہے" کی کھلی حقیقت بیان کردہ حکایت سے ہمارے سامنے واضح ہوئی کہ اس اَعرابی (دیہاتی) کا گریہ و زاری کرنا، اس کا رونا، آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دربار میں تڑپنا، نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پکارنا، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ اقدس میں آنسو بہانا کام آگیا کہ خود اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے مغفرت کی بشارت عطا فرمائی۔ یادرکھئے! جہاں پانی بہتا ہے وہاں سبزہ اُگتا ہے اور مدینے شریف کی تو کیا ہی بات ہے وہاں جو آنسو بہائے تو اس کی مرادیں پوری ہوتی ہیں، وہاں مغفرت کے پروانے تقسیم ہوتے ہیں، وہاں گناہگاروں کو دامنِ رحمت میں لیا جاتا ہے، وہاں بے سہاروں کی بگڑیاں بنتی ہیں، وہاں غم کے ماروں کی غمخواری کی جاتی ہے، وہاں حاجت مندوں کی حاجت روائی کی جاتی ہے، یہ وہ بابرکت مقام ہے کہ یہاں جو بھی آتا ہے جھولیاں بھر کے جاتا ہے، جو مدینے جاتے ہیں وہ دل کی مرادیں پاتے ہیں، جو جانے کے اسباب نہیں پاتے وہ مدینے کی یاد میں تڑپتے ہی رہتے ہیں، دنیا میں بہت سے ایسے لوگ موجود ہوں گے جن کے پاس بے انتہا مال و دولت ہے، جنہوں نے دنیا بھر کی سیر بھی کی ہوگی مگر آہ! عُشَّاقانِ رسول کے مرکزِ عقیدت "مدینۂ منورہ" اور اس کے حسین و دلکش مقامات کی زیارت سے اب تک محروم ہوں گے، بعض وہ عاشقانِ رسول جن کے پاس مدینے شریف جانے کے لئے نہ تو مال ہوتا ہے اور نہ ہی جانے کے اسباب موجود ہوتے ہیں مگر جب ان کا بلاوا آتا ہے، زیارتِ مدینہ کے لئے ان کا رونا، ان کی سچی تڑپ، مسلسل دعائیں اور مخلصانہ کوششیں رنگ لاتی ہیں، اسباب بنتے چلے جاتے ہیں اور بالآخر انہیں بھی مدینہ پاک اور سبز سبز گنبد کی زیارت کا جام پینا

www.dawateislami.net

نصیب ہو جاتا ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ

کہاں کا منصب کہاں کی دولت قسم خُدا کی ہے یہ حقیقت
جنہیں بُلایا ہے مُصطفٰے نے وہی مدینے کو جارہے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مدینہ طیبہ ایسا برکت و عظمت والا مقام ہے کہ جو وہاں جاتی ہے اس کا واپس آنے کو جی نہیں چاہتا کیونکہ مدینہ طیبہ میں ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے منسوب بے شمار یادیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا روضہ مبارک ہے، مدینہ طیبہ میں ایسا دلی سکون ملتا ہے کہ جو دنیا کے کسی شہر اور کسی خوبصورت مقام پر بھی نہیں ملتا، لہٰذا اگر کبھی راہِ مدینہ میں کوئی پریشانی آجائے یا مدینہ طیبہ میں کوئی تکلیف استقبال کرے تو صبر کر کے سعادت سمجھ کر اسے قبول کر لینا چاہئے کہ وہاں تکلیف پر صبر کرنے والیوں کے لئے اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی شفاعت کی بشارت عطا فرمائی ہے، چنانچہ

مدینۂ طیّبہ کی تکالیف پر صبر کی فضیلت

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص ارادۃً میری زیارت کو آیا وہ قِیامت کے دن میری حفاظت میں رہے گا اور جو شخص مدینے میں رِہائش اختیار کرے گا اور مدینے کی تکالیف پر صبر کرے گا تو میں قِیامت کے دن اُس کی گواہی دوں گا اور اُس کی شَفاعت کروں گا اور جو شخص حَرَمَین (یعنی مکے، مدینے) میں سے کسی ایک میں مرے گا اللہ پاک اُس کو اِس حال میں قبر سے اٹھائے گا کہ وہ قِیامت کے خوف

www.dawateislami.net

سے امن میں رہے گا۔[1]

موت عطارؔ کو مدینے میں آئے اب تو نہ جائے گھر آقا

(وسائلِ بخشش مرمَّم، ص۱۷۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً عاشقانِ رسول کے لئے راہِ مدینہ کا ہر کانٹا بھی پھول کی طرح ہے لہٰذا سفرِ مدینہ کے دوران اگر کوئی پریشانی آجائے، کوئی تنگ کرے، دھکا دے، خلافِ مزاج بات کہہ دے یا اچانک کوئی زمینی یا آسمانی آفت آجائے تو اس موقع پر بے صبری کرنا، آہ و بکا کرنا، الجھنا، بدلہ لینا اور شکوے شکایات کرنا بہت بڑی محرومی کا سبب بن سکتا ہے۔ یوں ہی جتنا عرصہ مدینہ پاک کی فضاؤں میں گزرے تو کوشش کیجئے کہ ادب و تعظیم کا دامن ہاتھوں سے چھوٹنے نہ پائے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ! اللہ والے مدینہ پاک کا بہت زیادہ ادب واحترام بجالاتے ہیں۔ آیئے! ایک زبردست عاشقِ رسول بزرگ کی مدینے سے محبت اور ادب کے بارے میں 2 دلنشین واقعات سنئے، چنانچہ

مدینے سے محبت کا انداز

مالکیوں کے عظیم پیشوا حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ زبردست عاشقِ رسول اور مدینۂ منورہ کا ادب (Respect) کرنے والے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ مدینے میں رہنے کے باوجود قضائے حاجت کے لیے حرمِ مدینہ سے باہر تشریف لے

1 . . . مشکاۃ، کتاب المناسک، باب حرم المدینۃ ۱/۵۱۲، حدیث ۲۷۵۵

www.dawateislami.net

جاتے اور حدودِ حرم سے باہر جاکر اپنی طبعی حاجت سے فارغ ہوتے۔[1]

یادِ طیبہ میں گم رہوں ہر دم تیرا ہر دم رہے خیال آقا

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امامِ مالک اور تعظیمِ خاکِ مدینہ

حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے دروازے پر خُراسَان یا مصر کے گھوڑے بندھے ہوئے دیکھے۔ ان سے زیادہ عمدہ گھوڑے میں نے کبھی نہ دیکھے تھے۔ میں نے عرض کی: یہ کتنے عمدہ گھوڑے ہیں۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں یہ سب آپ کو تحفے (Gift) میں دیتا ہوں۔ میں نے عرض کی: ایک گھوڑا آپ اپنے لئے رکھ لیجئے۔ تو فرمایا: مجھے اللہ پاک سے حیا آتی ہے کہ اِس مبارک زمین کو اپنے گھوڑے کے قدموں تلے روندوں، جس میں اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف فرما ہیں۔[2]

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ اَو پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے

اللہ اکبر! اپنے قدم اور یہ خاکِ پاک حسرت ملائکہ کو جہاں وَضْعِ سَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰہ! سنا آپ نے! امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کس قدر مدینہ شریف سے

1... بستان المحدثین، ص۱۹

2... احیاء العلوم، کتاب العلم، الباب الثانی فی العلم المحمود... الخ، ۱/۴۸ ملخصا

www.dawateislami.net

محبت فرماتے اور اس کا ادب کرنے والے تھے۔ چونکہ آپ عالِمِ مدینہ بھی تھے تو ادب بھی آپ کی طبیعت میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا جبکہ آج ہمارے معاشرے کو علم وادب دونوں کی بہت ضرورت ہے، علم کی دولت پاس ہو گی تو ادب کی سعادت بھی ملے گی اور علم سے خالی ہوں گی تو خطرہ ہے کہ بے ادبی کی گہری کھائی میں جا گریں۔ خصوصاً سفر مدینہ کے دوران تو زائرِ مدینہ کو پھونک پھونک کر قدم رکھنا اور باادب رہنا بہت ہی زیادہ ضروری ہے۔ یہ وہ در ہے جس کا ادب ہمارے رب نے ہمیں سکھایا ہے، لہٰذا اس معاملے میں تھوڑی سی سستی و کوتاہی کا مظاہرہ کرنا بہت بڑے نقصان و خُسران کا سبب ہے۔ آیئے! اس بارے میں ایک عبرت ناک واقعہ سنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

مدینے کی دہی کی بے ادبی کا وبال

ایک شخص مدینہ منورہ میں ہر وقت روتا اور معافی مانگتا رہتا، جب اس سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو اس نے جواب دیا۔ ایک دن میں نے مدینہ طیبہ کے دہی کو کھٹا اور خراب کہہ دیا، یہ کہتے ہی میری نسبت (معرفت) سلب ہو گئی اور مجھ پر عتاب (سختی) ہوا کہ دیارِ محبوب کی دہی کو خراب کہنے والے نگاہِ محبت سے دیکھ! محبوب کی گلی کی ہر ہر چیز عمدہ ہے۔[1]

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے ادبوں سے اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادبی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . بہار مثنوی، ۱۲۸ ماخوذاً

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مدینے جانے والوں کی قسمت کا ستارہ عروج پر ہوتا ہے، ان کے نصیب چمک رہے ہوتے ہیں، ان کی سعادتوں کی معراج ہوتی ہے، ان کی خوشی دیکھنے والی ہوتی ہے اور ان پر رحمتِ الٰہی کی بارش چھما چھم برس رہی ہوتی ہے بلکہ روضۂ رسول کی زیارت کا جام پینے والوں کو نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زبانِ حق ترجمان سے شفاعت کا پروانہ عطا فرمایا ہے، چنانچہ

شفاعت واجب ہو جاتی ہے

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ یعنی جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔[1]

سُبْحٰنَ اللّٰہ! ذرا سوچئے تو سہی! وہ کیسا عظمتوں اور برکتوں والا مقام ہے کہ جس کی زیارت کریں تو شفاعت کی خیرات، وہاں رہیں تو برکتیں اور اگر وہیں دم نکل جائے تو شفاعت کا وعدہ ہے۔ امامِ عشق و محبت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں:

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۲۲)

روضۂ رسول وہ عظیم جگہ ہے جہاں ستر ہزار فرشتے صبح حاضری دیتے ہیں۔ ستر ہزار فرشتے شام کو حاضری دیتے ہیں، جن کو ایک بار حاضری مل جائے ان کو دوبارہ حاضری کا شرف نہیں ملتا، لیکن عاشقانِ رسول پر اللہ پاک اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ انہیں ایک بار نہیں بلکہ بار بار حاضری کی اجازت عطا

---

1 . . . دار قطنی، کتاب الحج، باب المواقیت، ۲/ ۳۵۱، حدیث: ۲۶۶۹

www.dawateislami.net

کی جاتی ہے، غلامانِ مصطفےٰ چاہے کتنے ہی بڑے گناہ گار و خطاکار ہوں، مگر پھر بھی اس در سے انہیں خالی ہاتھ نہیں لوٹایا جاتا۔ وہ تو ایسے کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہیں جو غلاموں کی فریاد سنتے، ان کی خالی جھولیوں کو بھرتے اوران کی حاجت روائی بھی فرماتے ہیں، چنانچہ

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کھانا کھلایا

حضرت سیِّدُنا امام یوسُف بن اسماعیل نَبہانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نَقْل کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابو العبّاس احمد بن نفیس تُونسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک بار مدینۂ منوَّرہ میں سخت بھوک کے عالَم میں سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مَزارِ پُرانوار پر حاضِر ہو کر عرض گزار ہوا، یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں بھوکا ہوں۔ یکایک آنکھ لگ گئی، کسی نے جگا دیا اور مجھے ساتھ چلنے کی دعوت دی، چُنانچہ میں ان کے ساتھ ان کے گھر آیا، میزبان نے کھجوریں، گھی اور گندُم کی روٹی پیش کر کے کہا: پیٹ بھر کر کھا لیجئے کیوں کہ مجھے میرے جَدِّ امجد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ کی مَیزبانی کا حکم دیا ہے۔ آئندہ بھی جب کبھی بھوک محسوس ہو ہمارے پاس تشریف لایا کریں۔[1]

مانگیں گے مانگے جائیں گے مُنہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ "لا" ہے نہ حاجت "اگر" کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۲۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... حجۃ اللہ علی العالمین، ص ۵۷۳

www.dawateislami.net

اے زائرِ روضۂ انور! مغفرت یافتہ لوٹ جاؤ

حضرت سَیِّدُنا حاتِم اصم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پیارے آقا عَلَیْہِ السَّلَام کے روضۂ انور پر حاضری دے کر یہ دعا کی: یا اللہ! میں نے تیرے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قبرِ انور کی زیارت کی، اب تو مجھے نامراد نہ لوٹا، آواز آئی! اے بندے ہم نے تمہیں اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پاکیزہ تربت (قبر انور) کی زیارت کی اجازت ہی تب دی، جب تمہیں پاک کرنا منظور کیا۔ اب تم اور تمہارے ساتھ زیارت کرنے والے، مغفرت یافتہ لوٹ جاؤ، بے شک اللہ پاک تم سے اور ان سے راضی ہو گیا جنہوں نے پیارے نبی محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روضۂ انور کا دیدار کیا۔[1]

روضۂ پاک کے سائے میں بُلا کر آقا — آنکھ دے دیجئے میں آپ کا جلوہ دیکھوں
چوم لوں کاش! نگاہوں سے سنہری جالی — اشکبار آنکھ سے منبر کا بھی جلوہ دیکھوں

(وسائلِ بخشش مرمَّم، ص۲۶۰)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! روضۂ انور کی زیارت کرنا کس قدر باعثِ سعادت و برکت ہے کہ روضۂ انور کی زیارت کرنے والوں کو بارگاہِ الٰہی سے مغفرت کے پروانے تقسیم کئے جاتے ہیں، تو کتنی خوش نصیب ہیں وہ اسلامی بہنیں جو مدینہ پاک کی حاضری کا شرف پا چکیں، جنہوں نے سبز سبز گنبد کے حسین جلووں کو دیکھ کر اپنے کلیجے ٹھنڈے کئے، جنہوں نے مسجد نبوی کے دلکش میناروں کی زیارت کا جام پیا۔ جنہوں نے آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے منبر و محراب کو

1 . . . الروض الفائق، المجلس الثانی والخمسون فی زیارۃ النبی، ص۳۰۶

www.dawateislami.net

اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھنے کا اعزاز حاصل کیا۔ یقیناً یادِ مدینہ انہیں اب بھی بے قرار رکھتی ہو گی، جب وہ تصاویر میں ان مناظر کو دیکھتی ہوں گی تو ان کی آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہوں گی، دل بے قابو ہونے لگتا ہو گا۔ اے کاش! رب کریم ان خوش نصیب اسلامی بہنوں کے طفیل ہم گناہگاروں کو بھی حاضریِ مدینہ کی سعادت عطا فرمادے، اے کاش! آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمیں بھی اپنے قدموں میں بلالیں، اے کاش! ہمیں بھی سبز سبز گنبد کے پُرنُور جلوے دیکھنا نصیب ہو جائیں، اے کاش! ہمیں بھی سنہری جالیوں کے سامنے دُرود و سلام پڑھنے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ اے کاش! ہمیں بھی ایمان وعافیت کے ساتھ میٹھے مدینے میں موت اور جنت البقیع میں دو گز زمین نصیب ہو جائے۔ یاد رکھئے! مدینے شریف میں مرنا اور جنت البقیع میں دفن ہونا بہت بڑی سعادت مندی کی بات ہے، جیسا کہ

مدینے میں مرنے کی فضیلت

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّمُوْتَ بِالْمَدِیْنَةِ فَلْیَمُتْ بِهَا تم میں سے جس سے ہو سکے کہ وہ مدینے میں مرے تو مدینے ہی میں مرے، فَاِنِّیْ اَشْفَعُ لِمَنْ یَمُوْتُ بِهَا کیونکہ میں مدینے میں مرنے والے کی شفاعت کروں گا۔[1]

ایک اور مقام پر فرمایا: (قیامت میں جب سب کو قبروں سے اُٹھایا جائے گا) سب سے پہلے میری پھر ابو بکر و عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا) کی قبریں شَق ہوں گی، پھر میں جنّتُ البقیع والوں کے پاس جاؤں گا، تو وہ میرے ساتھ اکٹھے ہوں گے، پھر میں اَہلِ مکہ کا انتظار

1 . . . ترمذی، کتاب المناقب، باب فی فضل المدینة، ۵/۴۸۳، حدیث: ۳۹۴۳

www.dawateislami.net

کروں گا حتّٰی کہ حرمینِ شریفین کے درمیان انہیں بھی اپنے ساتھ کرلوں گا۔[1]

عاشقِ مدینہ، امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدینے پاک میں مرنے اور بقیعِ پاک میں دفن ہونے کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے اپنے نعتیہ دیوان "وسائلِ بخشش" میں لکھتے ہیں کہ

عطا کر دو عطا کر دو بقیعِ پاک میں مدفن مِری بن جائے تُربت یا شہِ کوثر مدینے میں

(وسائلِ بخشش مرمَّم، ص۲۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

یادِ مدینہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم مدینہ پاک کے فضائل و خصائص اور وہاں کے مقاماتِ مقدسہ کا ذکرِ خیر سن رہی ہیں۔ یاد رہے! ذِکرِ مدینہ عاشِقانِ رسول کے لئے باعِثِ تسکینِ دل و جان ہے، دُنیا کی جِتنی زبانوں میں جس قدر قصیدے مدینۂ منورہ کے ہِجر و فِراق (جُدائی) اور اِس کے دیدار کی تمنّا میں پڑھے گئے، اُتنے دنیا کے کسی اور شہر یا خِطّے (سرزمین) کے لئے نہیں پڑھے گئے، جسے ایک بار بھی مدینے کا دِیدار ہو جاتا ہے وہ اپنے آپ کو بَخت بیدار (خُوش قسمت) سمجھتا اور مدینے میں گُزرے ہوئے حَسین لمحات کو ہمیشہ کے لئے یادگار قرار دیتا ہے۔ عُشّاقِ مدینہ اِس کی فُرقت (جُدائی) میں تڑپتے اور زِیارت کے بے حد مُشتاق رہتے ہیں۔ مدینہ کیا ہے اور مدینے سے عشق کیسا ہونا چاہئے؟ مدینے سے جدائی کے وقت ہمارے جذبات کیسے ہونے چاہئیں؟ اس

1 . . . ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی حفص عمر۔۔الخ، ۵/۳۸۸، حدیث: ۳۷۱۲

www.dawateislami.net

کے لئے بزرگانِ دین کی سیرت اور ان کا کردار ہمارے لئے لائقِ تقلید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بزرگانِ دین کے خمیر میں مدینے اور محبوب کی گلیوں کا عشق کوٹ کوٹ کر بھرا ہوتا ہے۔ مدینے سے دوری اور شہرِ محبوب کی جدائی ان کے لئے ایک ناقابلِ برداشت مرحلہ ہوتا ہے۔ انہیں ہرگز یہ گوارا نہیں ہوتا کہ کوئی انہیں شہرِ محبوب سے جدا کرے، یوں ہی بعض بزرگانِ دین کا سفر مدینہ سے واپسی کا منظر بھی انتہائی پُر درد اور قابلِ رشک ہوتا ہے۔ مدینے سے جدائی پر یہ حضرات ایسے پھوٹ پھوٹ کر روتے ہیں جیسے کوئی بچہ اپنی ماں سے جدائی پر روتا اور حَسرت سے بار بار مڑ مڑ کر اسے دیکھتا ہے۔ آیئے! بطورِ ترغیب بزرگوں کے عشق و محبت میں ڈوبے ہوئے معمولات کے بارے میں سنتی ہیں تاکہ جن کی آنکھوں نے مدینہ دیکھ لیا ہے ان کے دل میں مدینے کی یادیں تازہ ہو جائیں اور جو وہاں کی پر کیف فضاؤں کو دیکھنے کے لئے بے قرار ہیں ان کی تڑپ میں مزید اضافہ ہو جائے، چنانچہ

میں چھوڑ کر مدینہ نہیں جاتا نہیں جاتا

خلیفہ ہارونُ الرَّشید نے حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے پوچھا: ”کیا آپ کا کوئی گھر ہے؟“ فرمایا: ”نہیں۔“ تو اُس نے آپ کی خدمت میں تین ہزار (Three Thousand) دینار پیش کرتے ہوئے کہا کہ ”اِن سے گھر خرید لیجئے!“ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے دینار لے کر رکھ لئے اور انہیں خرچ نہ کیا۔ جب خلیفہ ہارونُ الرَّشید مدینۂ مُنَوَّرہ سے جانے لگا تو اُس نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمت میں عرض کی: ”آپ کو ہمارے ساتھ چلنا ہو گا کیونکہ میں نے عَزم (اِرادہ) کیا ہے کہ لوگوں کو (حدیثِ پاک کی مشہور کتاب) **”مُؤَطَّا“** پر

www.dawateislami.net

جمع کروں جس طرح امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمان بن عَفَّان رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے لوگوں کو ایک قرآن پر جمع کیا تھا۔" آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: لوگوں کو صرف **"مُؤَطَّا"** پر اِکٹھا کرنے کا تو کوئی جواز نہیں کیونکہ اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن مختلف شہروں میں چلے گئے، وہاں انہوں نے اَحادیث بَیان فرمائیں جس کی وجہ سے اَب مصر کے ہر شخص کے پاس اَحادیث کا عِلْم ہے اور مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اِرْشاد فرمایا کہ "میری اُمّت کا اِختلاف رحمت ہے۔" اور رہا (مدینہ چھوڑ کر) تمہارے ساتھ جانا تو اِس کی بھی کوئی صورت نہیں کیونکہ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے کہ "مدینہ اُن کے لئے بہتر ہے اگر وہ سمجھیں۔"[1] ایک روایت میں ہے: مدینہ (گناہوں کے) میل کو ایسے چُھڑاتا ہے جیسے بھٹی لوہے کا زنگ دور کرتی ہے۔ "پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خلیفہ ہارونُ الرَّشید سے فرمایا: "یہ رہے تمہارے دینار چاہو تو اِنہیں لے لو اور چاہو تو چھوڑ دو۔" یعنی تم مجھے اِسی وجہ سے مدینہ چھوڑنے پر پابند کرتے ہو کہ تم نے میرے ساتھ اچھا سُلوک کیا ہے تو (سُنو!) میں مدینۂ مُنَوَّرَہ پر دنیا کو ترجیح نہیں دیتا۔[2]

جو یادِ مدینہ میں دن رات تڑپتے ہیں
دور اُن سے مدینے کا دربار نہیں ہوتا

(وسائلِ بخشش مرمَّم، ص۱۶۴)

جدائی کی گھڑیاں

جب مدینہ منورہ سے جدائی کی گھڑیاں قریب آتی ہیں تو امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ

1 ... مسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینۃ، ص۵۴۵، حدیث: ۱۳۶۳

2 ... جامع الاصول، الباب الرابع فی ذکر الائمۃ، الامام مالک، ۱/۱۲۱

www.dawateislami.net

بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا اضطراب بَہُت بڑھ جاتا ہے۔ آپ جدائی کے غم میں بے چین ہو جاتے ہیں۔ مدینے شریف سے جدائی کا منظر پوری طرح لفظوں میں بیان کرنا بے حد مشکل ہے۔ آپ نے ۱۴۰۰ھ کی حاضری میں رخصت کے وقت اشکبار آنکھوں سے سنہری جالیوں کے روبرو مواجہہ شریف کے سامنے اپنی الوداعی کیفیت کا جو نقشہ اشعار کی صورت میں کھینچا ہے۔ آیئے! چند اشعار سنئے:

کوئے جاناں کی رنگیں فضاؤ! اے معطر مُعَنبر ہواؤ!
لو سلام آخری اب ہمارا الوداع آہ شاہِ مدینہ
آنکھ سے اب ہُوا خون جاری، روح پر بھی ہوا رنج طاری
جلد عطّارؔ کو پھر بلانا الوداع آہ شاہِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمَّم، ص۳۶۵،۳۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ طیبہ کے بابرکت مقامات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مرکزِ عُشّاق یعنی میٹھا میٹھا مدینہ سارا کا سارا نور بار ہے اور آج بھی جگہ بہ جگہ مختلف دل کش مساجد اور ضیابار مقاماتِ مقدسہ اپنی برکتیں لٹا رہے ہیں۔ مشہور محدث حضرت علّامہ شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے عشق و مَستی میں ڈوب کر کتنی پیاری بات کہی ہے کہ دل کی نظر رکھنے والے یہ جانتے ہیں کہ مکّے مدینے کے پہاڑوں اور وادِیوں میں کس قَدر نورانیّت ظاہِر ہو رہی ہے! بے شک اس کا سبب یہی ہے کہ ان تمام جگہوں میں کوئی بھی ایسا ذرّہ نہیں

www.dawateislami.net

جس پر نَظرِ مُبارَک نہ پڑی ہو اور وہ دیدارِ رسالت مآب سے فیضیاب نہ ہوا ہو۔[1]

آ کہ میں روح کی ہر تہ میں سَمولوں تجھ کو اے ہوا تُو نے تو سرکار کو دیکھا ہو گا

آیئے! حُصولِ بَرَکت کے لئے مدینہ طیبہ کی چند مساجد اور محترم مقامات کا ذِکر سنئے تاکہ زائرین و عاشقانِ رسول انہیں تلاش کر کے وہاں نوافل پڑھیں، جہاں آثار نہ پائیں وہاں کی فَضاؤں کی زیارت کر کے بَرَکت حاصل کریں اور وہاں دعائیں مانگیں۔

(1) مسجدِ قُبا شریف

مدینہ طیبہ سے تقریباً تین کلو میٹر جُنوب مغرب کی طرف "قُبا" نامی ایک قدیمی گاؤں ہے جہاں یہ مُتَبَرَّک مسجد بنی ہوئی ہے، قرآنِ کریم اور اَحادیثِ صحیحہ میں اِس کے فضائل نہایت اِہتِمام سے بیان فرمائے گئے ہیں۔ مسجدِ نَبَوِی شریف سے درمیانی چال سے چل کر تقریباً 40 منٹ میں عاشقانِ رسول مسجدِ قُبا پہنچ سکتے ہیں۔ حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہر ہفتے کو کبھی پَیدل تو کبھی سُواری پر مسجدِ قُبا تشریف لے جاتے تھے۔[2] آیئے! مسجد قبا میں حاضر ہو کر نماز پڑھنے کے فضائل پر مشتمل دو فرامین مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے، چنانچہ

مسجد قبا میں نماز پڑھنے کے فضائل

نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مسجدِ قُبا میں نَماز پڑھنا "عمرے" کے برابر ہے۔[3] ایک اور مقام پر فرمایا: جس شخص نے اپنے گھر میں وُضو کیا پھر مسجدِ

1 ... جذب القلوب ص ۱۴۸

2 ... بخاری، کتاب فضل الصلاۃ ... الخ، باب من اتی مسجد قباء ... الخ، ۱/۴۰۲ حدیث: ۱۱۹۳

3 ... ترمذی، ابواب الصلوٰۃ، باب ماجاء فی الصلوۃ فی مسجد قباء، ۱/۳۴۸، حدیث: ۳۴۸

www.dawateislami.net

قُبا میں جا کر نَماز پڑھی تو اُسے "عمرے" کا ثواب ملے گا۔[1]

(2) مسجدِ غَمامہ

مَکَّۂ مکرّمہ یا جَدَّہ شریف سے جب مدینۂ مُنوَّرہ آتے ہیں تو مسجدِ نَبَوِی شریف آنے سے قَبل اُونچے قُبّوں (گنبدوں) والی ایک نہایت ہی خوب صورت مسجد آتی ہے یہی "مسجدِ غَمامہ" ہے۔ ہمارے پیارے آقا مکی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے 2 ہجری میں پہلی بار عیدُ الْفِطر اور عیدُ الاَضْحٰی کی نَماز اِس مَقام پر کُھلے میدان میں ادا فرمائی ہے۔ یہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بارِش (Rain) کے لئے دُعا فرمائی، دُعا فرماتے ہی بادَل آئے اور بارِش برسنی شُروع ہو گئی۔ "بادَل" کو عَرَبی زَبان میں غَمامَہ کہتے ہیں اِسی نِسبَت سے اِسے اب مسجدِ غَمامہ کہتے ہیں۔ یہاں کُھلا میدان تھا، پہلی صدی کے مُجدِّد، امیرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن عبدُ العزیز رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے یہاں مسجِد تعمیر کروادی۔ آیئے! اب چند مزید مقدس مقامات کے بارے میں سنئے، چنانچہ

(3) جنّت کی کیاری

تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُجرۂ مُبارَکہ (جس میں سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مزارِ پُر انوار ہے) اور مِنبرِ نور بار (جہاں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ خُطبہ اِرشاد فرمایا کرتے تھے) کا درمِیانی حصّہ جس کا طُول (یعنی لمبائی) 22 میٹر اور عَرض (چوڑائی) 15 میٹر ہے۔ رَوضَۃُ الجنّہ یعنی "جنّت کی کیاری" ہے، چُنانچہ

ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ

1 . . . ابنِ ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوٰۃ۔ الخ، باب ماجاء فی الصلوۃ فی مسجد قبا، ۲/۱۷۵، حدیث: ۱۴۱۲

www.dawateislami.net

رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ یعنی میرے گھر اور منبر کی دَرمیانی جگہ جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔[1] عام بول چال میں لوگ اِسے "رِیَاضُ الْجَنَّة" کہتے ہیں مگر اصل لفظ "رَوضَةُ الْجَنَّه" ہے۔

یہ پیاری پیاری کیاری ترے خانہ باغ کی سرد اِس کی آب و تاب سے آتش سَقَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۱۱)

مزارِ سیّدُنا حمزہ

حضرت سَیِّدنا امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ غزوۂ اُحُد (3ہجری) میں شہید ہوئے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مزار فائضُ الانوار اُحُد شریف کے قریب واقع ہے۔ ساتھ ہی حضرت سیّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر اور حضرتِ سیّدُنا عَبْدُ اللّٰہ بن جَحْش رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہما کے مزارات بھی ہیں۔ غزوۂ اُحُد میں 70 (Seventy) صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے جامِ شہادت نوش کیا تھا اُن میں سے اکثر شُہدائے اُحُد بھی ساتھ ہی بنی ہوئی چار دیواری میں آرام فرما ہیں۔

وہ شہیدوں کے سردار حمزہ، اور جتنے وہاں ہیں صحابہ
تو سبھی کے مزاروں پہ جاکر، تو سلام ان سے رو رو کے کہنا

(وسائلِ بخشش مرمّم، ۵۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذُوالْقَعْدَةِ الْحَرَام کا مبارک مہینا شروع ہونے والا ہے، 2 ذُوالْقَعْدَةِ الْحَرَام کو صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی

1 . . . بخاری، کتاب فضل الصلاۃ . . . الخ، باب فضل ما بین القبر والمنبر، ۱/۴۰۲ حدیث: ۱۱۹۳

www.dawateislami.net

محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا عُرس مبارک منایا جاتا ہے۔ آیئے! اِسی مُناسَبَت سے صَدْرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرتِ مُبارَکہ کے گوشوں کی چند جھلکیاں ملاحظہ فرمایئے، چنانچہ

سیرت مبارکہ کی جھلکیاں

صدرُ الشّریعہ، بدرُ الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 1300 ہجری بمطابق 1882 عیسوی میں مشرقی یوپی (ہند) کے قصبے مَدِیْنَۃُ الْعُلَمَاء گھوسی میں پیدا ہوئے۔[1] آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی پیشانی کشادہ، رنگ گندمی، گھنی داڑھی، بدن (Body) صحت مند اور قد درمیانہ تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دونوں ہاتھ باندھ کر، آنکھیں بند کر کے نہایت تَوَجُّہ کے ساتھ نعت شریف سُنا کرتے اور اِس دوران آپ کی آنکھوں سے اَشک جاری ہو جاتے۔[2] آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تمام عُمر شَجَرِ اسلام کی آبیاری کے لئے کوشاں رہے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں قرآن پاک کا ترجمہ کرنے کی عرض کی، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے سُن سُن کر اِملا کیا اور تَرْجَمۂ کنزالایمان کی صورت میں مسلمانوں کو اِیمان کا خزانہ عطا فرمانے کا سبب بنے، اِسی طرح بہار شریعت جیسی عظیمُ الشّان کتاب تصنیف فرما کر عالَمِ اسلام پر اِحسان فرمایا۔ بالآخر 1367 ہجری کی دوسری شب 12 بج کر 26 منٹ پر بمطابق 6 ستمبر 1948 کو وفات پاگئے، مدینۃُ الْعُلَمَاء گھوسی (ضلع اعظم گڑھ) میں آپ کا مزار زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... تذکرہ صدر الشریعہ، ص ۵

2... ماہنامہ اشرفیہ، صدر الشریعہ نمبر، ص ۶۲

3... تذکرہ صدر الشریعہ، ص ۳۹ تا ۴۱ ملخصا

www.dawateislami.net

بیان کا خلاصہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کے بیان میں ہم نے سنا کہ ☆مدینہ منورہ جانے والوں کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ ☆مدینہ طیبہ کے مُبارک سَفَر میں کوئی تکلیف پیش آئے تو اس پر صبر کرنا چاہئے۔ ☆مدینہ طیبہ کا ادب کرنے والوں کو دونوں جہاں کی برکتیں نصیب ہوتی ہیں۔ ☆مَحبُوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ بلکہ گلی کُوچوں سے نِسبَت رکھنے والی چیزوں کی بھی تعظیم و تکریم کرنی چاہئے۔ ☆مدینہ منورہ میں روضۂ رسول کی زیارت کرنے والوں کی اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ شفاعت فرمائیں گے۔ ☆ہمارے بُزرگانِ دِین کو جب بھی مدینے شریف کی حاضری نصیب ہوتی تو وہ حضرات بارگاہِ عالی کا خُوب ادب و اِحترام بجالاتے۔ ☆اللہ کریم ہمیں بھی مدینے پاک کا خوب ادب کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں بار بار مدینے شریف کی باادب حاضری نصیب فرمائے۔ **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مُجھے تُم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

لباس پہننے کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مدنی پھول"** سے لباس پہننے کے متعلق مَدَنی پھول سنئے۔

تین فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ کیجئے: ❁ جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللّٰہ کہہ لے۔[1] مشہور مفسرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ اللہ پاک کا ذکر جنّات کی نگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جنات اس (یعنی شرمگاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔[2] ❁ جو کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ**۔ تو اس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔[3] ❁ جو باوُجُودِ قدرت زیب وزینت کا لباس پہننا تواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے تو اللہ پاک اس کو کرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔[4] ❁ خَاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مبارک لباس اکثر سفید کپڑے کا ہوتا۔[5] ❁ لباس حلال کمائی سے ہو اور جو لباس حرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اس میں فرض و نَفل کوئی نَماز قبول نہیں ہوتی۔[6] ❁ پہنتے وَقت

1...معجم اوسط، ۲/۵۹، حدیث: ۲۵۰۴

2...مراٰۃ المناجیح، ۱/۲۶۸

3...شعب الایمان، باب فی الملابس والاوانی، ۵/۱۸۱، حدیث: ۶۲۸۵

4...ابوداؤد، کتاب الادب، باب من کظم غیظاً، ۴/۳۲۶ حدیث: ۴۷۷۸

5...کشف الالتباس فی استحباب اللباس، ص ۳۶

6...اَیضاً، ص ۴۱

www.dawateislami.net

سیدھی طرف سے شروع کیجئے (کہ سنت ہے) مَثَلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں۔[1] ❁ اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے برعکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے شروع کیجئے ❁ مرد مردانہ اور عورت زَنانہ ہی لباس پہنے۔ چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے۔ ❁ **تکبُّر** کے طور پر جو لباس ہو وہ ممنوع ہے۔ **تکبُّر** ہے یا نہیں اِس کی شَناخت یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت پاتا تھا اگر پہننے کے بعد بھی وُہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے **تکبُّر** پیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باقی نہیں رہی تو **تکبُّر** آگیا۔ لہٰذا ایسے کپڑے سے بچے کہ تکبُّر بہت بُری صِفَت ہے۔[2]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صَفَحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** هدِیَّةً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... اَیضاً ۴۳

2 ... بہارِ شریعت، ۳/۴۰۹، حصہ: ۱۶

www.dawateislami.net

بیان:10 ہر مُبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُود شریف کی فضیلت

رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلَاةً یعنی قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زِیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا جو سب سے زِیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی و بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم

---

1 ... ترمذی، ابواب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴

2 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! نرمی ربِّ کریم کی ایک بہت اچھی نعمت ہے، جس خوش نصیب اسلامی بہن کو یہ نعمت عطا کی جاتی ہے، اس کے اخلاق بہتر ہوتے چلے جاتے ہیں اور پھر دوسری اسلامی بہنیں بھی اس سے مَحَبَّت کرنے لگتی ہیں۔ تو آیئے! آج کے اس ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ہم نرمی کے تَعَلُّق سے کچھ واقعات و حکایات اور احادیث و روایات سنتی ہیں۔ آیئے! پہلے نرمی کے تَعَلُّق سے ایک ایمان تازہ کرنے والا واقعہ سنتی ہیں۔ چنانچہ

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نرمی سے قبولِ اسلام

حضرت زید بن سَعنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جو تورات کے عالم تھے، انہوں نے حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کھجوریں خریدی تھیں۔ کھجوریں دینے کی مُدّت میں ابھی ایک دو دن باقی تھے کہ انہوں نے بھری محفل میں حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سختی کے ساتھ تقاضا کیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دامن اور چادر پکڑ کر تیز نظروں

www.dawateislami.net

سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف دیکھا۔ یہ منظر دیکھ کر امیرُ المؤمنین حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جلال بھری نظروں سے دیکھ کر کہا: اے خدا کے دشمن! تُو رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ایسی گستاخی کر رہا ہے؟ خدا پاک کی قسم! اگر رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہاں نہ ہوتے تو میں ابھی اپنی تلوار سے تیرا سر اُڑا دیتا۔ یہ سُن کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے عمر! تم کیا کہہ رہے ہو؟ تمہیں تو یہ چاہئے تھا کہ مجھے قرض ادا کرنے کی ترغیب دے کر اسے نرمی کے ساتھ قرض کا تقاضا کرنے کا کہہ کر ہم دونوں کی مدد کرتے۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم دیا: اے عمر! اس کو اس کے حق کے برابر کھجوریں دے دو اور کچھ زیادہ بھی دینا۔ حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جب حق سے زیادہ کھجوریں دیں تو زید بن سَعنہ نے کہا: اے عمر! میرے حق سے زیادہ کیوں دے رہے ہو؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: چونکہ میں نے ٹیڑھی نظروں سے دیکھ کر تمہیں خوفزدہ کر دیا تھا، اسی لئے رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمہاری دلجوئی کے لئے تمہارے حق سے کچھ زیادہ دینے کا مجھے حکم دیا ہے۔

یہ سُن کر زید بن سَعنہ نے کہا: اے عمر! کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ میں زید بن سَعنہ ہوں؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: تم وہی زید بن سَعنہ ہو جو تورات کا بہت بڑا عالم ہے، انہوں نے کہا: جی ہاں۔ یہ سُن کر امیرُ المؤمنین حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے پوچھا: پھر تم نے حُضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ایسی گستاخی کیوں کی؟ تو زید بن سَعنہ نے جواب دیا: اے عمر! اصل میں بات یہ ہے کہ میں نے تورات میں آخری نبی کی جتنی نشانیاں پڑھی تھیں، ان سب کو میں نے ان کی ذات میں دیکھ لیا، مگر دو(2) نشانیوں کے بارے میں مجھے ان کا امتحان کرنا باقی رہ گیا تھا۔ ایک یہ کہ ان کی نرمی غالب رہے گی اور جس قدر زیادہ ان

www.dawateislami.net

کے ساتھ جہالت و بُرائی کا سُلوک کیا جائے گا، اتنی ہی ان کی نرمی بڑھتی جائے گی۔ چنانچہ میں نے اس ترکیب سے ان دونوں نشانیوں کو بھی ان میں دیکھ لیا ہے اور میں شہادت دیتا ہوں کہ یقیناً یہ سچے نبی ہیں۔ اے عمر! میں بہت ہی مالدار آدمی ہوں، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنا آدھا مال پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت پر صدقہ کر دیا۔ پھر یہ بارگاہِ رسالت میں آئے اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کس قدر نرمی فرمایا کرتے تھے اور بد تمیزی کرنے والوں کو معاف کر دیا کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ تورات کا اتنا بڑا عالِم بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کردار سے مُتَاَثِّر ہوئے بغیر نہ رہ سکا اور کلمہ پڑھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا۔ لہٰذا نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری سیرت پر عمل کرتے ہوئے اپنے اندر نرمی جیسی پیاری عادت (Habit) پیدا کرنے کی کوشش کیجئے۔ دوسری اسلامی بہنوں کی غلطیوں پر اُنہیں معاف کرنا سیکھئے، کوئی کتنا ہی غصّہ دِلائے ہمیشہ اپنی زبان کو قابو میں رکھئے کہ اسی میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نرمی کی کتنی اہمیّت ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ جب اللہ کریم نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو فرعون کی طرف بھیجا کہ اسے ایمان کی دعوت دیں تو اللہ پاک نے اس کے ساتھ نرمی سے بات کرنے

1 ... سیرتِ مصطفےٰ، ص ۶۰۱

www.dawateislami.net

کا حکم ارشاد فرمایا۔ چنانچہ

پارہ 16 سُوْرَۂ طٰہٰ کی آیت نمبر 44 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّهٗ یَتَذَكَّرُ اَوْ یَخْشٰى ﴿۴۴﴾ (پ ۱۶، طٰہٰ: ۴۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: تو اُس سے نرم بات کہنا اس امید پر کہ وہ دھیان کرے یا کچھ ڈرے۔

بیان کردہ آیتِ مبارَکہ کے تحت تفسیرِ خازن میں لکھا ہے: یعنی جب تم فرعون کے پاس جاؤ تو اُسے نرمی کے ساتھ نصیحت فرمانا۔ بعض مُفَسِّرِیْن رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کے نزدیک فرعون کے ساتھ نرمی کا حکم اس لئے تھا کہ اس نے بچپن میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی خدمت کی تھی اور بعض مُفَسِّرِیْن رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ نے فرمایا: نرمی سے مراد یہ ہے کہ آپ اس سے وعدہ کریں کہ اگر وہ ایمان قبول کرے گا تو تمام عمر جوان رہے گا، کبھی بڑھاپا نہ آئے گا، مرتے دم تک اُس کی بادشاہت باقی رہے گی، کھانے پینے کی لذّتیں مرنے تک باقی رہیں گی اور مرنے کے بعد جنّت میں داخلہ بھی نصیب ہو گا۔ جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرعون سے یہ وعدے کئے تو اُسے یہ بات بہت پسند آئی لیکن وہ کسی کام پر (اپنے وزیر) ہامان سے مشورہ لئے بغیر فیصلہ نہیں کرتا تھا اور اس وَقْت ہامان موجود نہ تھا (اس لئے اس نے کوئی فیصلہ نہ کیا) جب وہ آیا تو فرعون نے اسے یہ خبر دی اور کہا: میں چاہتا ہوں کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی ہدایت پر ایمان قبول کرلوں۔ یہ سُن کر ہامان کہنے لگا: میں تو تجھے سمجھدار سمجھتا تھا (لیکن یہ کیا) تُو ربّ ہے اور بندہ بننا چاہتا ہے، تُو معبود ہے اور عابد بننے کی خواہش کرتا ہے؟ فرعون نے کہا: تُو نے ٹھیک کہا (یوں وہ ایمان لانے سے محروم رہا)۔ [1]

---

1 ... تفسیر خازن، پ ۱۶، طٰہٰ، تحت الآیۃ: ۴۴، ۳/۲۵۴

www.dawateislami.net

رحمتِ الٰہی کی جھلک

پیاری پیاری اسلامی بہنو! تفسیر صِراطُ الْجِنان میں لکھا ہے: اس آیت سے اللہ پاک کی رحمت کی جھلک بھی نظر آتی ہے کہ اپنی بارگاہ کے باغی اور نافرمان کے ساتھ کس طرح اس نے نرمی فرمائی اور جب اپنے نافرمان بندے کے ساتھ اس کی نرمی کا یہ حال ہے تو فرمانبردار بندے کے ساتھ اس کی نرمی کیسی ہو گی؟ حضرت یحییٰ بن معاذ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سامنے جب اس آیت کی تلاوت کی گئی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رونے لگے اور عرض کی: (اے ربِّ کریم) یہ تیری اُس بندے کے ساتھ نرمی ہے جو کہتا ہے کہ میں معبود ہوں تو اس بندے کے ساتھ تیری نرمی کا کیا حال ہو گا جو کہتا ہے کہ صرف تُو ہی معبود ہے اور یہ تیری اس بندے کے ساتھ نرمی ہے جو کہتا ہے: میں تم لوگوں کا سب سے اعلیٰ ربّ ہوں تو اس بندے کے ساتھ تیری نرمی کا کیا عالَم ہو گا جو کہتا ہے: میرا ربّ وہ ہے جو سب سے بلند ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نرمی کے فضائل

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہیے کہ جب بھی نیکی کی دعوت دینے کا موقع ملے تو شفقت و مَحَبَّت اور نرمی کے ساتھ دعوت پیش کریں۔ اس انداز سے نیکی کی دعوت دینے کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ ہماری بات میں اثر بھی پیدا ہو گا اور ہم جسے نصیحت کر رہی ہوں گی وہ ہماری بات توجہ سے سُن کر اُس پر عمل کی کوشش

1 . . . تفسیر صراط الجنان، پ۱۶، طٰہٰ، تحت الآیۃ: ۴۴، ۶/ ۲۰۲

www.dawateislami.net

کرے گی۔ قرآنِ پاک میں اللہ پاک نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دل کی نرمی کو اپنی رحمت قرار دیا ہے۔ چنانچہ

پارہ 4 سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرَان کی آیت نمبر 159 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ ترجَمۂ کنزالایمان: تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لئے نرم دل ہوئے۔ (پ۴، آل عمران: ۱۵۹)

اس آیت میں رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے اخلاق (Manners) کا بیان کیا جارہا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا: اے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ پاک کی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کتنی بڑی رحمت ہے کہ اس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نرم دل، شفقت فرمانے والا اور رحم و کرم فرمانے والا بنایا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مزاج میں اتنا زیادہ لُطف و کرم (پیدا فرمایا) اور شفقت و رحمت پیدا فرمائی کہ غزوۂ اُحد کے دن آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غُصّہ کا اظہار نہ فرمایا حالانکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس دن بہت زیادہ تکلیف پہنچی تھی اور اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سخت مزاج ہوتے اور لوگوں سے میل جول میں سختی سے کام لیتے تو یہ لوگ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دُور ہو جاتے۔ اے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ ان کی غلطیوں کو معاف کر دیں اور ان کیلئے دعائے مغفرت فرمادیں تاکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سفارش پر اللہ پاک بھی انہیں معاف فرمادے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... تفسیر صراط الجنان، پ۴، آلِ عمران، تحت الآیۃ: ۱۵۹، ۲/ ۸۰

www.dawateislami.net

نرمی کی اہمیت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح سونا نَرم ہو کر زیور بنتا ہے، لوہا نرم ہو کر ہتھیار بن جاتا ہے اور مٹی نرم ہو کر کھیتوں کی ہریالی کا سبب بنتی ہے، اسی طرح اِسلامی تعلیمات کے مطابق کی جانے والی **"نرمی"** ایسی خوبی ہے جس کی وجہ سے انسان کے اندر رحمت، شفقت، آسانی، معافی اور برداشت جیسی اچھی خوبیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ آیئے! ترغیب کیلئے نرمی کے فضائل پر مشتمل فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنئے۔ چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: اے عائشہ! اللہ پاک رفیق ہے اور رِفق یعنی نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ اللہ پاک نرمی کی وجہ سے وہ چیزیں عطا کرتا ہے جو سختی یا کسی اور وجہ سے عطا نہیں فرماتا۔[1]
2. ارشاد فرمایا: نرمی جس چیز میں بھی ہوتی ہے وہ اُسے خوبصورت بنا دیتی ہے اور جس چیز سے نرمی نکال دی جاتی ہے، اُسے بدصورت کر دیتی ہے۔[2]
3. ارشاد فرمایا: مومن آسانی کرنے والا نرم ہوتا ہے، جیسے نکیل والا اُونٹ کہ کھینچا جائے تو کھنچ جاتا ہے اور چٹان پر بٹھایا جائے تو بیٹھ جائے۔[3]
4. ارشاد فرمایا: مَنْ یُحْرَمِ الرِّفْقَ یُحْرَمِ الْخَیْرَ یعنی جو شخص نرمی سے محروم رہا وہ خیر سے محروم رہا۔[4]
5. حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا ایک سرکش اونٹ پر سوار ہوئیں اور اُس کو چکر

---

1 ... مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب فضل الرفق، ص ۱۰۷۲، حدیث: ۶۶۰۱

2 ... مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب فضل الرفق، ص ۱۰۷۳، حدیث: ۶۶۰۲

3 ... مشکاۃ، کتاب الآداب، باب الرفق والحیاء... إلخ، ۳/۲۳۰، حدیث: ۵۰۸۶

4 ... مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب فضل الرفق، ص ۱۰۷۲، حدیث: ۶۵۹۹

www.dawateislami.net

دینے لگیں۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے عائشہ! نرمی کرو۔[1]

مذکورہ اَحادیث میں نرمی کی وضاحت

علامہ وشتانی ابی مالکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ رفیق کا معنی ہے وہ جو بہت رِفق اور نرمی کرتا ہے۔ اور رِفق کا معنی ہے تسہیل (کسی چیز کو آسان اور سہل کرنا)۔ رِفق کا ایک معنی کسی چیز کی آسانی اور سہولت کے اسباب مہیا کرنا بھی ہے۔ اللہ پاک کی طرف رِفق کی نسبت اس لئے ہے کہ وہ آسانی کرنے والا اور عطا کرنے والا ہے۔[2]

بیان کردہ حدیثوں میں نرمی کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ حدیث پاک میں فرمایا گیا کہ اللہ پاک مخلوق پر مہربان ہے کہ اُن پر نرمی فرماتا ہے اور ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ مخلوق پر مہربان ہونے سے مراد یہ ہے کہ اللہ پاک نافرمانوں کو سزا دینے میں جلدی نہیں فرماتا بلکہ اُن میں سے جن کے مقدر میں سعادت مندی لکھی ہے انہیں توبہ کی توفیق دیتا ہے اور بدبخت کو ڈھیل دیتا ہے۔[3] حدیث میں فرمایا گیا کہ اللہ پاک نرمی برتنے پر وہ اِنعام دیتا ہے جو نرمی کے علاوہ کسی اور چیز پر نہیں دیتا۔ یعنی نرمی برتنے والے کی دنیا میں بھی خوب اچھائی اور تعریف کی جاتی ہے اور آخرت میں بھی بہت زیادہ اجر و ثواب ملے گا اور سختی کرنے والے کا معاملہ اس کے برعکس ہو گا یعنی نہ تو وہ دنیا میں قابلِ تعریف ہو گا نہ آخرت میں اجر پائے گا۔[4] دوسری حدیث میں

---

1 ... مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب فضل الرفق، ص ۱۰۷۳، حدیث: ۶۶۰۳

2 ... اکمال المعلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب فضل الرفق، ۷/۴۰

3 ... دلیل الفالحین، باب فی الحلم والاناة والرفق، ۳/۸۹، تحت الحدیث: ۶۳۲ ملخصا

4 ... دلیل الفالحین، باب فی الحلم والاناة والرفق، ۳/۸۹، تحت الحدیث: ۶۳۳ ملخصا

www.dawateislami.net

فرمایا گیا کہ نرمی جس چیز میں ہو اسے زینت دیتی ہے اور جس چیز سے نکال لی جائے اسے عیب دار کر دیتی ہے۔ یعنی نرمی سے اُمور کی تکمیل ہوتی ہے جبکہ سختی سے بنے ہوئے کام بھی بگڑ جاتے ہیں۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

ہے فلاح و کامرانی نرمی اور آسانی میں ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک رفیق یعنی کریم و رحیم ہے کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ حکم نہیں دیتا، گناہ بخشتا ہے، وہ چاہتا ہے کہ میرے بندے بھی اپنے ماتحتوں، اپنے ساتھیوں پر رحیم و کریم ہوں۔ خیال رہے کہ اللہ پاک کو عام محاورہ میں رفیق کہنا جائز نہیں یہ لفظ اسماءِ الٰہیہ میں سے نہیں ہے۔ یہاں حدیثِ مذکور میں یہ لفظ لغوی معنی میں استعمال ہوا ہے۔ نرمی سے دنیا و آخرت کے وہ کام بن جاتے ہیں جو سختی سے نہیں بنتے، اکثر سختی سے دوست دشمن بن جاتے ہیں، بنتے ہوئے کام بگڑ جاتے ہیں جبکہ نرمی سے دشمن دوست ہو جاتے ہیں اور بگڑتے ہوئے کام بن جاتے ہیں۔ اگر حقیر آدمی کے دل میں نرمی ہو تو وہ عزیز بن جاتا ہے اور عظیمُ الشان آدمی کے دل میں سختی ہو تو وہ حقیر ہو جاتا ہے۔ لوہا نرم ہو کر اوزار بنتا ہے، سونا نرم ہو کر زیور، زمین نرم ہو کر قابلِ کاشت ہوتی ہے، اِنسان نرم ہو کر ولی بن جاتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ نرمی کی کس قدر اہمیت ہے۔ نرمی اللہ پاک کو بے حد پسند ہے، جس چیز میں نرمی ہوتی ہے اُسے زِینت دیتی ہے جبکہ جو اسلامی بہن نرمی جیسی پیاری خوبی سے محروم ہوتی ہے وہ ہر وَقْت غُصّے میں

1... مرآۃ المناجیح، ۶/ ۶۳۵-۶۳۶ ملخصا

www.dawateislami.net

بھری رہتی ہے، بات بات پر دوسروں کو جھڑکتی ہے، غلطی کرنے والی کو سب کے سامنے ذلیل و رُسوا کرتی ہے۔ اب چاہے وہ کتنی ہی زیادہ عبادت کرتی ہو، تہجُّد کی نماز پڑھتی ہو، روزے رکھنے والی ہو، ساری رات نفل عبادات و تلاوت میں مشغول رہتی ہو لیکن اگر اس کے مزاج میں سختی ہوگی اور وہ بِلاوجہ اسلامی بہنوں کا دل دکھاتی ہوگی تو یہ عمل قیامت کے دن اس کی پکڑ کا سبب بن سکتا ہے۔ یاد رکھئے! غصے میں آکر کسی اسلامی بہن کا دل دکھانا، سب کے سامنے کسی کو ذلیل و رُسوا کرنا **حرام اور دوزخ میں لے جانے والا کام** ہے۔ فی زمانہ ہمارے معاشرے میں غصّے کی حالت یا مذاق کرتے وَقْت کسی کا مذاق اُڑانا، سب کے سامنے شرمندہ کرنا، اس پر تنقید کے تِیر برسانا اور اس کی باتوں پر قَہقَہہ لگانا بالکل بُرا نہیں سمجھا جاتا۔ جس کا مذاق اُڑایا جاتا ہے بسا اوقات وہ بھی مذاق اُڑانے والیوں کے ساتھ قَہقَہہ مار کر ہنس رہی ہوتی ہے۔ ایسے میں شیطان یوں مطمئن کر دیتا ہے کہ اس ہنسی مذاق سے یہ بھی خوش ہو رہی ہے حالانکہ وہ خوش نہیں ہوتی بلکہ ہو سکتا ہے اپنی شرم مٹانے کیلئے ہنستی ہو اور اندر ہی اندر اس کے دل کے ٹکڑے ہو رہے ہوں۔ لہٰذا ہمیں ہر اس کام سے بچنا چاہیے، جس سے کسی اسلامی بہن کا دل دُکھتا ہے اور اگر کوئی ہمارے لئے بھی سخت الفاظ استعمال کرے تو فوراً غصے میں آگ بگولا ہونے کے بجائے نرمی اختیار کرتے ہوئے اس کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے۔ آیئے! اس بارے میں ایک واقعہ سنئے۔ چُنانچِہ

میٹھے بول کی حکایت

خُراسان کے ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خواب میں حکم ہوا: تاتاری قوم میں اسلام

www.dawateislami.net

کی دعوت پیش کرو۔ اُس وَقت ہلاکُو کا بیٹا تگودار اقتِدار میں تھا۔ وہ بُزرگ سفر کر کے تگودار کے پاس تشریف لے آئے۔ سُنّتوں کے پیکر چہرے پر داڑھی سجائے مسلمان مُبَلِّغ کو دیکھ کر اُسے مذاق سُوجھا اور کہنے لگا: میاں! یہ تو بتاؤ تمہاری داڑھی کے بال اچّھے یا میرے کُتّے کی دُم؟ بات اگرچِہ غصّہ دلانے والی تھی مگر چونکہ وہ ایک سمجھدار مُبلِّغ تھے، لہٰذا نہایت نرمی کے ساتھ فرمانے لگے: میں بھی اپنے ربِّ کریم کا کتّا ہوں، اگر وفاداری سے اسے خوش کرنے میں کامیاب ہو جاؤں تو میں اچّھا ورنہ آپ کے کُتّے کی دُم ہی مجھ سے اچّھی۔ چُونکہ وہ ایک باعمل مُبلِّغ تھے، غیبت و چُغلی، عیب کھولنے، بُرا کلام کرنے اور فُضول گفتگو وغیرہ سے دُور رہتے ہوئے اپنی زَبان ذِکرُ اللہ سے ہمیشہ تَر رکھتے تھے، لہٰذا ان کی زَبان سے نکلے ہوئے میٹھے بول تاثیر کا تِیر بن کر تگودار کے دل میں لگے، جب اس نے اپنے زہریلے کانٹے کے جواب میں اس باعمل مُبلِّغ کی طرف سے خوشبودار جواب پایا تو پانی پانی ہو گیا اور نرمی سے بولا: آپ میرے مہمان ہیں، میرے ہی یہاں ٹھہریئے۔ چُنانچِہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اُس کے پاس ٹھہر گئے۔ تگودار روزانہ رات آپ کی خدمت میں حاضِر ہوتا، آپ نہایت ہی شفقت کے ساتھ اسے نیکی کی دعوت پیش کرتے۔ آپ کی اِنفِرادی کوشش نے تگودار کے دل میں انقِلاب پیدا کر دیا۔ وُہی تگودار جو کل تک اسلام کو مٹانے کا ارادہ کئے ہوئے تھا، آج اسلام کا چاہنے والا بن چکا تھا۔ اسی باعمل مُبلِّغ کے ہاتھوں تگودار اپنی پوری تاتاری قوم سمیت مسلمان ہو گیا۔ اس کا اسلامی نام احمد رکھا گیا۔ تاریخ گواہ ہے کہ ایک مُبلِّغ کے میٹھے بول کی برکت سے تاتاری حکومت اسلامی حکومت سے بدل گئی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۱۵۴

www.dawateislami.net

میٹھی زَبان

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سامنے والے کے کڑوے انداز اور سخت جملے سُن کر بھی کبھی غُصّے میں نہ آتے بلکہ صبر و برداشت سے کام لیتے ہوئے اچھے اخلاق کا مُظاہَرہ کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی باتیں سامنے والے کے دل میں اُتر جاتی ہیں۔ یاد رکھئے! میٹھی زبان بولنے میں کوئی پیسہ خرچ نہیں ہوتا اور فائدہ بہت ہوتا ہے۔ جبکہ سخت زبان استعمال کرنے میں نقصان ہوتا ہے۔

کسی نے کیا خوب بات کہی کہ طوطا مرچ کھا کر بھی میٹھے بول بولتا ہے اور اِنسان میٹھا کھا کر بھی کڑوی باتیں کرتا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ مزاج کے خلاف بات سننے پر غُصّہ آہی جاتا ہے مگر ایسے میں جوش سے کام لینے کے بجائے ہوش سے کام لیتے ہوئے صبر و برداشت کا دامن مت چھوڑیں اور پُر سکون رہنے کی کوشش کریں۔ آیئے! اس بارے میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی سیرت کا ایک واقعہ سنتی ہیں۔ چنانچہ

کمالِ ضبط کا مظاہرہ

یہ اُن دِنوں کی بات ہے جب عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اجتماع دعوتِ اسلامی کے سب سے پہلے مَدَنی مرکز گلزارِ حبیب مسجد گلستانِ شفیع اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی میں ہوتا تھا۔ اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اجتماع میں شرکت کے لئے اسلامی بھائیوں کے ساتھ جب ایک سینما گھر کے قریب

www.dawateislami.net

سے گزرے تو ایک نوجوان جو فلم کا ٹکٹ لینے کی غرض سے قِطار (Line) میں کھڑا تھا، اس نے بلند آواز سے اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو مخاطب کر کے کہا: مولانا بڑی اچھی فلم لگی ہے، آکر دیکھ لو۔ اس سے پہلے کہ آپ کے ساتھ موجود اسلامی بھائی جذبات میں آکر کچھ کرتے، اَمیرِ اَہلِ سنّت نے بلند آواز سے سلام کیا اور قریب پہنچ کر بڑی ہی نرمی کے ساتھ اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: بیٹا میں فلمیں نہیں دیکھتا البتّہ آپ نے مجھے دعوت پیش کی تو میں نے سوچا کہ آپ کو بھی دعوت پیش کروں۔ ابھی اِنْ شَآءَاللہ گلزارِ حبیب مسجد میں سُنّتوں بھرا اجتماع ہو گا، آپ سے شرکت کی درخواست ہے، اگر آپ ابھی نہیں آسکتے تو پھر کبھی ضرور تشریف لائیے گا۔ پھر آپ نے اسے ایک عطر کی شیشی تحفے میں پیش کی۔

چند سالوں بعد اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں ایک اسلامی بھائی عمامہ شریف سجائے حاضر ہوئے اور کچھ اس طرح عرض کی، حضور! چند سال پہلے ایک نوجوان نے آپ کو فلم دیکھنے کی دعوت دی تھی اور آپ نے برداشت و نرمی سے کام لیتے ہوئے ناراض ہونے کے بجائے اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی تھی، وہ نوجوان میں ہی ہوں۔ میں آپ کے اچھے اخلاق سے بے حد متأثر ہوا اور ایک دن اجتماع میں آگیا، پھر آپ کی نَظرِ کرم ہو گئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میں گناہوں سے توبہ کر کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم نرمی پیدا کرنے کے بارے میں سُن رہی تھیں۔ یاد رکھئے! اگر ہم اپنے گھر میں مَدَنی ماحول قائم کرنا چاہتی ہیں تو ہمیں اپنے

1 . . . تعارف امیر اہلسنت، ص ۴۰ ملخصا

www.dawateislami.net

اندر **نرمی** پیدا کرنی ہو گی۔ والد اور والدہ کو نیکی کی دعوت دینی ہے تو اپنے اندر **نرمی** پیدا کرنی ہو گی۔ بہن بیٹی کو باپردہ بنانا ہے تو انہیں سمجھانے کے لئے اپنے اندر **نرمی** پیدا کرنی ہو گی۔ اپنے بیٹے کو نمازی بنانا ہے تو اس کی اصلاح کے لئے اپنے اندر **نرمی** پیدا کرنی ہو گی۔ سہیلیوں کو بُرے اعمال سے بچانا ہے تو انہیں تفہیم کے لئے اپنے اندر **نرمی** پیدا کرنی ہو گی۔ اپنی پڑوسنوں کو سُنّتوں بھرے اجتماع میں لانا ہے تو انہیں ترغیب کے لئے اپنے اندر **نرمی** پیدا کرنی ہو گی۔ اپنی ماتحت اسلامی بہنوں کو اپنانا ہے تو انہیں گرویدہ کرنے کے لئے اپنے اندر **نرمی** پیدا کرنی ہو گی۔ 63 نیک بننے کے طریقے، مدرسۃُ المدینہ بالغات اور دِیگر مَدَنی کاموں کے لیے اسلامی بہنوں کا ذہن بنانا ہے تو انہیں ابھارنے کے لئے اپنے اندر نرمی پیدا کرنی ہو گی۔ اے اللہ پاک! تیرے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر **ایمان لانے کا صدقہ ہمیں** نرم اخلاق عطا فرما۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ بات ذہن نشین رہے! جو بہنیں سخت مِزاج ہوتی ہیں دیگر بہنیں ان کے قریب آنے اور ان سے بات کرنے سے کتراتی ہیں۔ ایسی سخت مزاج بہنوں کو معاشرے میں عزّت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا، ان کی پیٹھ پیچھے طرح طرح کی باتیں کی جاتی ہیں۔ مثلاً **"فلانی سے بچ کر رہنا بڑی سخت مِزاج ہے"، "چھوٹی چھوٹی باتوں پر سب کے سامنے ذلیل کر دیتی ہے"، "ہر وقت غُصّے سے منہ پُھلائے رہتی ہے" "اس کے رُعب کی وجہ سے اس کے گھر والے بھی اس سے ناراض رہتے ہیں"** وغیرہ۔ ذرا غور کیجئے! کہیں ہمارے بارے میں بھی لوگوں کے یہ تاثرات تو نہیں؟ کہیں ہم بھی لوگوں پر بلاوجہ سختی کر کے خود سے بد ظن تو نہیں کر رہیں؟ کہیں ہمارے بچے بھی

www.dawateislami.net

ہماری شفقت و مَحَبَّت سے محروم تو نہیں رہ گئے؟ اگر ایسا ہے تو ابھی سے اپنے مِزاج میں نرمی پیدا کیجئے کہ جس کا دل نرم ہوتا ہے اس کی عزّت میں اضافہ ہوتا ہے۔ چنانچہ

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک جن لوگوں پر کرم فرماتا ہے ان کے دلوں میں نرمی ڈال دیتا ہے، وہ لوگوں پر نرمی کرتے ہیں، جس سے ان کی عزّت اور بڑھ جاتی ہے اور جن لوگوں پر اللہ پاک قہر (غضب) فرماتا ہے انہیں نرمیِ دل سے محروم کر دیتا ہے، ان کے دل سخت ہو جاتے ہیں، لوگوں سے سختی سے پیش آتے ہیں۔[1]

یاد رکھئے! نرمی ایک بہت ہی پیاری خوبی ہے جو انسان کو رحم پر اُبھارتی، ظلم سے روکتی، تکبُّر سے بچاتی اور عاجزی پر اُکساتی ہے۔ زندگی کا ویران کھنڈر نرمی کے سبب عالیشان محل میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ نرمی پیدا کرنے کے لیے لازمی ہے کہ دل کو نرم کیجئے۔ کیونکہ انسان کا دل اعضاء کا بادشاہ ہے، جب یہ نرم ہو گیا تو ہمارے کِردار میں خود ہی نرمی پیدا ہو جائے گی۔ دل میں نرمی کیسے پیدا ہو؟ آیئے! اس بارے میں چند نکات سنتی ہیں۔ چنانچہ

(1) غفلت سے بچنا

اگر ہر وَقْت ذِکر و دُرُود میں مشغول رہیں گی تو اس کی برکت سے ہمارا دل نرم ہو جائے گا ورنہ یادِ الٰہی سے غافل رہنے کی نحوست سے دل سخت ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ

حضرت عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے، نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے ذِکْر کے علاوہ زیادہ گفتگو نہ کرو کیونکہ اللہ پاک کے ذِکْر کے

1 ... مرآۃ المناجیح، ۶/۶۵۴

www.dawateislami.net

بغیر زیادہ گفتگو کرنا دل کی سختی (کی وجہ ہے) اور جس کا دل سخت ہو وہ اللہ پاک سے بہت دور ہوتا ہے۔[1]

(2) گناہوں سے دور رہنا

دل کو نرم کرنے کیلئے خوب خوب نیک اعمال کیجئے اور ہر چھوٹے بڑے ظاہری باطنی گناہ سے بچنے کی کوشش کی جائے۔ کیونکہ گناہ کرنے سے دل سخت ہو جاتا ہے۔ لہٰذا دل میں نرمی پیدا کرنے کے لیے اللہ پاک کا خوف دل میں پیدا کیجئے اور گناہوں کے سبب ملنے والی آخرت کی تکلیفیں اور عذابات کو یاد کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ دل کی سختی دُور ہو جائے گی۔

(3) معاف کرنا

اپنے اندر نرمی پیدا کرنے کیلئے خود کو اس بات کی عادی بنائیے کہ جب بھی کسی سے جانے انجانے میں کوئی تکلیف پہنچ جائے تو اِینٹ کا جواب پتھر سے دینے کے بجائے غُصّے کو قابو میں رکھتے ہوئے معاف کر دیجئے اور یہ اُصول ذہن میں رکھئے کہ اگر گندگی کسی چیز پر لگ جائے تو اسے پانی سے پاک کیا جاتا ہے گندگی سے نہیں۔ اگر ہم اس گندگی کو گندگی سے پاک کرنے کی کوشش کریں گی تو وہ پاک ہونے کے بجائے مزید ناپاک ہو جائے گی۔ اسی طرح کوئی ہمارے ساتھ نادانی میں بُرا سُلوک کرے اور جواب میں ہم بھی اس کے ساتھ ویسا ہی رَوَیّہ اختیار کریں یا اس سے بڑھ کر بُری طرح پیش آئیں تو بات ختم ہونے کے بجائے مزید بڑھ جائے گی اور دشمنی و لڑائی جھگڑے تک نوبت پہنچ جائے گی۔ ہاں! اگر اُس کے ساتھ نرمی و مَحَبَّت بھرا سُلوک کیا جائے اور

---

1 ... ترمذی، کتاب الزھد، ۶۲ باب منه، ۴/۱۸۴، حدیث: ۲۴۱۹

www.dawateislami.net

اس کی غلطی کو نظر انداز کرتے ہوئے معاف کر دیا جائے گا تو اِنْ شَآءَ اللہ اِس کے اچھے اور مثبت (Positive) نتیجے ظاہر ہوں گے۔

(4) قِلّتِ طعام

نرمی پیدا کرنے کیلئے بھوک سے کم کھانے کی عادت بنانا بھی بے حد مفید ہے۔ جبکہ پیٹ بھر کر کھانے سے جہاں عبادت میں سُستی اور صحت خراب ہوتی ہے وہیں اس کا ایک نقصان یہ بھی ہے کہ پیٹ بھر کر کھانا دل کی سختی کا سبب بھی بنتا ہے۔ جیسا کہ حضرت عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُما بیان کرتے ہیں، نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مَنْ شَبِعَ وَ نَامَ قَسٰی قَلْبُہٗ یعنی جو پیٹ بھر کر کھانا کھائے اور سو جائے تو اس کا دل سخت ہو جاتا ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: لِکُلِّ شَیْءٍ زَکَاۃٌ وَ زَکَاۃُ الْبَدَنِ الْجُوْعُ یعنی ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے اور بدن کی زکوٰۃ بھوکا رہنا ہے۔[1]

(5) اچھی صحبت اختیار کرنا

نرمی پیدا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بری صحبت سے دُور رہا جائے اور نیک و پرہیز گار اسلامی بہنوں کی صحبت اختیار کی جائے۔

(6) یتیم و مسکین کی خیر خواہی کرنا

نرمی پیدا کرنے کا ایک نسخہ یہ بھی ہے کہ یتیم و مسکین کے ساتھ خیر خواہی کیجئے۔ حدیثِ پاک میں اس کی ترغیب بھی موجود ہے۔ چنانچہ

حضرت ابو درداء رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، ایک شخص نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ

1 ... ابن ماجه، کتاب الصیام، باب فی الصوم زکاة الجسد، ۲/ ۳۴۶، حدیث: ۱۷۴۵ بتغیر

www.dawateislami.net

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنے دل کی سختی کی شکایت کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کیا تجھے یہ پسند ہے کہ تیرا دل نرم ہو جائے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: جب تیرے پاس کوئی یتیم آئے تو اس کے سر پہ ہاتھ پھیر اور اپنے کھانے میں سے اسے بھی کھلا، تیرا دل نرم ہو جائے گا اور تیری حاجتیں بھی پوری ہوں گی۔[1]

(7) دل کی سختی کے نقصانات پر غور کرنا

دل کی سختی کی نحوست یہ ہے کہ اس پر نصیحت کی کوئی بات اثر نہیں کرتی، دل نیکیوں کی طرف مائل نہیں ہوتا، دل کی سختی کی وجہ سے انسان اللہ پاک کی ناراضی اور اس کی طرف سے لعنت (یعنی اُس کی رحمت سے دُوری) کا حق دار ہو جاتا ہے۔

زینت کی سُنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** سے زِینَت کی سُنّتیں اور آداب سنئے: ☆ انسان کے بالوں کی چوٹی بنا کر عورَت اپنے بالوں میں گوندھے، یہ حرام ہے، حدیثِ مبارک میں اُس پر لعنت آئی بلکہ اُس پر بھی لعنت آئی ہے جس نے کسی دوسری عورت کے سر میں انسانی بالوں کی چوٹی گوندھی۔[2] ☆ اگر وہ بال جس کی چوٹی بنائی گئی خود اُس عورَت کے اپنے بال ہیں جس کے سر میں جوڑی گئی جب بھی ناجائز ہے۔[3] ☆ عورَتوں کو ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا

1 ... مصنف عبد الرزاق، کتاب الجامع، باب اصحاب الاموال، ۱۰/۱۳۵، حدیث: ۲۰۱۹۸

2 ... درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب فی النظرِ والمس، ۹/۶۱۴ تا ۶۱۵

3 ... درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، ۹/۶۱۴ تا ۶۱۵

www.dawateislami.net

جائز ہے۔ چھوٹے بچوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا جائز ہے، بچیوں کو مہندی لگانے میں حرج نہیں۔[1] ☆جس طرح مردوں کو عورتوں کی نقل جائز نہیں اِسی طرح عورتیں بھی مردوں کی نقل نہیں کر سکتیں، جیسا کہ حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے لعنت فرمائی زَنانہ مَردوں پر جو عورَتوں کی صورت بنائیں اور مَردانی عورَتوں پر جو مَردوں کی صورت بنائیں۔[2] ☆خواتین اپنے شوہر کے لئے جائز اشیا کے ذریعے، مگر گھر کی چار دیواری میں زِینت کریں لیکن میک اپ کرکے اور بَن سنور کے گھر سے باہر نہ نکلا کریں کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: عورَت پوری کی پوری عورت (یعنی چھپانے کی چیز) ہے جب کوئی عورت باہر نکلتی ہے تو شیطان اُسے جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صَفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ۹/۵۹۹ ملتقطا

2 ... مسند امام احمد، مسند عبداللہ بن عباس، حدیث: ۲۲۶۳، ۱/۵۴۰

3 ... ترمذی، کتاب الرضاع، باب (۱۸)، حدیث: ۱۱۷۶، ۲/۳۹۲

www.dawateislami.net

بیان:11 ہر جُمُعہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: **مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ کَانَتْ شَفَاعَۃٌ لَّہٗ عِنْدِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ** یعنی جو شخص جُمُعہ کے دن مجھ پر **دُرُود شریف** پڑھے گا تو قیامت کے دن اُس کی شفاعت میرے ذِمّۂ کرم پر ہو گی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی و بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

---

1 ... کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ علیہ، جزء ۱، ۱/۲۵۵، حدیث: ۲۲۳۶

2 ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کا زمانہ **قِیامت** کی نشانیوں اور اِس سے پہلے ظاہِر ہونے والے بے شمار فتنوں سے بھرا ہوا ہے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ کریم کے عطا کردہ عِلْمِ غَیْب کے ذریعے 14 سو سال پہلے ہی موجودہ اور آئندہ دور کے فتنوں کی پیشن گوئی فرماتے ہوئے ہمیں اِن کی بھڑکتی آگ سے اُٹھنے والے شُعلوں سے اپنا دامن بچانے کی ترغیب دلائی ہے۔ آیئے! اِس بارے میں چند اَحادیثِ مبارَکہ اور اِن سے حاصِل ہونے والے نصیحت کے مَدَنی پھول چنتی ہیں، چنانچہ

گھر والوں کے ہاتھوں ہلاکت

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اُس شخص کے عِلاوہ کسی دِین والے کا دِین محفوظ نہ رہے گا، جو اپنے دِین کو لے کر (یعنی اُس کی حفاظت کی خاطر) ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ اور ایک غار سے دوسرے

www.dawateislami.net

غار کی طرف بھاگے۔ اُس وَقْت روزی روٹی وغیرہ کا حاصل ہونا اللہ پاک کو ناراض کیے بغیر نہ ہو گا۔ جب یہ صورتِ حال ہو گی تو آدَمی اپنے بیوی بچوں کے ہاتھوں ہلاکت میں پڑ جائے گا، اگر بیوی بچے نہ ہوں گے تو والِدَین کے ہاتھوں اُس کی ہلاکت ہو گی اور اگر والِدَین بھی نہ ہوں تو اُس کی ہلاکت رشتے داروں یا پڑوسیوں کے ہاتھوں ہو گی۔ صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرْض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کیسے ہو گا؟ تو رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: وہ اُسے آمدنی کی کمی پر شرم دِلائیں گے، اُس وَقْت وہ اپنے آپ کو ہلاکت کی جگہوں میں لے جائے گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حدیثِ پاک میں جس طرح مَردوں کے لئے عبرت و نصیحت کے مَدَنی پھول ہیں، وہیں اُن عَوْرَتوں کے لئے بھی اِس میں عبرت ہے جو اپنے شوہروں کو اُن کی آمدنی پر طرح طرح کے کوسنے دیتے ہوئے کچھ اِس طرح کی جَلی کَٹی باتیں سُناتی ہیں: "فُلاں کے پاس تو کئی کئی بنگلے، فیکٹریاں اور جائیدادیں (Properties) ہیں مگر آپ نے مجھے کرائے کے چھوٹے سے مکان میں رکھا ہوا ہے، میرا تو یہاں پر دَم گھٹتا ہے، مجھے کُھلا گھر چاہئے، فُلاں کو تو دیکھو اپنی فیملی کے ساتھ عالیشان گاڑیوں میں گھومتا پھرتا ہے لیکن آپ مجھے بسوں، ٹیکسیوں اور رکشوں کے دَھکّے کھلاتے ہیں، فُلاں نے تو لوڈشیڈنگ سے بچنے کے لئے جنریٹر لیا ہوا ہے آپ کم از کم یو پی ایس (U.P.S) یا چارجنگ فین ہی لے لیجئے، فُلاں نے تو اِس عِیْد پر اپنے بچوں کی اَمّی کو اِتنے ہزار کا لباس یا سونے (Gold) کا سیٹ بنوا کر دیا ہے مگر آپ

1 ... الزھد الکبیر للبیھقی، الجزء الثانی، فصل فی ترک الدنیا... الخ، ص ۱۸۳، حدیث: ۴۳۹

www.dawateislami.net

مجھے عِیْد پر سونے کی انگوٹھی یا بریس لیٹ یا بالیاں ہی دِلوادیں، فُلاں نے اپنے بچوں کی اَمی کو فلاں شاپنگ مال سے شاپنگ کروائی ہے لہٰذا مجھے بھی کسی اچھے شاپنگ مال سے شاپنگ کروادیجئے، فُلاں کو دیکھو کتنا خوشحال ہوگیا ہے، آپ بھی تو کچھ کیجئے، فُلاں کی تنخواہ لاکھوں میں ہے مگر آپ اتنا عرصہ کام کرنے کے بعد بھی وہیں کے وہیں کھڑے ہیں۔" وغیرہ جبکہ بچوں کی فرمائشیں اِس کے علاوہ ہیں۔تو آئے روز جب بندہ فرمائشوں اور طعنوں کو سُنتا ہے تو ذِہنی تکلیف اور مایُوسی اُسے ہر طرف سے گھیر لیتی ہے، اُسے کچھ سمجھ نہیں آرہا ہوتا کہ آخر وہ کرے تو کرے کیا، چونکہ اُسے بیوی بچوں کی فرمائشیں بھی پُوری کرنی ہوتی ہیں اور اُس کے پاس وسائل بھی کم ہوتے ہیں، لہٰذا وہ اُن کی جائز و ناجائز فرمائشیں پوری کرنے کے لئے حرام و حلال کی پروا کیے بغیر ناجائز ذرائع اختیار کرکے اپنی قَبْر و آخرت کو داؤ پر لگادیتا ہے، جیسا کہ

حلال و حرام کے مُعاملے میں بے پروائی

حضرت سَیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ، لَا یُبَالِی الْمَرْءُ مَا اَخَذَ مِنْہُ اَمِنَ الْحَلَالِ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ** یعنی لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی کو اِس بات کی کوئی پروانہ ہوگی کہ اُس نے (مال) کہاں سے حاصِل کیا، حرام سے یا حلال سے۔[1]

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی آخر زمانہ میں لوگ دِین سے بے پرواہو جائیں گے، پیٹ کی فِکْر میں ہر طرح پھنس جائیں گے، آمدنی بڑھانے، مال جمع کرنے کی فِکْر کریں گے، ہر حرام و حلال

1 ... بخاری، کتاب البیوع، باب من لم یبال من ... الخ، ۲/۷، حدیث: ۲۰۵۹

www.dawateislami.net

لینے پر دِلیر (یعنی بے خَوف) ہو جائیں گے جیسا کہ آج کل عام ہے۔"[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے گھر والوں کو آزمائش میں مُبْتَلا کرنے سے بچیں اور طرح طرح کی بے جا فرمائشوں میں پڑ کر ان کے لئے مشکلات کھڑی نہ کریں، بلکہ جو کچھ میسر ہو اس پر راضی رہ کر ہر حال میں صبر اور شکر سے کام لیں اِنْ شَآءَاللہ نفس وشیطان کے حیلوں سے بچنے میں کامیابی حاصل ہو جائے گی، اور زندگی مشکل ہونے کے بجائے مزید آسان لگے گی۔ یاد رہے! ہر حال میں اللہ کریم کا شکر ادا کرنے سے اللہ کریم خوش ہوتا ہے اور نعمتوں میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ بہت بڑی بد نصیبی ہے کہ جس کی تمام نیکیاں اُس کے گھر والے لے جائیں اور وہ خود کنگال رہ جائے۔ لہٰذا موقع غنیمت جانتے ہوئے خوابِ غفلت سے بیدار ہو جانا چاہئے، اللہ پاک اور رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرماں برداری کرتے ہوئے اپنی اولاد کی دِینی تربیت کیجئے، انہیں قرآنِ کریم پڑھنا بھی سکھایا جائے، اسلامی آداب بھی سکھائے جائیں، ان کے اَخلاق بھی سنوارنے کی کوشش کی جائے، اللہ پاک اور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبّت سکھائی جائے۔ آخرت کی فکر دِلائی جائے، موت کی تیاری کروائی جائے، مختلف گناہوں کے بارے میں بتایا جائے اور اِن گناہوں سے بچایا بھی جائے۔

وہ وقت جس کی نشاندہی رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمائی ہے کہ جس میں سُنّت پر عمل کرنا، دِین پر قائم رہنا اور اِس راہ میں آنے والی تکالیف پر صَبْر کرنا بہت مشکل ہو گا۔ آیئے! اِس بارے میں 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۴/۲۲۹

www.dawateislami.net

سُنئے اور سنتوں پر عمل کی کوشش کیجئے، چنانچہ

سُنّتیں اپنانا اَنگارہ تھامنے کی طرح ہو گا

(1) اِرْشاد فرمایا: اَلْمُتَمَسِّكُ بِسُنَّتِي عِنْدَ اِخْتِلَافِ اُمَّتِي كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ یعنی اختلافِ اُمّت کے وَقْت میری سُنّت کو مضبوطی سے تھامنے والا ہتھیلی میں اَنگارہ رکھنے والے کی طرح ہو گا۔[1]

(2) اِرْشاد فرمایا: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيهِمْ عَلٰى دِينِهٖ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ یعنی لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اُن میں اپنے دِین پر صَبْر کرنے والا اَنگارہ پکڑنے والے کی طرح ہو گا۔[2]

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَیان کردہ دوسری حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہ زمانہ قریبِ قِیامت ہو گا جس کی اِبتدا آج ہو چکی ہے۔ فی زمانہ دِین دار بن کر رہنا مشکل ہے۔ آج نماز کی پابندی کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ سُود سے بچنا تو قریباً ناممکن ہی ہے۔ مزید فرماتے ہیں: جیسے ہاتھ میں اَنگارہ رکھنا بہت ہی بڑے صابِر (صبر کرنے والے) کا کام ہے یُوں ہی اُس وَقْت مُخْلِص، کامِل مسلمان بننا سخت مشکل ہو جاوے گا۔[3]

دِین پر چلنے والوں کے لئے آزمائش

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مفتی صاحِب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حدیثِ

---

1 ... نوادر الاصول، الاصل الثالث عشر، ۱/ ۶۸، حدیث: ۸۷

2 ... ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی النهی عن سب الریاح، ۴/ ۱۱۵، حدیث: ۲۲۶۷

3 ... مرآۃ المناجیح، ۷/ ۷۲ ملخصا

www.dawateislami.net

پاک کی یہ شرح اپنے دور میں فرمائی تھی اور اب تو اِس سے کئی گنا بڑھ کر بے باکی اور دِین سے دوری ہے، یہ بات کسی سے ڈَھکی چھپی نہیں کہ اب جو اسلامی بہنیں بُرقع پہنتیں، شَرعی پردہ کرتیں اور شریعت وسُنّت کے مطابق زندگی گزارنا چاہتی ہیں، اُن کے لیے سخت ترین آزمائش ہے، اسلامی بہنیں جو ناجائز رسموں سے بچتے ہوئے شادی کی تقریب کرنا چاہتی ہیں، اُن کے لیے بھی سخت آزمائش ہے۔ ایک طرف تو مُعاشَرہ (Society) اُن کو طرح طرح سے ستاتا، اُن کا دل دُکھاتا اور اُن کا حوصلہ کم کرنے کی کوشش کرتا ہے اور دوسری طرف نیک اَعمال کرنے میں نَفْس وشیطان رُکاوٹ بن جاتے ہیں۔

خود اِنصاف کیجئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِنسان سے غَلَطیاں ہوتی رہتی ہیں لیکن افسوس! اگر کسی مَذہبی اور دِین پر عمل کرنے والی سے کوئی غَلَطی ہو جائے تو اُسے خوب اُچھالا جاتا ہے، یوں ہی اسلام اور شریعت وسُنّت پر چلنے والوں کو میڈیا، سوشل میڈیا اور دیگر ذرائع کا سہارا لے کر طرح طرح سے بدنام کرنے کی کوششیں کی جاتی ہیں جس سے لوگوں کے دلوں میں اُن کے لئے نفرت پیدا ہو جاتی ہے، نتیجۃً لوگ اُن سے بد ظن ہوتے، اُن کو اَہمیّت نہیں دیتے اور اپنی دنیا و آخرت کی بربادی کا سامان کرتے ہیں۔ ایسے مشکل حالات میں دِین پر چلنے والی اسلامی بہنوں کو مزید محتاط ہونا چاہئے۔

یاد رکھئے! معمولی سی بے اِحتیاطی بھی کبھی کبھی بہت بڑے نقصان (Loss) کا باعث بنتی ہے، اگر ہم واقعی مَدَنی کام کرنا چاہتی ہیں تو جب تک شریعت حکم نہ دے، ہرگز کسی اسلامی بہن کو اپنا مُخالِف مت بنائیے۔ کوئی ایسا کام مت کیجئے کہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی

www.dawateislami.net

تحریک دعوتِ اسلامی پر اُنگلی اُٹھے۔ بہر حال اِحتیاط کے باوُجود مشکلات ہوں، لوگ طعنے دیں یا گھر والے سُنّتوں کے مطابق زندگی گزارنے میں رُکاوٹیں ڈالیں تو پھر بھی گھبرانا نہیں چاہئے کہ جس کام میں دشواریاں زیادہ ہوں اُس کا ثواب بھی زیادہ ہوتا ہے۔ آیئے! اِس بارے میں 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنئے، چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: افضل ترین عبادت وہ ہے جس میں تکلیف زیادہ ہو۔[1]

(2) ارشاد فرمایا: جس نے میری اُمّت کے بگڑتے وَقْت میری سُنّت کو مضبوطی سے تھام لیا تو اسے سو (100) شہیدوں کا ثواب ملے گا۔[2]

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کردہ دوسری حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: کیونکہ شہید تو ایک بار تلوار کا زخم کھا کر پار ہو جاتا ہے مگر یہ اللہ (پاک) کا بندہ عُمر بھر لوگوں کے طعنے اور زبانوں کے گھاؤ (زخم) کھاتا رہتا ہے۔ اللہ (پاک) اور رسول (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی خاطر سب کچھ برداشت کرتا ہے۔ اِس کا جِہاد، جِہادِ اَکبر (نَفْس کے خلاف جِہاد) ہے۔[3]

ظاہر میں دوست، باطن میں دشمن

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آئندہ زمانے میں سر اُٹھانے والے فتنوں کے بارے میں ایک حدیث شریف میں ہے، رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ بھی ہوں گے جو ظاہر میں دوست اور

1 ... کشف الخفاء، حرف الهمزة مع الفاء، ۱/۱۴۱

2 ... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۶

3 ... مرآۃ المناجیح، ۱/۱۷۳

www.dawateislami.net

اندر سے دشمن ہوں گے، عَرْض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کیسے ہوگا؟ اِرْشاد فرمایا: (اپنی دنیا کو بہتر بنانے کے لئے) ایک دوسرے کی طرف رَغْبَت (لالچ) اور ایک دوسرے سے ڈرنے کی وجہ سے ہوگا۔[1]

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: قریبِ قِیامت ایسے لوگ (ظاہِر) ہوں گے جو اپنی نیکیاں عَلانِیَہ (ظاہر کرنا) پسند کریں گے تاکہ لوگ اُن کی واہ واہ کریں۔ تنہائی (اکیلے) میں یا تو اَعمال کریں گے ہی نہیں یا کریں گے تو معمولی طریقے سے۔ (مزید فرماتے ہیں:) اُن لوگوں کے دلوں میں اللہ پاک کا خَوف، اللہ (پاک) سے اُمّید نہ ہوگی یا کم ہوگی، لوگوں کا خَوف، لوگوں سے اُمّید اُن پر غالِب ہوگی۔ ہر عمل اِخلاص سے قَبول ہوتا ہے۔ اِس میں وہ بھی داخِل ہیں جو لوگوں سے ظاہری مَحبّت کریں اور وہ بھی غَرَض (مطلب) کے لئے جب غَرَض (مطلب) نکل جاوے دوستی (Friendship) بھی ختم ہو جاوے۔[2]

میرے لئے کیا عمل کیا؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا! مسلمان کا ہر کام اللہ پاک کی رِضا کے لئے ہونا چاہئے، حتّٰی کہ اگر کوئی دوستی رکھے تو بھی اللہ پاک کی رِضا کی خاطِر اور دشمنی رکھے تو بھی اللہ پاک کی رِضا کے لئے، چنانچہ

مَرْوِی ہے، اللہ پاک نے ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس وَحی بھیجی: فُلاں زاہِد (یعنی دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے والے) سے کہہ دو کہ تمہارا دُنیا سے بے رَغبتی اختیار کرنا

1 ... مسند امام احمد، مسند الأنصار، ۸/۲۴۴، حدیث: ۲۲۱۱۶

2 ... مرآۃ المناجیح، ۷/۱۴۰-۱۴۱

www.dawateislami.net

اپنے نَفْس کو سکون پہنچانے کے لئے ہے اور سب سے جدا ہو کر مجھ سے تَعَلُّق رکھنا یہ تمہاری عزّت ہے، جو کچھ تم پر میرا حق ہے اُس کے مقابِلے میں کیا عمل کیا۔ عَرض کی، اے ربِّ کریم! وہ کون سا عمل ہے؟ اِرْشاد فرمایا: کیا تم نے میری وجہ سے کسی سے دشمنی کی اور میرے بارے میں کسی ولی سے دوستی کی؟[1]

لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہر قسم کے جائز تَعَلُّقات میں رِضائے الٰہی کو پیشِ نظر رکھیں۔ جو خوش نصیب اسلامی بہنیں اللہ پاک کے لئے ایک دوسری سے دوستی رکھتی ہیں اُنہیں مبارَک ہو کہ حدیثِ پاک کے مطابِق ایسے لوگ کامِل اِیمان والے ہیں اور اللہ پاک اُن کو قیامت کے دن ایک ساتھ جمع فرمادے گا، وہ خوش نصیب عَرْش کے آس پاس یاقُوت (قیمتی پتھر کی ایک قسم) کی کُرسیوں (Chairs) پر ہوں گے اور جنّت میں یاقُوت کے سُتونوں پر مُشْتَمِل زَبَرجَد (قیمتی پتھر کی ایک قسم) کے کمرے اُن کے ٹھکانے ہوں گے۔ آیئے! اِس بارے میں 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنئے، چنانچہ

رضائے الٰہی کے لئے مَحَبَّت کرنے والوں کی جزا

(1) ارشاد فرمایا: جو کسی سے اللہ پاک کے لئے مَحَبّت رکھے، اللہ پاک کے لئے دُشمنی رکھے اور اللہ پاک کے لئے دے اور اللہ پاک کے لئے مَنْع کرے، اُس نے اپنا اِیمان کامِل کرلیا۔[2]

(2) ارشاد فرمایا: دو(2) شخصوں نے اللہ پاک کے لئے آپس میں محبّت کی، ایک مَشْرِق میں ہے، دُوسرا مَغْرِب میں، قِیامت کے دن اللہ پاک دونوں کو جمع کردے گا اور

1 ... حلیۃ الاولیاء، محمد بن محمد، ۱۰/۳۳۷، رقم: ۱۵۳۸۴

2 ... ابو داود، کتاب السنۃ، باب الدلیل علی زیادۃ... الخ، ۴/۲۹۰، حدیث: ۴۶۸۱

www.dawateislami.net

فرمائے گا: یہی وہ (شخص) ہے جس سے تُو نے میرے لئے مَحبّت کی تھی۔[1]

(3) ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے لئے مَحبَّت رکھنے والے عَرش کے آس پاس یاقُوت کی کُرسیوں پر ہوں گے۔[2]

(4) ارشاد فرمایا: جنّت میں یاقُوت کے سُتون ہیں، اُن پر زَبَرجَد کے کمرے ہیں، وہ ایسے روشن ہیں جیسے چمکدار ستارے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اُن میں کون رہے گا؟ فرمایا: وہ لوگ جو اللہ پاک کے لئے آپس میں مَحبّت رکھتے ہیں، ایک جگہ بیٹھتے ہیں، آپس میں مِلتے ہیں۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ جو خوش قسمت مسلمان اللہ پاک کی خاطِر ایک دوسرے سے مَحبّت رکھتے ہیں، اللہ پاک کل قِیامت کے روز اُنہیں کیسے کیسے اِنعامات سے نوازے گا۔ افسوس! آج کل ہمارے مُعاشَرے میں مَفاد پَرستی اِس قدر عام ہوچکی ہے کہ دُنیوی مُعامَلات تو ایک طرف اب تو دِینی مُعامَلات میں بھی لوگ اپنی غَرض اور اپنا فائدہ تلاش کرتے پھرتے ہیں، مثلاً سلام ہی کو لے لیجئے جو نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت ہے بلکہ ابُوالْبَشَر حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی بھی سُنّت ہے۔[4] مگر بد قسمتی سے آج کل لوگوں کی اَکْثَرِیَّت اِس سُنّت سے غافِل نظر آرہی ہے۔ عُموماً جس سے جان پہچان نہ ہو اُسے تو سلام کرنا گوارہ ہی نہیں

1 ... شعب الایمان، باب فی مقاربۃ و موادۃ اھل الدین، ۶/۴۹۲، حدیث: ۹۰۲۲

2 ... معجم کبیر، ۴/۱۵۰، حدیث: ۳۹۷۳

3 ... شعب الایمان، باب فی مقاربۃ و موادۃ اھل الدین، ۶/۴۸۷، حدیث: ۹۰۰۲

4 ... مرآۃ المناجیح، ۶/۳۱۳ ماخوذاً

www.dawateislami.net

کیا جاتا، عام طور پر ہم جان پہچان والیوں سے سلام کرتی ہیں ایسا نہ ہو سب اسلامی بہنوں سے سلام و ملاقات کی ترکیب بنایئے۔

بہر حال ہمیں چاہئے کہ کریم آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِس پیاری پیاری سُنّت پر عمل کرتے ہوئے ہر اسلامی بہن کو سلام کیا کریں خواہ ہم اُسے جانتی ہوں یا نہیں۔ روزانہ پابندی کے ساتھ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کرنا بھی سلام کو عام کرنے اور سلام کی سُنّت پر اِستقامت پانے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آئندہ زمانے میں سَر اُٹھانے والے فتنوں کے بارے میں ایک حدیث شریف میں یہ مضمون بھی موجود ہے کہ زُہد و تقویٰ رِوَایتی اور بَناوَٹی ہو کر رہ جائے گا، چنانچہ

زُہد و تقویٰ روایتی اور بناوٹی ہو گا

رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ دنیا سے بے رغبتی رِوَایتی اور تقویٰ بَناوَٹی طور پر رہ جائے گا۔[1]

علّامہ عَبْدُ الرَّءُوْف مُناوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کی شَرْح میں فرماتے ہیں: قِصَّہ بیان کرنے اور وَعْظ (یعنی تقریریں) کرنے والوں کی طرح لوگ، نیک لوگوں کے زُہد و تَقْویٰ کی روایتیں ایک دوسرے کو سُنا سُنا کر روئیں گے اور ایسی زبانی کلامی باتیں کریں گے جو اُن کے دل میں نہ ہوں گی۔[2]

---

1 ... حلیۃ الاولیاء، حسان بن ابی سنان، ۳/۱۴۱، رقم: ۳۴۷۳

2 ... فیض القدیر، ۶/۵۴۳، تحت الحدیث: ۹۸۵۶

www.dawateislami.net

اللہ پاک کے ساتھ اِعلانِ جنگ کرنے والے کون؟

حضرت عَدِیّ بن حاتم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: قِیامت کے دن کچھ لوگوں کو جنّت کی طرف لے جانے کا حکم ہو گا، یہاں تک کہ جب وہ جنّت کے قریب پہنچ کر اُس کی خوشبو سُونگھیں گے، اُس کے محلات اور اُس میں جنتیوں کے لئے اللہ پاک کی تیّار کردہ نعمتیں دیکھ لیں گے، تو اعلان کیا جائے گا: اِنہیں جنّت سے لوٹا دو کیونکہ اِن کا جنّت میں کوئی حِصّہ نہیں۔ (یہ اعلان سُن کر) وہ ایسے افسوس کے ساتھ لوٹیں گے کہ اُس جیسے افسوس کے ساتھ اُن سے پہلے لوگ نہ لوٹیں ہوں گے، پھر وہ عَرْض کریں گے: اے ربِّ کریم! اگر تُو اپنا ثواب اور اپنے ولیوں کے لئے تیّار کردہ نعمتیں دکھانے سے پہلے ہی ہمیں دوزخ میں داخل کر دیتا تو یہ ہم پر زیادہ آسان ہوتا۔ اللہ پاک اِرْشاد فرمائے گا: میں نے اپنی مرضی سے تمہارے ساتھ ایسا کیا ہے (اِس کی وجہ یہ ہے کہ) جب تم اکیلے میں ہوتے تو بڑے بڑے گناہ کر کے میرے ساتھ اِعلانِ جنگ کرتے اور جب لوگوں سے ملتے تو عاجِزی کے ساتھ ملتے تھے، تم لوگوں کو اپنی وہ حالت دکھاتے تھے جو تمہارے دلوں میں میرے لئے نہیں ہوتی تھی، تم لوگوں سے ڈرتے اور مجھ سے نہیں ڈرتے تھے، تم لوگوں کی عزّت کرتے اور میری عزّت نہ کرتے تھے، تم لوگوں کی وجہ سے بُرا کام کرنا چھوڑ دیتے لیکن میری وجہ سے بُرائی نہ چھوڑتے تھے، آج میں تمہیں اپنے ثواب سے مَحروم کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے عذاب کا مزہ بھی چکھاؤں گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... معجم اوسط، ۴/۱۳۶-۱۳۵، حدیث: ۵۴۷۸

www.dawateislami.net

فتنوں سے کیسے بچا جائے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بِلاشبہ آج کا دور فتنوں سے بھرپور ہے، ہر گزرتے دن کے ساتھ ہی ایک نیا فتنہ سَر اُٹھا رہا ہے، اب سُوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم ان فتنوں سے اپنے آپ کو کیسے بچا سکتی ہیں؟ تو آیئے! موجودہ دور کے فتنوں سے بچنے کے لئے چند طریقے پیشِ خدمت ہیں۔ سنئے اور عمل کی کوشش کیجئے:

(1) فتنوں سے حفاظت اور ایمان کی سلامتی کے لئے **اچھی صحبت اختیار** کی جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس وَقْت عاشقانِ رسول مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی اچھی صحبت پانے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی مسلمانوں کو فتنوں سے بچاتی، انہیں ایمان کی سلامتی کا ذہن دیتی اور انہیں حقیقی معنٰی میں سُنّتوں کا پیکر بناتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کی بَرَکت سے اب تک بے شمار لوگوں کی اِصلاح ہوئی اور اِیمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذہن بنا۔

(2) اپنے آپ کو فتنوں سے بچانے کے لئے **ضرورت کے علاوہ گھر سے باہر نکلنے** سے بچا جائے کہ اسی میں سلامتی ہے۔

(3) موجودہ دور میں **سوشل میڈیا** (Social Media) فتنوں کو پھیلانے کا ایک خطرناک ترین ہتھیار بنتا جارہا ہے، اسلام دشمن قُوّتیں اپنے بُرے مقاصد کی خاطر اس کا غلط استعمال کر کے کھلم کھلا اسلامی اَحکام کا مذاق اُڑا رہی ہیں، سوشل میڈیا کے ذریعے اسلام کے خلاف سازشیں کی جارہی ہیں، اسی کے ذریعے مسلمانوں کو بے حیائی اور فحاشی کی دلدل میں دھکیلا جارہا ہے، لہٰذا سوشل میڈیا کی تباہ کاریوں سے اپنے آپ کو

www.dawateislami.net

اور اپنی نسلوں کو بچا کر رکھئے۔

(4)عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت لگنے والے **مدرسۃ المدینہ بالغات** میں پڑھنا یا پڑھانا بھی فتنوں سے بچنے میں بہت مددگار ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ مدرسۃ المدینہ بالغات کی بَرَکت سے نیک اسلامی بہنوں کی صحبت نصیب ہو گی اور بہت سے شیطانی فتنوں سے ہماری حفاظت رہے گی۔

(5)فتنوں سے بچنے بچانے کے لئے 100 فیصد اسلامی چینل، **مَدَنی چینل** دیکھنے دکھانے کا معمول بنائیے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ **مَدَنی چینل** وہ واحد چینل ہے جس پر دکھایا جانے والا ہر سلسلہ شریعت کے مطابق ہوتا ہے، **مَدَنی چینل** عشقِ رسول کے جام پلاتا ہے، **مَدَنی چینل** پر درست اسلامی تعلیمات کو دکھایا جاتا ہے، **مَدَنی چینل** مقدس ہستیوں کا ادب سکھاتا ہے، لہٰذا خود بھی مَدَنی چینل دیکھئے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی دیکھنے کی ترغیب دلائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُرمہ لگانے کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے

1 ... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

سُرمہ لگانے کی سُنّتیں اور آداب سنتی ہیں: فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: تمام سُرموں میں بہتر سرمہ "اِثمد" (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔[1] ☆پتّھر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں۔[2] ☆سُرمہ سوتے وَقْت اِستِعمال کرنا سُنّت ہے۔[3] ☆سُرمہ استعمال کرنے کے تین(3) منقول طریقوں کا خلاصہ پیش خدمت ہے: (1) کبھی دونوں آنکھوں میں تین(3) تین(3) سَلائیاں، (2) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین(3) اور بائیں (اُلٹی) میں دو ،(3) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو(2) دو(2) اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کرکے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگائیے۔[4] ☆اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔ ☆ادب و تعظیم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگائیے پھر اُلٹی آنکھ میں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صَفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...ابن ماجه، کتاب التحفه، باب الکحل بالاثمد، ۴/۱۱۵، حدیث: ۳۴۹۷

2...فتاویٰ هندیه، کتاب الکراهیة، الباب العشرون في الزینة، ۵/۳۵۹

3...مرآۃ المناجیح، ۶/۱۸۰

4...شعب الایمان، باب فی الملابس والاوانی، ۵/۲۱۸، حدیث: ۶۴۲۸

www.dawateislami.net

بیان:12 ہر مُبَاح بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

درودِ پاک کی فضیلت

نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و مَحَبَّت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گُناہ بخش دے۔[1]

کعبہ کے بدرالدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرُود طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی و بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

1... معجمِ کبیر، ۱۸/۳۶۲، حدیث:۹۲۸

2... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث:۵۹۴۲

www.dawateislami.net

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عبادت کیلئے جاگنے کا عجیب انداز

حضرت صفوان بن سُلَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی پنڈلیاں نماز میں زیادہ دیر کھڑے رہنے کی وجہ سے سُوج گئی تھیں۔ آپ اس قدر کثرت سے عبادت کیا کرتے تھے کہ بِالفرض آپ سے کہہ دیا جاتا کہ کل قِیامت ہے تو بھی اپنی عبادت میں کچھ اِضافہ نہ کر سکتے (یعنی ان کے پاس عبادت میں اضافہ کرنے کے لئے وقت کی گنجائش ہی نہ تھی)۔ جب سردی کا موسم آتا تو آپ مکان کی چھت پر سویا کرتے تاکہ سردی آپ کو جگائے رکھے اور جب گرمیوں کا موسم آتا تو کمرے میں آرام فرماتے تاکہ گرمی اور تکلیف کے سبب سو نہ سکیں (کیونکہ A.C. تو دور کی بات ہے اس زمانے میں بجلی کا پنکھا بھی نہیں ہوتا تھا)۔ سجدے کی حالت میں ہی آپ کا اِنتقال ہوا۔ آپ دعا کیا کرتے تھے: یا اللہ میں تیری ملاقات کو پسند کرتا ہوں تُو بھی میری ملاقات کو پسند فرما۔[1]

1 . . . اتحاف السادۃ المتقین، ۱۳/ ۲۴۷-۲۴۸

www.dawateislami.net

مری زندگی بس تِری بندگی میں ہی اے کاش گُزرے سدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۶)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دین نیکیاں کمانے کے معاملے میں کس قدر حَریص (Desirous) ہوا کرتے تھے کہ ہر لمحہ عبادت میں گزارنے کے باوجود بھی اللہ پاک سے ڈرتے اور مزید نیکیاں کرنے کی جستجو میں مگن رہتے، سردیوں کی راتوں میں چھت پر اور گرمیوں میں بند کمرے میں عبادت کرتے تاکہ غفلت کی نیند سو کر اللہ پاک کی یاد سے غافل نہ ہو جائیں اور پھر عبادت کا یہ حال تھا کہ راتوں کے قیام کی وجہ سے پنڈلیاں سوج جاتی لیکن عبادت میں کوئی کمی نہ آتی تھی۔ ان مقدس ہستیوں کی بس یہی خواہش ہوتی کہ جب تک زندگی باقی ہے اس کو غنیمت جانتے ہوئے نیکیاں کرکے اپنی آخرت بہتر بنالی جائے۔ مگر افسوس! ہمیں اپنی آخرت کی کوئی فکر نہیں، دن بھر نہ جانے کیسے کیسے گناہوں میں مشغول رہتی ہیں اور جب رات آتی ہے تو پھر نت نئے گناہوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور پھر گناہوں میں مگن رہتے ہوئے غفلت کی نیند سو جاتی ہیں۔ ذرا غور کیجئے! ہم کس طرح اپنی زندگی کے قیمتی لمحات کو اللہ پاک کی نافرمانی اور فضولیات میں برباد کر رہی ہیں حالانکہ حدیثِ پاک میں مومن کو ہر وقت نیکیاں کرنے اور نیکیوں کی حرص رکھنے کا حکم دیا گیا ہے جیسا کہ نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اِحْرِصْ عَلٰی مَایَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجَزْ، یعنی اس پر حرص کرو جو تمہیں نفع دے اور اللہ سے مدد مانگو عاجز نہ ہو۔[1]

1 . . . مسلم، کتاب القدر، باب فی الامر بالقوۃ . . . الخ، ص۱۰۹۸، حدیث: ۲۶۶۴

www.dawateislami.net

حضرت علامہ شرفُ الدِّین نَوَوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اللہ پاک کی عبادت میں خوب حِرص کرو اور اس پر اِنعام کا لالچ رکھو مگر اِس عبادت میں بھی اپنی کوشش پر بھروسا کرنے کے بجائے اللہ پاک سے مدد مانگو۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مال آزمائش ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! بسا اوقات زیادہ مال بھی آزمائش بن جاتا ہے مگر پھر بھی اس کے حصول کیلئے کتنی ہی تکلیفیں (Difficulties) اٹھانی پڑیں پروا نہیں کی جاتی اور لوگ ہر وقت دنیا کی دولت کمانے کی دھن میں مصروف رہتے ہیں اور دن رات اسی جذبے کے تحت نئی نئی ترکیبیں سوچتے رہتے ہیں کہ کن کن طریقوں سے زیادہ مال حاصل کیا جاسکتا ہے اگرچہ اس کے حصول کیلئے حرام ذریعہ ہی کیوں نہ اختیار کرنا پڑے بس مال آنا چاہے جس طرح سے بھی آئے اور جہاں سے بھی آئے۔ حالانکہ ہمیں تو ان کاموں کی حرص ہونی چاہیے جن سے اللہ پاک کی رضا، حضور نبیِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت، آخرت کو اچھا بنانے اور جنت میں جانے کی ضمانت ملتی ہو۔ اللہ پاک پارہ 4 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 133 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ سَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ ۙ

ترجَمۂ کنز الایمان: اور دوڑو اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑان

1 . . . شرح مسلم للنووی، کتاب القدر، باب الایمان للقدر . . . الخ، ۱۶/ ۲۱۵، تحت الحدیث: ۲۶۶۴

www.dawateislami.net

اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۳۳﴾ میں سب آسمان وزمین آجائیں پرہیز گاروں کے لئے تیار رکھی ہے۔ (پ۴، آل عمران:۱۳۳)

اس آیتِ مقدسہ کے تحت تفسیر صِراطُ الجنان میں ہے کہ گناہوں سے توبہ کر کے، اللہ پاک کے فرائض کو ادا کرکے، نیکیوں پر عمل پیرا ہو کر اور تمام اعمال میں اخلاص پیدا کرکے اپنے ربِ کریم کی بخشش اور جنت کی طرف جلدی کرو۔[1]

اسی طرح پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّساء کی آیت نمبر 124 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىٕكَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ لَا یُظْلَمُوْنَ نَقِیْرًا ﴿۱۲۴﴾ (پ۵، النساء:۱۲۴)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور جو کچھ بھلے کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور ہو مُسلمان تو وہ جنّت میں داخل کئے جائیں گے اور انہیں تل بھر نُقصان نہ دیا جائے گا۔

حکیمُ الاُمّت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت اِرْشاد فرماتے ہیں: جو بھی اِنْسان مرد ہو یا عورت بَقَدْرِ طاقت عمل کرے نیک اور ہو وہ مومن صحیحُ العقیدہ اُس کی جَزاء یہ ہے کہ وہ بعدِ قیامت جنّت میں جائے گا۔ مُطابقِ اعمال اسے جنّت کا دَرَجہ ملے گا اور ان پر تِل برابر بھی ظُلم نہ ہو گا کہ وہ ہوں تو بڑے دَرَجہ کے مستحق اور بِلا قُصُور ان کا دَرَجہ گھٹا کر انہیں اَدْنیٰ دَرَجہ میں داخل کر دیا جائے یہ ہر گز نہ ہو گا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... تفسیر صراط الجنان، پ۴، آل عمران، تحت الآیۃ:۱۳۳، ۲/۵۳

2... تفسیر نعیمی، پ۵، النساء، تحت الآیۃ:۱۲۴، ۵/۴۳۳

www.dawateislami.net

اہلِ جنت نعمتوں کے مَزے لیتے ہوئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مَعْلُوم ہوا کہ صحیح العقیدہ مومنین کو ان اَعمال کی جزا کے طور پر جنت میں داخل کیا جائے گا اور ان کے اَعْمال کے برابر انہیں جنت میں دَرَجہ ملے گا۔ قرآنِ پاک میں کئی مَقامات پر اہلِ جنَّت کو ملنے والی نعمتوں کو بیان کیا گیا ہے۔ چُنانچہ ان نعمتوں کی مَنْظر کَشی کرتے ہوئے اللہ کریم پارہ 27، سُوْرَۃُ الْواقِعہ کی آیت نمبر 15 تا 24 میں اِرْشاد فرماتا ہے:

عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍۙ(۱۵) مُّتَّكِـٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ(۱۶) يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ(۱۷) بِاَكْوَابٍ وَّ اَبَارِيْقَۙ وَ كَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍۙ(۱۸) لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَ لَا يُنْزِفُوْنَۙ(۱۹) وَ فَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَۙ(۲۰) وَ لَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَؕ(۲۱) وَ حُوْرٌ عِيْنٌۙ(۲۲) كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِۚ(۲۳) جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ(۲۴) (پ۲۷، واقعۃ:۱۵ تا ۲۴)

تَرجَمۂ کنزالایمان: (جنَّتی لوگ) جڑاؤ تختوں پر ہوں گے، ان پر تکیہ لگائے ہوئے آمنے سامنے، ان کے گرد لئے پھریں گے ہمیشہ رہنے والے لڑکے، کوزے اور آفتابے اور جام آنکھوں کے سامنے بہتی شراب کے اس سے نہ اُنہیں دردِ سر ہو نہ ہوش میں فرق آئے اور میوے جو پسند کریں اور پرندوں کا گوشت جو چاہیں اور بڑی آنکھ والیاں حوریں جیسے چُھپے رکھے ہوئے موتی، صلہ ان کے اعمال کا۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! قرآنِ پاک کی ان مبارک آیات میں اہلِ جنت کو دی جانے والی جنتی نعمتوں کی کیسی منظر کشی کی گئی ہے کہ اہلِ جنت باغات میں آمنے سامنے تکیہ لگائے چین سے بیٹھے ہوں گے، ان کی خِدْمت پر

www.dawateislami.net

مامُور غُلام چھلکتے جام، لَبالَب کُوزے، اور آفتابے اُٹھائے ان کے دائیں بائیں حکم کے منتظر ہوں گے، سامنے بہتی پاکیزہ شرابیں، مَن پسند غِذائیں اور عُمدہ مِیوَہ جات سے ان کی تَواضُع ہو گی، الغرض جنت میں اہلِ جنت اپنے رَبِّ کریم کی رحمت کے مَزے لے رہے ہوں گے اور طرح طرح کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔ یاد رکھئے! جنَّت میں ملنے والی کسی بھی نعمت کو دُنیا(World) کی کسی بھی چیز سے تھوڑی سی نسبت بھی حاصل نہیں ہے۔ جنَّت میں اللہ پاک کی رحمت سے ملنے والے اِنْعامات واِکْرامات کا دُنیا میں میسر آنے والی چیزوں سے کوئی بھی مُوازَنہ نہیں ہے۔

احادیثِ مُبارَکہ

آیئے "جنّت" کے 3 حُروف کی نِسْبت سے تین احادیثِ مُبارَکہ سنتی ہیں:

(1) ارشاد فرمایا: "اللہ پاک اِرْشاد فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کیلئے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں کہ جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سُنا اور نہ کسی آدمی کے دل میں ان کا خیال گُزرا۔[1]

(2) ارشاد فرمایا: جَنّت میں 100 درجے ہیں، ہر دو دَرَجوں میں آسمان و زمین جِتنا فاصِلہ ہے اور فِردَوس سب سے بُلند دَرَجہ ہے۔ اُس سے جَنّت کے چار دریا بہہ رہے ہیں اور اُس کے اُوپر عَرْش ہے، سَوجب تم اللہ پاک سے سُوال کرو تو فردوس کا سُوال کرو۔[2]

(3) ارشاد فرمایا: جنَّت کی اتنی جگہ جس میں کوڑا (دُرّہ) رکھ سکیں، دُنیا اور جو کچھ

1 . . . مسلم، کتاب الجنة وصفة نعیمها واهلها، باب صفة الجنة، ص ۱۱۶۲، حدیث: ۲۸۲۴

2 . . . ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ماجاء فی صفة درجات الجنة، ۴/۲۳۸، حدیث: ۲۵۳۹

www.dawateislami.net

اس میں ہے وہ جگہ ان سب سے بہتر ہے۔[1]

قسمت میں غمِ دُنیا، جنّت کا قبالہ ہو تقدیر میں لکھا ہو جنّت کا مَزہ کرنا

(سامانِ بخشش، ص۵۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں اپنی بخشش ومغفرت کروانے اور خود کو جنت کے اعلیٰ درجات کا حقدار بنانے کیلئے ایسے کام کرنے چاہئیں کہ جن میں ہماری آخرت کا فائدہ ہو مگر افسوس! صد افسوس! دنیا کی مَحَبَّت اور فکرِ آخرت سے غفلت کے سبب ہمارے معاشرے کی بھاری اکثریَّت شوقِ عِبادت سے بہت دُور اور گناہوں کی حرِیص ہوتی جارہی ہے۔ کئی کئی گھنٹے رِیموٹ (Remote) ہاتھ میں پکڑے کیبل پر فلمیں ڈرامے دیکھنے کیلئے وقت مل جاتا ہے مگر علمِ دین سیکھنے کے لئے 100 فیصد اسلامک چینل ”مَدَنی چینل“ دیکھنے میں شیطان رُکاوٹ بن جاتا ہے، روزانہ سینکڑوں لائنوں پر مشتمل اخبار پڑھنے والوں کو کئی کئی مہینے قرآنِ کریم کی چند آیات کی تلاوت کیلئے فُرصت نہیں ملتی، یاد رکھئے! غفلت اور گناہوں میں مبتلا ہونے کا اَنجام ہلاکت ورسوائی کے سوا کچھ نہیں، اس سے پہلے کہ موت کا پیغام آئے اور ہم اس دنیا کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے چھوڑ کر اندھیری قبر میں جا پہنچیں ہمیں اپنی بقیہ زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے دنیا کی رونقوں سے منہ موڑ کر اللہ پاک کی خوشنودی کیلئے نیک اعمال میں مشغول ہو جانا چاہیے۔ آیئے! دنیا سے بے رغبت اور فکرِ آخرت میں مشغول رہنے والوں کا ایک واقعہ سنئے، چنانچہ

1... بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی صفة الجنة وانها مخلوقة، ۲/۳۹۲، حدیث: ۳۲۵۰

www.dawateislami.net

ایک عجیب وغریب قوم

منقول ہے کہ حضرتِ ذُوالقرنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ایک قوم کے پاس سے گزرے تو دیکھا ان کے پاس دُنیاوی سازوسامان نہ تھا، انہوں نے بہت سی قبریں کھود رکھیں تھیں، صبح کے وقت وہاں کی صفائی کرتے اور نماز ادا کرتے پھر صرف سبزیاں کھاکر پیٹ بھر لیتے کیونکہ وہاں کوئی جانور ہی موجود نہ تھا جس کا وہ گوشت کھاتے۔ حضرتِ ذُوالقرنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو ان کا سادہ ترین طرزِ زندگی دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی، چنانچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ان کے سردار سے پوچھا: میں نے تم لوگوں کو ایسی حالت میں دیکھا ہے کہ جس پر کسی دوسری قوم کو نہیں دیکھا اس کی کیا وجہ ہے؟ سردار نے سوال کی تفصیل پوچھی تو فرمایا: میرا مطلب یہ کہ تمہارے پاس دنیا کی کوئی چیز نہیں ہے، تم سونا اور چاندی سے بھی نفع نہیں اٹھاتے! سردار کہنے لگا: ہم نے سونے اور چاندی کو اس لئے بُرا جانا کہ جس کے پاس تھوڑا بہت سونا یا چاندی آجاتی ہے وہ انہی کے پیچھے دوڑنے لگتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے پوچھا: تم لوگ قبریں کیوں کھودتے ہوں؟ اور جب صبح ہوتی ہے تو ان کو صاف کرتے ہو، وہاں نماز پڑھتے ہو۔ بولا: اس لئے کہ اگر ہمیں دنیا کی کوئی حرص و طمع ہو جائے تو قبروں کو دیکھ کر ہم اس سے باز رہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے پوچھا: تمہارا کھانا صرف زمین کی سبزی (Vegetable) کیوں ہے؟ تم جانور کیوں نہیں پالتے تاکہ ان کا دودھ حاصل کرو، ان پر سواری کرو اور ان کا گوشت کھاؤ؟ سردار نے کہا: اس سبزی سے ہماری گزر اوقات ہو جاتی ہے اور انسان کو زندگی گزارنے کے لیے ادنیٰ چیز ہی کافی ہے اور ویسے بھی حَلْق سے نیچے پہنچ کر سب چیزیں

www.dawateislami.net

ایک جیسی ہو جاتی ہیں ان کا ذائقہ پیٹ میں محسوس نہیں ہوتا۔ حضرتِ ذُوالقرنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اس کی دانائی بھری باتیں سن کر پیش کش کی: میرے ساتھ چلو، میں تمہیں اپنا مشیر بنالوں گا اور اپنی دولت میں سے بھی حصہ دوں گا۔ مگر اس نے معذرت کرلی کہ میں اسی حال میں خوش ہوں۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! اللہ پاک کے ایسے نیک بندے بھی ہوتے ہیں جنہیں دنیاوی چیزوں کی کوئی فکر نہیں ہوتی بس سادہ غذائیں کھاکر پیٹ بھر لیتے اور نیک اعمال پر کمربستہ رہتے ہیں اور دنیاوی عزت و منصب کی طرف رغبت نہیں رکھتے۔ لیکن جو لوگ برے کاموں کی حرص رکھتے ہیں اور اسی کی تلاش میں مگن رہتے ہوئے طرح طرح کی خواہشات پال لیتے ہیں وہ انہی خواہشات میں مبتلا ہو کر اپنی زندگی کے شب و روز اللہ پاک کی نافرمانی اور گناہوں میں برباد کرتے چلے جاتے ہیں اور ان کی خواہشات کا پیالہ کبھی نہیں بھرتا، جیسا کہ

خواہشات کا پیالہ

کسی سلطنت کا ایک بادشاہ بڑا طاقتور، سربلند اور شان و شوکت والا تھا۔ اُسے اپنی عظیم الشان سلطنت، سونا اُگلتی زمینوں اور زر و جواہر کے خزانوں پر بڑا ناز تھا۔ برسوں کی محنت سے اُس نے اپنے اِقتدار کو اِس قدر مُستحکم کر دیا تھا کہ اب اُسے کسی دشمن کا خطرہ نہیں تھا۔ ایک روز وہ اپنے دارُالحکومت میں دَورے کے لیے نکلا۔ وزیر اور کچھ درباریوں کے علاوہ محافظوں کا دستہ بھی ساتھ تھا۔ بادشاہ کو شہر کا چکر لگانا بڑا پسند تھا۔

1 . . . تاریخ ابن عساکر، ذکر من اسمہ ذوالقرنین، ۱۷/ ۳۵۳ تا ۳۵۵ ملخصا

www.dawateislami.net

شان و شوکت کے مظاہرے کے ساتھ ساتھ کچھ فریادیوں کی دادرَسی کا موقع بھی مل جاتا۔ واپسی پر محل کے قریب اُسے ایک فقیر نظر آیا جو پرانے کپڑوں میں ملبوس ایک طرف بے نیاز بیٹھا تھا۔ بادشاہ نے نَرم لہجے میں دریافت کیا: اپنی کوئی ضرورت بتاؤ، تاکہ میں اسے پورا کر سکوں۔ فقیر کی ہنسی نکل گئی۔ بادشاہ نے قدرے سختی سے پوچھا: اس میں ہنسنے والی کیا بات ہے! اپنی خواہش بتاؤ، میں تمہیں ابھی مالا مال کر دوں گا۔ فقیر نے کہا: بادشاہ سلامت! پیشکش تو آپ ایسے کر رہے ہیں جیسے میری ہر خواہش پوری کر سکتے ہوں؟ اب بادشاہ نے برہمی سے کہا: بے شک میں تمہاری ہر بات پوری کر سکتا ہوں، میں بہت طاقتور بادشاہ ہوں، تمہاری کوئی خواہش ایسی نہیں، جو میں پوری نہ کر پاؤں۔ فقیر نے اپنی جھولی سے ایک بھیک مانگنے والا کشکول نکالا اور کہا: اگر آپ کو اپنی دولت پر اتنا ہی ناز ہے تو اس پیالے کو بھر دیجئے۔ بادشاہ نے حیرت سے کشکول کو دیکھا، وہ سیاہ رنگ کا عام سا لکڑی کا خالی پیالہ تھا۔ اُس نے اِشارے سے ایک وزیر کو قریب بلایا اور حکم دیا: اس پیالے کو سونے کی اَشرفیوں سے بھر دو، یہ فقیر بھی یاد کرے گا کہ کس فیاض اور سخی بادشاہ سے پالا پڑا تھا! وزیر نے حکم کی تعمیل میں کمر سے بندھی اشرفیوں کی تھیلی کھولی اور پیالے میں خالی کر دی۔ لیکن سکے فوراً غائب ہو گئے۔ وزیر نے حیرت سے پیالے میں جھانکا، پھر ایک اور تھیلی کھولی اور پیالے میں ڈال دی۔ اس بار بھی سکے غائب ہو گئے، بادشاہ کے اِشارے پر وزیر نے سپاہیوں کو بھیجا کہ محل میں رکھی اشرفیوں کی کچھ تھیلیاں لے آئیں۔ وہ تھیلیاں بھی ختم ہو گئیں مگر پیالہ ویسے کا ویسا خالی ہی رہا۔ یہ ماجرا دیکھ کر بادشاہ نے خزانے سے قیمتی موتیوں سے بھری ایک بوری منگوائی، وہ بھی خالی ہو گئی۔ اب کی بار بادشاہ کا چہرہ سرخ ہو گیا، اُس نے ضدی لہجے میں وزیر سے کہا:

www.dawateislami.net

اور بوریاں منگوالو، جو کچھ بھی ہے اِس پیالے میں ڈال دو، اسے ہر حال میں بھرنا چاہیے۔ وزیر نے ایسا ہی کیا۔ دوپہر ہوگئی لیکن پیالہ (Bowl) بدستور خالی رہا کیونکہ جو چیز پیالے میں ڈالی جاتی وہ فوراً ہی غائب ہو جاتی اور پیالہ ویسے کا ویسے خالی رہتا۔ آخر شام ہونے کو آئی تو بادشاہ کے چہرے پر بے بسی جھلکنے لگی، حیرانی و پریشانی کے عالَم میں اس نے آگے بڑھ کر فقیر کا ہاتھ تھام لیا، نظریں جھکا کر اس سے معافی مانگی اور عرض کی: اے مردِ درویش! اب تم ہی بتاؤ کہ اس پیالے میں ایسا کیا راز ہے جو یہ بھرتا ہی نہیں؟ فقیر نے سنجیدگی سے جواب دیا: اس میں کوئی خاص راز کی بات نہیں ہے، دراصل یہ پیالہ انسانی خواہشات سے بنا ہے۔ انسان کی خواہشات کبھی پوری نہیں ہو سکتیں، جتنا چاہو ڈال دو، خواہشات اور تمناؤں کا پیالہ ہمیشہ خالی رہتا ہے ہمیشہ مزید کی طلب میں کھلا رہتا ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی انسان چاہے کتنا ہی بڑا امیر و کبیر بن جائے یا پھر کوڑی کوڑی کا محتاج ہو کر بالکل غریب ہو جائے مگر اس کی خواہشات کا پیالہ کبھی نہیں بھرتا، ہمارے معاشرے کے اکثر افراد اپنی حالت پر مطمئن دکھائی نہیں دیتے اور ان کی خواہشات کے درخت میں نئی نئی شاخیں نکلتی رہتی ہیں۔ عمدہ گھر، فل ائیر کنڈیشنڈ بنگلے، مہنگے ترین فرنیچر، چمکتی دَمکتی قیمتی گاڑیاں اور نت نئے کپڑے، نوکر چاکر رکھنے والوں میں بھی کچھ اور ہونا چاہئے کی خواہش باقی رہتی ہے، چنانچہ

کوئی اپنی آمدنی پر راضی نہیں

منقول ہے کہ ایک بُزرگ جو مستجابُ الدعوات تھے (یعنی ان کی دعائیں قبول ہوتی

1 . . . حرص، ص۱۷۲ تا ۱۷۴ ملخصا

www.dawateislami.net

تھیں)ان کی خدمت میں ایک شخص آیا اور اپنی تنگدستی کا رونا روتے ہوئے کہنے لگا: حضرت! میرے گھر میں چار آدمی کھانے والے ہیں اور میری آمدنی صِرف پانچ ہزار روپے ماہانہ ہے جس سے میرے اَخراجات پورے نہیں ہوتے، آپ میرے حق میں دعا کیجئے کہ میری آمدنی میں کچھ اضافہ ہو جائے۔انہوں نے دعا کر دی۔ پھر ایک دکاندار آیا اور عَرض کی: حضور! میرے یہاں چار آدمی کھانے والے ہیں جبکہ کمانے والا میں اکیلا ہوں، مجھے دس ہزار روپے مہینے کے ملتے ہیں، میرا خرچ پورا نہیں ہوتا، آمدنی میں اِضافے کی دعا کر دیجئے۔ جب وہ چلا گیا تو ایک تاجر آیا اور اِلتجا کی: حضرت! میرا کنبہ (Family) چار افراد پر مشتمل ہے اور میری ماہانہ آمدنی فقط پچاس ہزار ہے، خرچہ پورا نہیں ہوتا میرے لئے دعا کیجئے۔ وہ بزرگ حاضِرین سے فرمانے لگے: لگتا ایسا ہے کہ ہم میں سے کوئی اپنی قسمت پر راضی نہیں اگرچہ اس کو دوسرے سے زیادہ ملتا ہے اگر انسان خود کو دنیا میں خوش اور عاقبت میں سرفراز رکھنا چاہتا ہے تو اس پر لازِم ہے کہ جو کچھ اللہ پاک نے اسے دیا ہے اس پر قناعت کرے اور صبر و شکر کرتا رہے کہ اس کی برکت سے مالک کریم اس کو زیادہ دے گا۔[1]

رہیں سب شاد گھر والے شہا تھوڑی سی روزی پر عطا ہو دولتِ صبر و قناعت یا رسول اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۳۲)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی فی زمانہ ہماری عملی حالت بھی کچھ ایسی ہی ہے اگر کسی کو بیس ہزار ملتے ہیں تو وہ تیس کی خواہش رکھتی ہے، کسی کو تیس

1... حرص، ص۱۷۸-۱۷۹

www.dawateislami.net

ملتے ہیں تو وہ پچاس کے خواب دیکھتی ہے، جب کسی سے ملیں تو زبان پہ یہی ہوتا ہے دعا کیجئے رزق میں برکت نہیں، گھر کے حالات اچھے نہیں ہیں وغیرہ، یاد رکھئے! ناشکرا اور حریص انسان کبھی خوش نہیں رہتا اسے دنیا کی ساری دولت اور سہولتیں بھی مل جائیں تو اس کی حرص میں مزید اضافہ ہی ہوگا، جیسا کہ

رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اگر ابنِ آدم کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو چاہے گا کہ اس کے پاس دو وادیاں ہوں اور اس کے منہ کو مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو اللہ پاک سے توبہ کرے تو اللہ پاک اس کی توبہ قُبول فرماتا ہے۔[1]

نفس وشیطان ہوگئے غالب ان کے چُنگل سے تُو چُھڑا یا ربّ
نیم جاں کردیا گناہوں نے مرضِ عِصیاں سے دے شِفا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۹۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! دُنیا کی محبت شیطان کا ایسا جال ہے کہ اس میں پھنس کر انسان نیک کاموں سے دُور ہوتا چلا جاتا ہے، پہلے مستحبات سے دور ہوتا ہے، پھر سنتوں سے غافل ہوتا ہے، اس کے بعد فرائض وواجبات چھوڑنے کی عادت بنتی ہے اور گناہوں کی حرص میں مبتلا ہو کر اس فانی دنیا کی محبت میں کھو جاتا ہے اور طرح طرح کے خواب دیکھنے لگتا ہے دنیاوی کاموں میں بہت مشغول رہنے والوں کی جب ظاہری آنکھ بند ہوتی ہے (یعنی موت آتی) ہے تو سارے خواب دَھرے کے دَھرے رہ جاتے ہیں کیونکہ اگر دنیا کی حقیقت کو جان لیتے تو کبھی بھی اس سے دل نہ

1 . . . بخاری، کتاب الرقاق، باب مایتقی من فتنۃ المال، ۴/۲۲۹، حدیث: ۶۴۳۹

www.dawateislami.net

لگاتے لیکن اس وقت افسوس کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیکیوں کی حرص بڑھانے کے اسباب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہماری خواہش بھی یہ ہونی چاہیے کہ اے کاش! ہمارے دل سے دنیا کی محبّت نکل جائے۔ اے کاش! ہمارے دل میں فکرِ آخرت پیدا ہو جائے۔ اے کاش! لمبی لمبی امیدیں باندھنے کی عادت ختم ہو جائے اور اے کاش! ہماری گناہوں کی حرص ختم ہو جائے اور نیکیوں کی حرص پیدا ہو جائے۔ آیئے! نیکیوں کا جذبہ پانے کیلئے چند مدنی پھول سنتی ہیں جن پر عمل کی برکت سے ہمارے دل میں نیکیوں کی حرص پیدا ہو جائے گی اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

(1) بارگاہِ الٰہی میں دعا کیجئے۔

نیکیوں کی حرص پیدا کرنے کا ایک طریقہ (Method) یہ ہے کہ گناہوں کی حرص سے بچنے کیلئے دعا کیجئے کیونکہ دعا انسان کو مصیبتوں اور تکلیفوں سے بچاتی ہے اور دعا مومن کا ہتھیار ہے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ: یعنی دعا مومن کا ہتھیار ہے۔[1] آپ بھی اس ہتھیار کو حرص کے خلاف استعمال کیجئے اور حرص سے نَجات کیلئے بارگاہِ ربِّ کائنات میں گڑگڑا کر دعا مانگئے۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مال و دولت اور گناہوں کی حرص سے بچنے اور نیکیوں کی تمنا اور رضائے الٰہی حاصل کرنے کیلئے بارگاہِ الٰہی میں یوں

1 . . . مسند ابی یعلی، مسند جابر بن عبداللّٰہ، ۲/۲۰۱، حدیث: ۱۸۰۶ ملتقطا

www.dawateislami.net

عَرض کرتے ہیں:

تاج و تخت و حکومت مت دے کثرتِ مال و دولت مت دے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2) روزانہ کچھ نہ کچھ نیکیوں کا ہدف بنائیے۔

نیکیوں کی حرص پیدا کرنے کیلئے روزانہ فرائض کے ساتھ ساتھ تلاوتِ قرآن پاک، ذِکر واَوراد اور دیگر نیک اعمال کی عادت بنائیں گی تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ اس کی برکت سے نیکیوں کا مزید شوق پیدا ہو گا۔ لہٰذا اپنی آخرت بہتر بنانے کیلئے ہمیں روزانہ کچھ نہ کچھ نیک اعمال کرنے کا ہدف بنالینا چاہیے تاکہ نیک اعمال کی عادت بختہ ہوتی جائے۔ اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ مدنی انعامات پر عمل اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مدنی انعامات روزانہ نیکیاں کمانے کا وہ عظیم مدنی نسخہ ہے کہ جس کے ذریعے صبحِ صادق سے لیکر رات سونے تک نیکیاں کرنے کے کثیر مواقع ملتے ہیں۔ ہمارے بُزرگانِ دین بھی روزانہ نیک اعمال کرنے کا ایک ہدف بنا کر اس پر عمل کی بھرپور کوشش فرماتے اور ہدف مکمل ہونے کے بعد بھی مصروفِ عبادت رہتے تھے۔ چنانچہ حَضْرت عامر بن عبدِ قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے زمانے کے عابدوں میں سب سے افضل تھے۔ اُنہوں نے اپنے اُوپر یہ بات لازم کرلی تھی کہ میں روزانہ ایک ہزار (One Thousand) نوافل پڑھوں گا۔ چُنانچہ وہ اِشراق سے لے کر عصر تک (دن کا اکثر حصّہ) نوافل میں مشغول

www.dawateislami.net

رہتے پھر جب گھر آتے تو ان کی پنڈلیاں اور قدم سُوجے ہوئے ہوتے، ایسا لگتا جیسے ابھی پھٹ جائیں گے۔ اتنی عبادت کے باوجود آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی عاجزی کا یہ عالم تھا کہ اپنے نفس کو مخاطب کر کے کہتے: ”اے بُرائیوں پر اُبھارنے والے نَفْس! تُو عبادت کیلئے پیدا کیا گیا ہے، خدا کی قسم! میں اتنے نیک اعمال کروں گا کہ تجھے ایک پل بھی سکون میسر نہ ہو گا اور تُو بستر سے بالکل دور رہے گا، میں تجھے ہر وَقْت مصروفِ عمل رکھوں گا۔“(1)

مِری زِندگی بس تِری بندگی میں
ہی اے کاش گُزرے سدا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) بزرگانِ دین کی سیرت کا مطالعہ کیجئے

نیکیوں کی حرص پیدا کرنے کیلئے بزرگان دین کی سیرت پر چلتے ہوئے زندگی گزارنے کا معمول بنالیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ! اس کی برکت سے نیکیوں کا جذبہ بڑھے گا اور اس راہ میں پیش آنے والی مشقتوں کو برداشت کرنے کا حوصلہ (Courage) پیدا ہو گا۔ یہ نیک ہستیاں عام لوگوں کی طرح اپنی دنیا بہتر بنانے کی فکر میں مگن نہیں رہتی بلکہ انہیں تو ہر وقت اپنی آخرت سنوارنے کی فکر کھائے جاتی ہے اور اسی وجہ سے ان کا ہر ہر لمحہ نیکیوں میں بسر ہوتا ہے۔ آیئے! ان نیک لوگوں کے نیک اعمال کی حرص کے واقعات سنتی ہیں، چنانچہ

---

1 . . . عیون الحکایات، ۱/۱۵۴

www.dawateislami.net

آخری وقت تلاوتِ قرآن

حضرتِ جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ وقتِ نَزع قرآنِ پاک پڑھ رہے تھے ان سے پوچھا گیا: اس وَقت میں بھی تلاوت؟ اِرشاد فرمایا: میرا نامہ اَعمال لپیٹا جارہا ہے تو جلدی جلدی اس میں اِضافہ کررہا ہوں۔[1]

عبادت کی مٹھاس

منقول ہے کہ کچھ لوگ امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عیادت کے لئے حاضرِ خدمت ہوئے جن کے ساتھ ایک دُبلا پتلا (Weak) نوجوان بھی تھا۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس سے پوچھا: اے نوجوان! میں تمہیں اتنا کمزور کیوں دیکھ رہا ہوں؟ اس نے عرض کی: امیر المؤمنین! چند بیماریوں کی وجہ سے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تمہیں اللہ پاک کا واسطہ سب کچھ سچ سچ بتاؤ۔ اس نے کہا: امیر المؤمنین! میں نے دُنیاوی عیش و عشرت دیکھی تو اسے بد مزہ پایا، میری نظر میں اس کی رونق اور مٹھاس حقیر ہوگئی، اس کا سونا اور پتھر برابر ہوگئے، اب میری حالت ایسی ہے کہ میں عرشِ باری کو دیکھ رہا ہوں، لوگوں کو جنت اور جہنم کی طرف جاتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، بس اسی وجہ سے میں دن میں روزے رکھتا ہوں اور رات کو قیام کرتا ہوں پھر بھی میرا یہ عمل اللہ پاک کی جانب سے دیئے جانے والے ثواب و عذاب کے لئے بہت کم ہے۔[2]

---

1 . . . صید الخاطر لابن الجوزی، فصل تذکروا یوم السباق، ص۲۲۷

2 . . . احیاء العلوم، کتاب المراقبة والمحاسبة، المرابطة الخامسة المجاهدة، ۵/۱۴۳

www.dawateislami.net

ہمارے اَسلاف اور ہم!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ اللہ والوں کی زندگی کا مقصد یہ تھا کہ خوب نیکیاں کرکے اللہ پاک کو راضی کریں اور اپنی آخرت کو سنوار لیں۔ یقیناً ہمارے بُزرگانِ دین بھی دن بھر رِزقِ حلال کیلئے تجارت کرتے تھے لیکن ان کی راتیں ہماری طرح فضول کاموں میں برباد نہیں ہوتیں بلکہ وہ نیک لوگ ساری ساری رات عبادت و تلاوت میں مشغول رہتے تھے۔ ہمارے بُزرگانِ دین تو اپنے آخری دَم تک نیکیاں کمانے کی دُھن میں مگن رہا کرتے تھے ہمارے بُزرگانِ دین تو نمازوں کی ایسی پابندی فرماتے کہ کبھی ان کی تکبیرِ اُولیٰ فوت نہ ہوتی جبکہ ہم کئی کئی مہینوں نماز کی سعادت سے محروم نظر آتی ہیں۔ ہمارے بُزرگانِ دین تو پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں کے ایسے دیوانے تھے کہ ان کا ہر عمل سنت کے مطابق ہوا کرتا تھا جبکہ ہم فیشن (Fashion) کی آفت میں پھنس چکی ہیں، ہمارے اَسلاف نہ صرف خود نیکیاں کرتے بلکہ دوسروں کو بھی نیکی کی دعوت دیا کرتے جبکہ ہم نہ تو خود گناہوں سے بچتی ہیں بلکہ دوسروں کو بھی گناہوں کے مواقع فراہم کرتی ہیں، یاد رکھئے! عنقریب ہمیں مرنا ہے، اندھیری قبر میں اُترنا ہے اور اپنی کرنی کا پھل بُھگتنا ہے۔ لہٰذا اپنی سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے غفلت سے بیدار ہو جایئے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر گناہوں سے بچتے ہوئے نیکیوں میں مشغول ہو جایئے، عِلْمِ دِیْن سیکھنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کو اپنا معمول بنالیجئے، اور مدنی انعامات پر پابندی سے عمل کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ! ان کی برکت سے ڈھیروں نیکیاں

www.dawateislami.net

کرنے کے کثیر مواقع میسر آئیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیت کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے نیت کی چند سنتیں اور آداب سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: ”اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات“ یعنی اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے۔[1] (2) فرمایا: ”نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2] ☆ ہر جائز کام میں ایک سے زیادہ اچھی نیتیں کی جاسکتی ہیں۔[3] ☆ بغیر اچھی نیت کے کسی بھی نیک کام کا ثواب نہیں ملتا۔[4] ☆ عملِ خیر میں اچھی نیت کا مطلب یہ کہ دل عمل کی طرف متوجہ ہو اور وہ عمل رضائے الٰہی کے لئے کیا جارہا ہو۔[5] ☆ نیت دل کے اِرادے کو کہتے ہیں، دل میں نیت ہوتے ہوئے زبان سے بھی کہ لینا زیادہ بہتر ہے۔[6] ☆ نیت سے عبادت کو ایک دوسرے سے الگ کرنا یا عبادت اور عادت میں فرق کرنا مقصود ہوتا ہے۔[7] ☆ دل میں نیت نہ ہو تو زبان سے نیت

1... بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللّٰہ، ۱/۵، حدیث: ۱

2... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

3... بہار نیت، ص۱۰

4... ثواب بڑھانے کے نسخے، ص۳

5... بہار نیت، ص۱۰

6... بہار نیت، ص۱۰

7... بہار نیت، ص۱۱

www.dawateislami.net

کے الفاظ ادا کر لینے سے نیت نہیں ہو گی۔[1] ☆جو اچھی نیتوں کا عادی نہیں اسے شروع میں بہ تکلف اس کی عادت بنانی پڑے گی،[2] ☆نیتوں کی عادت بنانے کے لئے ان کی اہمیت پر نظر رکھتے ہوئے سنجیدگی کے ساتھ پہلے اپنا ذہن بنانا پڑے گا۔[3] ☆حضرت نعیم بن حماد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے تھے کہ ہماری پیٹھ کا کوڑوں کی مار کھانا ہمارے لئے نیتِ صالحہ سے زیادہ آسان ہے۔[4] ☆علی المرتضی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: بندے کو اچھی نیت پر وہ انعامات دیئے جاتے ہیں جو اچھے عمل پر بھی نہیں دیئے جاتے کیونکہ نیت میں ریاکاری نہیں ہوتی۔[5]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... بہارِ نیت، ص۱۰

2... ثواب بڑھانے کے نسخے، ص۳

3... ثواب بڑھانے کے نسخے، ص۳

4... **تنبیہ المغترین، ص۲۵**

5... جہنم میں لے جانے والے اعمال، ۱/۱۵۲

www.dawateislami.net

بیان:13 ہر مُبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرود شریف کی فضیلت

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ یعنی جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار (1000) مرتبہ دُرود شریف پڑھے گا، وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا، جب تک جنّت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی و بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

---

1 ... الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی، ۲/۳۲۶، حدیث: ۲۵۹۰

2 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ آج کے اس ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ہم رشتے داروں کے ساتھ اچھا سُلوک کرنے کے بارے میں آیات واحادیث اور واقعات وحکایات سنیں گی۔ پہلے ایک سبق آموز حکایت سنتی ہیں، چنانچہ

جیسی کرنی ویسی بھرنی

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی نصیحت وعِبرت کے مَدَنی پھُولوں سے بَھرپُور حکایات پر مُشْتَمِل بہت ہی پیاری کتاب **"جیسی کرنی ویسی بھرنی"** میں لکھا ہے: دو سگی بہنوں نے اپنی اَولاد کے رشتے آپس میں طے کئے، لڑکی کی نظر کمزور تھی، جس کی وجہ سے وہ چشمہ لگاتی تھی۔ کچھ عرصے بعد دونوں بہنوں کے درمیان اِختلافات نے سَر اُٹھایا، بات یہاں تک پہنچی کہ ایک بہن دوسری سے کہنے لگی: میں اپنے صحیح سلامت بیٹے کی شادی تمہاری اَندھی بیٹی (Blind Daughter) سے نہیں کر سکتی۔ یہ سُن کر

www.dawateislami.net

دوسری بہن کے دل پر گویا تِیروں کی برسات ہوگئی کہ عیب نکالنے والی کوئی اور نہیں اُس کی سگی بہن تھی، بہرحال طعنہ دینے والی رشتہ توڑ کر جاچکی تھی۔ دوسری طرف جب وہ گھر پہنچی تو اُسے خیال آیا کہ لوہے کے پائپ نیچے صحن میں رکھے ہوئے ہیں اُنہیں چھت پر رکھ دیتی ہوں، اُس نے اپنے بیٹے کو بھی اِس کام میں شامل کرلیا۔ خدا کی کرنی ایسی ہوئی کہ اچانک لوہے کا پائپ اُس کے ہاتھ سے چھوٹ کر سیدھا بیٹے کی آنکھ پر جالگا اور اُس کی آنکھ پپوٹے سمیت باہر نکل پڑی، اُس کے دل پر قیامت گزر گئی اور اُس کے ذِہن میں اپنی سگی بہن کو کہے گئے اَلفاظ گُونجنے لگے کہ میں اپنے صحیح سلامت بیٹے کی شادی تمہاری اَندھی لڑکی سے نہیں کرسکتی، اب اُسے اپنے اَنداز پر شرمندگی ہونے لگی لیکن اب کیا فائدہ! بیٹے کی آنکھ تو جاچکی تھی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ جو چھوٹی چھوٹی باتوں کو بُنیاد بنا کر بِلاوجہ رشتے داروں سے تعلق توڑ ڈالتی ہیں، اُن کی عزّت خراب کرتی ہیں اور اُن کی دل آزاری کے گناہ میں مُبتَلا ہوتی ہیں تو اُنہیں کس قدر ذِلَّت و رُسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ افسوس! صد کروڑ افسوس! آج ہمارے مُعاشَرے میں رِشتہ داری گویا کچّے دھاگے کی طرح نازُک و حسّاس ہوچکی ہے، اپنی نفسانی ضِد کی خاطِر رشتے دار آپس میں ہی ایک دوسرے کے خُون کے پیاسے ہوچکے ہیں، معمولی نوک جھونک کے سبب منگنیاں توڑدی جاتی ہیں، مالدار رشتے داروں سے تو سب ملنا پسند کرتے ہیں مگر بے چارے غریب رشتے داروں کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا، اَولاد اپنے والِدَین سے منہ

1 . . . جیسی کرنی ویسی بھرنی، ص۴۸-۴۷

www.dawateislami.net

موڑے بیٹھی ہے، بھائیوں میں محبّتیں خَتم ہو رہی ہیں، سگی بہنوں کی آپس میں ٹھنی ہوئی ہے، سگے بہن بھائیوں میں نفرتوں کا طُوفان برپا ہے، حالانکہ ہمیں ہمارے ربِّ کریم نے رِشتے داروں کے ساتھ اچّھا سُلوک کرنے کا حُکم اِرْشاد فرمایا ہے، چنانچہ

پارہ 21 سُوْرَۃُ الرُّوْم کی آیت نمبر 38 میں اللہ کریم اِرْشاد فرماتا ہے:

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِ ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۫ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۳۸﴾ (پ ۲۱، الروم: ۳۸)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو رشتے دار کو اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو بھی۔ یہ ان لوگوں کیلئے بہتر ہے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

پارہ 1 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 83 میں اللہ پاک اِرْشاد فرماتا ہے:

وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ ذِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ (پ ۱، البقرۃ: ۸۳)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ (اچھا سُلوک کرو)

بیان کردہ دوسری آیتِ مُقدّسہ کے تحت حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی اَحمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جو بیان فرمایا ہے اس کا خلاصہ مَدَنی پھولوں کی صورت میں سنتی ہیں: (1) آیت میں اپنے رشتہ داروں سے اِحسان کرنے کا حکم ہے۔ (2) سب سے زیادہ حق ماں باپ کا ہے کہ ان کے ساتھ احسان کیا جائے، باقی رشتے داران کے بعد ہیں۔ (3) **ذِی الْقُرْبٰی** وہ لوگ ہیں جن کا رشتہ والدین کے ذریعے ہو، انہیں **"ذِی رِحم"** بھی کہتے ہیں۔ (4) ذِی رِحم تین (3) طرح کے ہیں: **ایک** باپ کے رشتے دار جیسے دادا، دادی، چچا، پھوپھی وغیرہ، **دوسرے** ماں کے رشتے دار جیسے نانا، نانی، ماموں، خالہ۔

www.dawateislami.net

تیسرے دونوں کے رشتے دار جیسے حقیقی بھائی بہن۔(5)ذِی محرم میں جس کا رشتہ مضبوط ہو اس کا حق بھی زیادہ ہو گا۔ بہن بھائی کا رشتہ چچا اور ماموں سے زیادہ مضبوط ہے لہٰذا پہلا حق ان کا ہو گا۔[1]

(1) کس رشتے دار سے کیا برتاؤ کرے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رشتوں کی نوعیت بدلنے کے ساتھ رشتہ داروں سے اچھا سُلوک کرنے کے درجات بھی بدلیں گے۔ رشتوں میں سب سے بڑھ کر مرتبہ والدین کا ہے، پھر جن سے نسب کی وجہ سے نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہو ان کا مرتبہ ہے۔ پھر ان کے بعد باقی رشتے دار اپنے رشتے کے حساب سے اچھے سُلوک کے حق دار ہوں گے۔[2]

(2) رشتے دار سے اچھے سُلوک کی صورتیں

یاد رہے! صِلۂ رِحم (یعنی (محرم) رِشتے داروں کے ساتھ اچھا سُلوک کرنے) کی مختلف صورَتیں ہیں، اِن کو ہَدِیّہ و تحفہ دینا، اگر اِن کو کسی جائز بات میں تمہاری اِمداد کی ضرورت ہو تو اِس کام میں اِن کی مدد (Help) کرنا، اِنہیں سلام کرنا، اِن کی ملاقات کو جانا، اِن کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، اِن سے بات چیت کرنا، اِن کے ساتھ لطف و مہربانی سے پیش آنا۔[3]

1...تفسیرِ نعیمی، پ۱، البقرہ، تحت الآیہ: ۸۳، ۱/ ۴۴۷ ملخصا

2...ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/ ۶۷۸ ملخصا

3...کتاب الدرر الحکام، ۱/ ۳۲۳

www.dawateislami.net

(3)خاندان کو متحد ہونا چاہیے

تمام قبیلے اور خاندان کو مُتَّحِد ہونا چاہیے، جب حق اُن کے ساتھ ہو یعنی وہ حق پر ہوں تو دوسروں سے مقابلہ اور حق کو ظاہر کرنے میں سب مُتَّحد ہو کر کام کریں۔[1] دورِ حاضر کی سہولت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے فون کے ذریعے بھی دِلجوئی کی جائے۔

(4)رشتے دار حاجت پیش کرے تو ردّ کر دینا گناہ ہے

جب اپنا کوئی (محرم) رشتے دار کوئی حاجت پیش کرے تو اُس کی حاجت پوری کرے، اُس کو رَد کر دینا (یعنی حیثیت ہونے کے باوجود مدد نہ کرنا) رِشتہ توڑنا ہے۔[2] (یاد رہے! رشتے داروں سے اچھا سلوک کرنا واجِب ہے اور رشتہ توڑنا گناہ، حرام اور دوزخ میں لے جانے والا کام ہے)

(5)صِلۂ رِحم یہ ہے کہ وہ توڑے تب بھی تم جوڑو

رشتے داروں کے ساتھ اچھا سُلوک اِسی کا نام نہیں کہ وہ سُلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں اَدلا بدلا (Reciprocation) کرنا ہے کہ اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی تم نے اُس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آیا تم اُس کے پاس چلے گئے۔ حقیقت میں رشتے داروں کے ساتھ اچھا سُلوک یہ ہے کہ وہ کاٹے اور تم جوڑو، وہ تم سے جُدا ہونا چاہتا ہے، لاپروائی کرتا ہے اور تم اُس کے ساتھ رشتے کے حُقوق کی رعایت کرو۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...کتاب الدرر الحکام، ۱/۳۲۳

2...کتاب الدرر الحکام، ۱/۳۲۳

3...ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ۹/۶۷۸

www.dawateislami.net

اچھا گمان رکھنے کا طریقہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ **مَدَنی پھول** نہایت تَوَجُّہ کے قابل ہیں، بالخُصُوص پانچواں **مَدَنی پھول** جس میں **"اَدلے بدلے"** کا ذِکْر ہے اِس کے بارے میں عَرْض ہے کہ آج کل عُموماً یہی **"ادلا بدلا"** ہو رہا ہے۔ ایک رشتے دار اگر اِس کو شادی کی دعوت (Invitation) دیتا ہے جبھی یہ اُس کو دعوت دیتا ہے، اگر وہ نہ دے تو یہ بھی نہیں دیتا۔ اگر اُس ایک نے اِس کو زیادہ افراد کی دعوت دی اور یہ اگر اُس کو کم افراد کی دعوت دے تو اِس کا ٹھیک ٹھاک نوٹس لیا جاتا، خوب تنقیدیں اور غیبتیں کی جاتی ہیں۔ بدقِسمتی سے عِلْمِ دِین سے دُوری کی وجہ سے آج کل معاشرے میں یہ ماحول بھی عام ہوتا جا رہا ہے کہ کسی موقع پر **لَین دَین** کے معاملات میں بھی یہی انداز اختیار کیا جاتا ہے کہ جتنے پیسے فُلاں نے دیے، ہم بھی اُتنے ہی دیں گے، ایک دُوسرے کی **خوشی اور غم میں شریک** نہیں ہوتے کیونکہ چھوٹی چھوٹی ناراضیوں کے سبب یہ ایک دُوسرے کے دُشمن بن چکے ہوتے ہیں۔ اِسی طرح جو رِشتے دار اِس کے یہاں کسی تقریب میں شرکت نہیں کرتا تو یہ اُس کے یہاں ہونے والی تقریب کا بائیکاٹ کر دیتا ہے اور یُوں فاصلے مزید بڑھائے جاتے ہیں۔ حالانکہ کوئی ہمارے یہاں شریک نہ ہوا ہو تو اُس کے بارے میں اچھا گمان رکھنے کے کئی پہلو نکل سکتے ہیں، وہ اپنی غیر حاضری کا سبب بتائے یا نہ بتائے، ہمیں اچھا گمان رکھ کر ثواب کمانا اور جنّت میں جانے کا سامان کرنا چاہئے۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَۃِ یعنی اچھا گمان بہترین عبادت سے ہے۔ (1)

---

1 ... ابو داود، کتاب الادب، باب فی حسن الظن، ۴/۳۸۸، حدیث: ۴۹۹۳

www.dawateislami.net

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے مُختلِف مطالِب بَیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: یعنی مسلمانوں سے اچھا گمان کرنا، اُن پر **بدگمانی** نہ کرنا، یہ بھی اچھی عبادات میں سے ایک عبادت ہے۔[1]

جنت کا مَحَل اُس کو ملے گا جو۔۔۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر ہمارے رشتے دار ہمارے ساتھ بُرا سلوک بھی کریں پھر بھی ہمیں بڑا حَوصَلہ رکھتے ہوئے تعلُّقات بر قرار رکھنے چاہئیں۔ حضرت سَیِّدُنا اُبَی بِن کَعب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اُس کے لیے (جنّت میں) مَحَل بنایا جائے اور اُس کے دَرَجات بلند کیے جائیں، اُسے چاہیے کہ جو اُس پر ظلم کرے، یہ اُسے معاف کرے، جو اُسے محروم کرے، یہ اُسے عطا کرے اور جو اُس سے تعلُّق توڑے یہ اُس سے تعلُّق جوڑے۔[2]

دشمنی چھپانے والے رشتے دار کو صَدَقہ دینا افضل صدقہ ہے

بہر حال کوئی ہمارے ساتھ اچھا سُلوک کرے یا نہ کرے ہمیں اس کے ساتھ اچھا سُلوک جاری رکھنا چاہئے۔ حدیثِ پاک میں ہے: سب سے افضل صدقہ وہ ہے جو دِل میں دُشمنی رکھنے والے رشتہ دار کو دیا جائے، اس کی وجہ یہ ہے کہ دل میں دشمنی رکھنے والے رشتہ دار کو صدقہ دینے میں صدقہ بھی ہے اور رشتہ توڑنے والے سے اچھا سلوک کرنا بھی۔[3]

1... مرآۃ المناجیح، ۶/ ۶۲۱

2... مستدرک، کتاب التفسیر، باب شرح آیۃ کنتم خیر امۃ... الخ، ۳/ ۱۲، حدیث: ۳۲۱۵

3... مستدرک، کتاب الزکاۃ، باب افضل الصدقۃ... الخ، ۲/ ۲۷، حدیث: ۱۵۱۵

www.dawateislami.net

اللہ پاک ہم سب کو اپنے رشتے داروں سے ہمیشہ اچھا سُلوک کرتے رہنے کی تَوفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بہن کا حق ادا نہیں کیا!

مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں“ کے صفحہ نمبر 77 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا مجاہِد بن یحییٰ بَلْخِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک خُراسانی شخص ساٹھ (60) سال سے مکّے شریف میں رَہتا تھا، ربِّ کریم کی بہت زیادہ عبادت اور دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے والا شخص تھا، دن کو قرآنِ کریم پڑھتا اور ساری رات طواف کرتا تھا۔ ایک نیک آدمی کی اُس خُراسانی سے دوستی (Friendship) تھی۔ (ایک مرتبہ) اُس آدمی نے اپنے خُراسانی دوست کو دس ہزار (10،000) دینار اَمانت کے طور پر دیئے اور سفر پر چلا گیا۔ جب سفر سے لوٹا تو پتا چلا کہ اُس کا خُراسانی دوست فوت ہو چکا ہے، یہ اُس کے وارِثوں کے پاس گیا اور اپنی اَمانت مانگی، اُنہوں نے لاعِلمی کا اِظہار کیا۔ اُس نیک شخص نے مکّے شریف کے عُلَماء سے اِس واقِعے کا ذِکْر کیا۔ اُنہوں نے فرمایا: ہمیں اُمّید ہے کہ مَرحوم خُراسانی جنّتی ہو گا اور جنّتیوں کی رُوح زَم زَم کے کنوئیں میں ہوتی ہے، تم آدھی رات کے بعد زَم زَم کے کنوئیں کے اندر جھانک کر اِس طرح آواز دینا: اے خُراسانی! میں نے تمہیں اَمانت دی تھی، وہ کہاں ہے؟ وہ جواب دے دے گا۔ اُس نے ایسا ہی کیا مگر زَم زَم کے کُنویں سے جواب نہ آیا۔ اُس نے پھر مکّے شریف کے عُلَماء سے رابِطہ کیا، اُنہوں نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا: شاید وہ

www.dawateislami.net

جنّتیوں میں سے نہیں، اب تم یَمن میں بَرَہُوت نامی کنوئیں پر جا کر اُسی طرح بُلاؤ۔ وہ کُنواں جہنّم کے کَنارے پر ہے، وہاں دوزخیوں کی رُوحیں ہوتی ہیں۔ چنانچِہ یہ یمن پہنچا اور بَرَہُوت نامی کنوئیں میں جھانک کر آواز دی: اے خُراسانی! میں نے تمہیں اَمانت دی تھی، وہ کہاں ہے؟۔ اُس نیک شخص کا بیان ہے: کچھ ہی دیر بعد میں نے مرحوم خُراسانی دوست کی آواز سُنی اور اُس سے پوچھا: تم یہاں کیسے؟ تم تو بہت زیادہ عبادتِ الٰہی اور دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے والے تھے؟ خُراسانی نے کہا: میری ایک معذور بہن تھی، جس سے میں نے لاپروائی کی اور رِشتہ توڑے رکھا جس کی وجہ سے میری ساری عبادت تباہ ہوگئی اور اب عذاب میں مُبتلا ہوں۔ اُس نے پوچھا: میری اَمانت کہاں ہے؟ خُراسانی نے کہا: میرے مکان کے فُلاں کونے میں دفن ہے، جا کر نکال لو!۔ چُنانچِہ وہ نیک شخص خُراسانی کے مکان پر گیا، وہاں سے اپنی رقم نکالی اور پھر اُس کی بہن کے پاس پہنچا، اُس کی ضَروریات پُوری کیں، وہ خوش ہوگئی۔ نیک شخص نے مکّے شریف حاضِر ہو کر زَم زَم کے کنوئیں میں جھانک کر آواز دی، مرحوم خُراسانی نے جواب دیا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بَرَہُوت کنویں سے نَجات مل گئی ہے اور اب میں زَم زَم کے کنوئیں میں اَمن و چین سے ہوں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ رشتے داروں بالخُصوص بھائی بہنوں کے ساتھ اچھا سُلوک نہ کرنا اور اُن کے حُقوق سے لاپروائی اختیار کرنا کس قدر ہلاکت و بربادی کا باعث ہے، جس کی نُحُوست کے سبب بندے کے نیک اَعمال

1 . . . عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص۷۹-۷۷ ملخصا

www.dawateislami.net

برباد ہو جاتے ہیں۔ بَیان کردہ حکایت میں بالخصوص اُن اسلامی بہنوں کے لئے عبرت کے مَدَنی پھول موجود ہیں، جو نماز روزوں کی تو خوب پابندی کرتی ہیں، حج و عمرے کی سعادتیں بھی پاتی ہیں، راہِ خدا میں بھی دل کھول کر خَرچ کرتی ہیں، خوب مَدَنی کام کرتی ہیں، صبح و شام نیکی کی دعوت دینے میں گزارتی ہیں، غریبوں اور مسکینوں کی بھلائی میں بھی پیش پیش رہتی ہیں، اپنی سہیلیوں پر خَرچ کرنے، اُن کی بھلائی چاہنے اور بُرے وَقْت میں اُن کے کام آنے میں بھی اُن کا کوئی ثانی نہیں ہوتا، یہ خود بھی عیش و رَاحت کی زندگی گزارتی، اپنی اَوْلاد کو بھی مہنگی ترین گاڑیاں، بنگلے، اسکوٹر، کمپیوٹرز، لیپ ٹاپ (Laptop)، آئی پیڈ (I.Pad)، ٹیبلیٹس (Tablets)، اسمارٹ فونز اور دیگر عیش و راحت کا ساز و سامان فراہم کرتی ہیں، اُن کی بھاری فیسیں بھی خوشی سے بھرتی ہیں، اپنی اَوْلاد کی شادیوں پر بھی پانی کی طرح پیسہ بہاتی ہیں مگر آہ! محتاج و ضرورت مند رشتے داروں کے ساتھ اچھا سُلوک کرنا، اُن کی ضروریات کو پورا کرنا انہیں گوارا نہیں ہوتا۔ یقیناً یہ اسلامی تعلیمات کے بالکل خلاف ہے۔ اِس معاملے میں نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا پاکیزہ کردار ہمارے لئے لائقِ عمل ہے، نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی رَضاعی (یعنی دودھ شریک) بہن کے ساتھ کس قدر شفقت بھرا سُلوک فرمایا۔ آیئے! اِس کی چند ایمان افروز جھلکیاں مُلاحظہ کیجئے، چنانچہ

رَضاعی بہن سے حُسنِ سُلوک

مکتبۃ المدینہ سے جاری کردہ اپریل 2017 کے **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** کے صفحہ نمبر 46 پر لکھا ہے: نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی رَضاعی (یعنی دودھ شریک) بہن

www.dawateislami.net

حضرت شَیْمَاء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے ساتھ یُوں اچھا سُلُوک فرمایا: (1) اُن کے لئے کھڑے ہوئے)[1] (2) اپنی مُبارَک چادر بچھا کر اُس پر بٹھایا اور (3) یہ اِرْشاد فرمایا: مانگو! تمہیں عطا کیا جائے گا، سِفارش کرو! تمہاری سِفارش قَبول کی جائے گی۔[2] اِس مثالی کرم نوازی کے دَوران آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارَک آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، (4) یہ بھی اِرْشاد فرمایا: اگر چاہو تو عزّت و تکریم کے ساتھ ہمارے پاس رہو، (5) واپس جانے لگیں تو نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین (3) غلام، ایک لونڈی اور ایک یا دو (2) اُونٹ بھی عطا فرمائے، (6) جب مقامِ جِعْرَانَہ میں دوبارہ اِنہی رَضاعی بہن سے ملاقات ہوئی تو بھیڑ بکریاں بھی عطا فرمائیں۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شَیطان کا جال

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رہے! دُنیا کی مَحَبَّت شَیطان کا ایسا جال (Trap) ہے کہ اِس میں پھنس کر خواتین نیک کاموں سے دُور ہوتی چلی جاتی ہیں، مثلاً پہلے تو مستحبات سے دُور ہوتی ہیں، پھر سنّتوں سے غافِل ہوتی ہیں، اِس کے بعد فرائض و واجبات چھوڑنے کی عادت بنتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ حرام کاموں کی عادی بن جاتی ہیں۔ جھوٹ بولنے، غیبت کرنے، دوسروں کا دل دُکھانے، گانے باجے سُننے اور طرح طرح کے حرام اور ناجائز کاموں میں زندگی گزرنے لگتی ہے۔ اِس کے عِلاوہ یہ بھی

---

1 ... سبل الھدی والرشاد، ۵/۳۳۳ ملتقطا وملخصا

2 ... دلائل النبوۃ للبیھقی، ۵/۱۹۹ ملتقطا

3 ... سبل الھدی والرشاد، ۵/۳۳۳ ملتقطا وملخصا

www.dawateislami.net

دیکھا گیا ہے کہ عموماً دنیا میں بہت مشغول رہنے والیاں اَپنوں کو بُھلا بیٹھتی ہیں، دنیا میں بہت مشغول رہنے والیاں مُخلِص سہیلیوں سے محروم ہو جاتی ہیں، دنیا میں بہت مشغول رہنے والیاں غریبوں کو کم تر سمجھنے لگتی ہیں، دُنیا میں مشغول رہنے والیاں کنجوس ہو جاتی ہیں، دُنیا میں مشغول رہنے والیاں تکبُّر کی آفت میں مبتلا ہو جاتی ہیں، دنیا میں بہت مشغول رہنے والیوں پر نصیحت اثر نہیں کرتی، دنیا میں بہت مشغول رہنے والیاں حلال و حرام میں تمیز نہیں کر پاتیں، دنیا میں بہت مشغول رہنے والیاں اللہ پاک کے حقوق کے ساتھ ساتھ بندوں کے حقوق سے بھی غافل ہو جاتی ہیں، دنیا میں بہت مشغول رہنے والیاں طرح طرح کی آفات میں مبتلا رہتی ہیں۔ الغرض دنیا میں بہت مشغول رہنے والیاں اگر دنیا کی حقیقت کو جان لیتیں تو کبھی بھی اِس سے دل نہ لگاتیں۔

قرآنِ کریم کی مُختلِف آیاتِ مُقدَّسہ میں دُنیا کی حقیقت کو بیان کیا گیا ہے، چنانچہ پارہ 27 سُوْرَۃُ الْحَدِیْد کی آیت نمبر 20 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِیْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَیْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِؕ (پ۲۷، الحدید: ۲۰)

تَرجَمۂ کنزالعرفان: جان لو کہ دنیا کی زندگی تو صرف کھیل کود اور زینت اور آپس میں فخر و غرور کرنا اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا ہے۔

بَیان کردہ آیتِ مُقدَّسہ کے تحت تفسیر صِراطُ الْجِنان میں لکھا ہے: اِس آیت میں دُنیا کی حقیقت بَیان کی جارہی ہے تاکہ مسلمان اُس کی طرف راغب نہ ہوں کیونکہ دُنیا بہت کم نَفْع (فائدہ) والی اور جلد خَتْم ہو جانے والی ہے۔ اِس آیت میں اللہ پاک نے دُنیا کے بارے میں پانچ (5) چیزیں بَیان فرمائی ہیں (1، 2)... دنیا کی زندگی تو صِرْف کھیل کُود

www.dawateislami.net

ہے جو کہ بچوں کا کام ہے اور صِرْف اُس کو حاصل کرنے میں مِحْنَت و مَشَقَّت کرتے رہنا وَقْت ضائع کرنے کے علاوہ کچھ نہیں۔(3)...دنیا کی زندگی زِینت و آرائش کا نام ہے۔ (4،5)...دُنیا کی زندگی آپس میں فَخْر و غُرور کرنے اور مال اور اَولاد میں ایک دوسرے پر زیادَتی چاہنے کا نام ہے اور جب دنیا کا یہ حال ہے اور اِس میں ایسی بُرائیاں موجود ہیں تو اِس میں دل لگانے اور اِس کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہنے کی بجائے اُن کاموں میں مشغول ہو جانا چاہئے جن سے اُخْرَوِی زندگی بہتر ہو سکتی ہے۔[1]

دُنیا اور مالِ دنیا کی مَحَبَّت میں اندھے ہو کر رشتے ناطے توڑ ڈالنے والوں کو قِیامت کے دن کس قدر ذِلّت و رُسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آیئے! اِس بارے میں 2 عبرت آموز حکایت سُنئے اور عبرت سے سَر دُھنئے، چنانچہ

نیلی آنکھوں والی بدصورت بڑھیا

حضرت سَیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں، حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُما نے فرمایا: قِیامت کے دن ایک نیلی آنکھوں والی نہایت بُری صُورت والی بُڑھیا، جس کے دانت آگے کی طرف نکلے ہوں گے، لوگوں کے سامنے ظاہر ہو گی اور اُن سے پوچھا جائے گا: اِس کو جانتے ہو؟ لوگ کہیں گے: ہم اِس کی پہچان سے اللہ پاک کی پناہ چاہتے ہیں۔ کہا جائے گا: یہ وُہی دُنیا ہے جس پر تم ناز کیا کرتے تھے، اِسی کی وجہ سے رشتے داریاں کاٹتے تھے، اِسی کے سبب ایک دوسرے سے حَسَد اور دشمنی کرتے تھے۔ پھر اُس (بڑھیا جیسی دنیا) کو دوزخ میں ڈالا جائے گا، وہ

1 ... تفسیر صراط الجنان، پ۲۷، الحدید، تحت الآیۃ: ۲۰، ۹/ ۴۷۱-۴۷۰ ملخصا

www.dawateislami.net

پُکارے گی: اے میرے مالک! میری پیروی کرنے والے اور میری جماعت کہاں ہے؟ اللہ پاک فرمائے گا: اُن کو بھی اِس کے ساتھ کر دو۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجیے! جنہوں نے **دنیا کی خاطر** ڈھیروں گناہ کئے، جو **دنیا کی خاطر** نیکیوں سے دُور رَہیں، جنہوں نے **دنیا کی خاطر** اچھے اعمال سے منہ موڑے رکھا، جو **دنیا کی خاطر** حسد اور غیبت جیسے گناہوں میں مبتلا رہیں، جنہوں نے **دنیا کی خاطر** جھوٹ بولا اور وعدہ خلافیاں کیں، جو **دنیا کی خاطر** دھوکہ دینے میں مُبتلا ہوئیں، جو **دنیا کی خاطر** نفرت اور دُشمنی کی آگ میں جلتی رَہیں، **دنیا کی خاطر** جو آپس کی رشتہ داریاں ختم کر بیٹھیں، جنہوں نے **دنیا کی خاطر** فرائض و واجبات چھوڑے، جنہوں نے **دنیا کی خاطر** حلال و حرام کی پروانہ کی اور جس **دنیا کی خاطر** اچھی اور نیک مسلمان نہ بن سکیں، قیامت کے دن اسی دنیا کے ساتھ ان بد نصیبوں کو بھی آگ کی نذر کر دیا جائے گا۔ اللہ پاک دنیا کی محبّت کو ہمارے دلوں سے نکال کر نماز روزے کی محبّت عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دنیا اور مالِ دنیا کی مَحبَّت کس قدر تباہ کُن ہے جو انسان کو رشتے داری توڑنے پر مجبور کر دیتی ہے، لہٰذا ابھی بھی وَقْت ہے، ہوش میں آجانا چاہئے، دنیا اور مالِ دنیا کی مَحبَّت سے پیچھا چھڑا لینا چاہئے، ذَرا ذَرا سی بات پر رشتے داروں سے رُوٹھنے کی غیر مناسب عادت کو اپنے اندر سے نکال دینا چاہئے، رِشتہ داروں

---

1 ... موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب ذم الدنیا، ۵/۷۲، حدیث: ۱۲۳

www.dawateislami.net

کے لئے اپنے دل میں نرم گوشہ رکھئے، کوئی اسلامی بہن ہم سے معافی مانگے تو اپنی دَولت یا مَنْصَب پر ناز کرنے کے بجائے اُسے معافی سے نوازنے میں دیر نہیں کرنی چاہئے، ناراض رشتے داروں سے خود آگے بڑھ کر صُلْح کر کے ثوابِ آخرت کی حق دار بن جایئے، اُن کے حُقوق ادا کرنے میں غفلت سے کام نہ لیجئے، بِلاوَجہِ شرعی رشتہ کاٹنے سے ہمیشہ کے لئے سچّی تَوبہ کیجئے اور یہ سوچ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 8 مَدَنی کاموں کو اپنا معمول بنالیجئے۔

صُلْح کرنے تشریف لے گئے

ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا ابُوہُرَیْرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی احادیثِ مبارَکہ بَیان فرمارہے تھے، اِس دَوران آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: ہر وہ شخص جو رشتے داری توڑنے والا ہو وہ ہماری محفل سے اُٹھ جائے۔ ایک نوجوان اُٹھ کر اپنی پھُوپھی کے ہاں گیا، جس سے اُس کا کئی سال پُرانا جھگڑا تھا، جب دونوں ایک دوسرے سے راضی ہو گئے تو پھُوپھی نے اُس نوجوان سے کہا: تم جا کر اِس کا سبب پوچھو، آخِر ایسا کیوں ہوا؟ (یعنی سَیِّدُنا ابُوہُرَیْرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے اِعلان کی کیا حکمت ہے؟) نوجوان نے حاضِر ہو کر جب پوچھا تو حضرت سَیِّدُنا ابُوہُرَیْرَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اِرْشاد فرمایا: میں نے حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے یہ ارشاد سُنا ہے: جس قوم میں رشتے داری توڑنے والا موجود ہو، اُس قوم پر اللہ کریم کی رَحمت نہیں اُترتی۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... الزواجر، قطع الرحم، ۲/۱۵۳

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ پہلے کے مسلمان کس قَدَر خوفِ خدا رکھنے والے ہُوا کرتے تھے! خوش نصیب نوجوان نے اللہ کریم کے ڈَر کے سبب فوراً اپنی پھوپھی کے پاس خود حاضِر ہو کر صُلح کی ترکیب کرلی۔ سبھی اسلامی بہنیں غور کریں کہ خاندان میں کس کس سے ناراضی ہے، جب معلوم ہو جائے تو اب اگر شَرعی عذر نہ ہو تو فوراً ناراض محارم رشتے داروں سے **"صُلْح وصفائی"** کی ترکیب شُروع کر دیں۔ اگر جُھکنا بھی پڑے تو بے شک رِضائے الٰہی کیلئے جُھک جائیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ بلندی پائیں گی۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: **مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ** یعنی جو اللہ پاک کے لئے عاجزی کرتا ہے اللہ کریم اُسے بُلندی عطا فرماتا ہے۔[1] رشتے داروں سے اچھا سُلوک کرنے کی مَدَنی سوچ پانے کا ایک بہترین ذریعہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے پیارے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جانا بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صِلۂ رِحمی کے مَدَنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے صِلۂ رِحمی کے بارے میں چند مَدَنی پھول سُننے کی سعادت حاصِل کرتی ہیں۔ پہلے دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ کیجئے: (1) ہر اچھا سُلوک صَدَقہ ہے، مالدار کے ساتھ ہو یا فقیر کے ساتھ۔[2] (2) جس نے والدین سے اچھا سُلوک

---

1 ... شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، ۶/۲۷۶، حدیث: ۸۱۴۰

2 ... مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ، باب کل معروف صدقۃ، ۳/۳۳۱، رقم: ۴۷۵۴

www.dawateislami.net

کیا اُسے مبارَک ہو کہ اللہ پاک نے اُس کی عُمر بڑھادی۔[1] ☆صِلۂ رِحم (رشتے داروں سے اچھا سُلوک کرنا) واجِب ہے اور قَطعِ رِحم (بِلاوجہ رشتہ توڑنا) حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔[2] ☆رشتے داروں کے ساتھ اچّھا سُلوک اِسی کا نام نہیں کہ وہ سُلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں اَدلا بدلا کرنا ہے کہ اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی تم نے اُس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آیا تم اُس کے پاس چلے گئے۔ حقیقت میں صِلۂ رِحمی یہ ہے کہ وہ کاٹے اور تم جوڑو، وہ تم سے جُدا ہونا چاہتا ہے اور تم اُس کے ساتھ رشتے کے حُقُوق کی رعایت و لحاظ کرو۔[3] ☆صِلۂ رِحمی کی مُختلِف صورَتیں ہیں، اُن کو (یعنی محارم رشتے داروں کو) تحفہ دینا اور اگر اُنہیں کسی بات میں تمہاری اِمداد کی ضرورت ہو تو اِس کام میں اُن کی مدد کرنا، اُنہیں سلام کرنا، اُن کی ملاقات کو جانا، اُن کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، اُن سے بات چیت کرنا، اُن کے ساتھ مہربانی سے پیش آنا۔[4] ☆حق اور جائز باتوں میں قبیلے اور خاندان والوں کو مُتَّحد ہونا چاہئے یعنی اگر رشتے دار حق پر ہوں تو دوسروں سے مقابلے اور اِظہارِ حق میں سب مُتَّحِد ہو کر کام کریں۔[5]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، بہارِ

1...مستدرک، کتاب البر والصلة، باب من بر والدیه...الخ، ۵/۲۱۳، حدیث: ۷۳۳۹

2...بہار شریعت، ۳/۵۵۸، حصہ: ۱۶

3...ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحه، ۹/۶۷۸

4...کتاب الدرر الحکام، ۱/۳۲۳

5...کتاب الدرر الحکام، ۱/۳۲۳

www.dawateislami.net

شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان:14 ہر جُمعہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

درودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا، جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔[1]

مشہور مفسرِ قرآن، مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں: قیامت میں سب سے آرام میں وہ ہو گا، جو حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے ساتھ رہے اور حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ہمراہی نصیب ہونے کا ذریعہ دُرُود شریف کی کَثْرت ہے۔ اس سے مَعلُوم ہوا کہ دُرُود شریف بہترین نیکی ہے کہ تمام نیکیوں سے جَنّت ملتی ہے اور اس سے بَزمِ جَنّت کے دُولہا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ملتے ہیں۔[2] اسی لئے تو امام اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں۔

حشر میں کیا کیا مزے وارفتگی کے لُوں رَضا لوٹ جاؤں پا کے وہ دامانِ عالی ہاتھ میں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۴)

1... ترمذی، ابواب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ... الخ، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴

2... مراٰۃ المناجیح، ۲/۱۰۰

www.dawateislami.net

مختصر وضاحت

اے رضا! میدانِ حشر میں اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب اپنے عُشّاق اور دیوانوں پر فَضْل و کَرَم فرما رہے ہوں گے تو اس عالَم میں میری بے خودی کا عالَم کیسا ہو گا؟ بس میں تو سرکارِ والا تبار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دامَن تھام لُوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی و بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان

1 ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قُربانی کے ایّام قریب قریب ہیں، لہٰذا آج کے بیان میں ہم قربانی کی اہمیت، اس کی تعریف اور فضائل سُنیں گی، بد قسمتی سے کئی بدنصیب لوگ جانوروں پر ظلم کرتے ہیں، اُس ظلم کی مثالیں بیان کی جائیں گی اور جو خوش نصیب جانوروں پر رحم کرتے ہیں اِس کے کیا کیا فوائد ہیں یہ بھی پیش کیے جائیں گے، کسی نے کُتّے کو پانی پِلایا تو اُس کی بخشش ہو گئی، یہ واقعہ بھی بیان کیا جائے گا۔ اللہ کرے کہ دِلجمعی کے ساتھ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں۔

قربانی کی اہمیت و فضیلت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک کا بے حد فضل و کرم ہے کہ اس نے ہمیں طرح طرح کی نعمتوں سے نوازا، ان بے شمار نعمتوں میں سے ایک نعمت جانور (Animal) بھی ہیں کہ انسان حلال جانوروں کے گوشت دودھ اور بالوں وغیرہ سے کثیر فوائد حاصل کرتا ہے، ان پر اپنی ضرورت کا سامان لاد کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتا ہے، ان کے ذریعے سفر بھی طے کر لیتا ہے اور بطورِ کاروبار انہیں فروخت کر کے اپنے لئے رزقِ حلال کمانے کا ذریعہ بھی بناتا ہے۔ اَلْغَرض ان جانوروں سے ہمیں بہت سی نعمتیں مُیَسَّر آتی ہیں جن کے شکرانے میں شریعت نے سال میں صرف ایک مرتبہ ہم سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ اِستِطاعت ہونے کی صورت میں ان

www.dawateislami.net

حلال جانوروں کو اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے اور سُنّتِ ابراہیمی پر عمل کرنے کے لئے قربان کیا جائے۔ لہٰذا قربانی واجب ہونے کی صورت میں خُوش دِلی کے ساتھ اس حکمِ شریعت پر عمل کرتے ہوئے قربانی کرنی چاہیے کیونکہ اس میں ہمارے لئے بڑا اجر و ثواب ہے، جیسا کہ

حضرت علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِ کریم، رؤفٌ رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! اُٹھو اور اپنی قربانی کا جانور لے کر آؤ کیونکہ اس کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی تمہارے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور قیامت کے دن اس کا خون اور اس کا گوشت ستّر گنا اضافے کے ساتھ تمہارے میزان میں رکھا جائے گا۔ حضرت ابو سَعِیْد رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کیا یہ بشارت صرف آلِ محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ خاص ہے کیونکہ یہ ہر خیر کے ساتھ خاص کئے جانے کے اہل ہیں یا یہ بشارت آلِ محمد کے لئے خاص ہے اور تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: آلِ محمد کے لئے خاص اور دیگر مسلمانوں کے لئے عام ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ قربانی کرنے والی کیلئے کیسا اجر و ثواب ہے کہ جانور کے خون کا قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے ہی قربانی کرنے والی کی مغفرت ہو جاتی ہے اور بروزِ قیامت جانور کے خون اور گوشت کو ستر گُنا اضافے کے ساتھ میزانِ عمل میں رکھا جائے گا۔ لہٰذا جس مسلمان بہن پر قربانی واجب

1... سنن کبری للبیھقی، کتاب الضحایا، باب مایستحب للمرء... الخ، ۹/۴۷۶، حدیث: ۱۹۱۶۱

www.dawateislami.net

ہو جائے تو اس کی ادائیگی میں سستی سے کام لینے کے بجائے خُوش دلی اور رضائے الٰہی کیلئے قربانی کرنی چاہیے۔ یاد رہے! قربانی کرنا حضرت ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مُبارک سُنّت ہے جو اس اُمَّت کے لئے باقی رکھی گئی۔[1]

قربانی کی تعریف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مخصوص جانور کو مخصوص دن میں بہ نیتِ ثواب ذبح کرنا قربانی کہلاتا ہے۔[2] چونکہ اس قربانی کے فریضے سے حضرت اسماعیل اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اطاعتِ خداوندی کی یاد تازہ ہوتی ہے کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام حکمِ خداوندی کی بجا آوری کرتے ہوئے بیٹے کی قربانی کیلئے تیار ہوئے اور حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام بھی حکمِ الٰہی پر عمل کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے قربان ہونے کیلئے راضی ہوگئے۔ جو اسلامی بہنیں اس سنّتِ ابراہیمی پر عمل کرتے ہوئے اپنی اِستِطاعت کے مطابق قربانی کرتی ہیں وہ بارگاہِ الٰہی سے کثیر اجر و ثواب کی حقدار ہوتی ہیں۔ آیئے! قربانی کے فضائل پر مشتمل 3 فرامینِ مصطفےٰ سنتی ہیں، چنانچہ

قربانی کے فضائل

- ارشاد فرمایا: قربانی کرنے والے کو قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملتی ہے۔[3]
- ارشاد فرمایا: جس نے خُوش دِلی سے طالبِ ثواب ہو کر قربانی کی، تو وہ جہنم کی آگ

1... بہارِ شریعت، ۳/۳۲۷، حصہ:۱۵
2... بہارِ شریعت، ۳/۳۲۷، حصہ:۱۵
3... ترمذی، کتاب الاضاحی، باب ماجاء فی فضل الاضحیۃ، ۳/۱۶۲، حدیث:۱۴۹۸

www.dawateislami.net

سے حِجاب (یعنی رَوک) ہو جائے گی۔[1]

- ارشاد فرمایا: انسان بَقَرہ عید کے دن کوئی ایسی نیکی نہیں کرتا جو اللہ پاک کو (جانور کا) خون بہانے سے زیادہ پیاری ہو، یہ قُربانی قِیامت میں اپنے سینگوں بالوں اور کُھروں کے ساتھ آئے گی اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ پاک کے ہاں قَبول ہو جاتا ہے۔ لہٰذا خوش دِلی سے قُربانی کرو۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جو لوگ قربانی کی اِستِطاعت رکھنے کے باوُجُود اپنی واجِب قربانی ادا نہیں کرتے، ان کے لیے لمحۂ فکریہ ہے، اوّل یہی نقصان کیا کم تھا کہ قربانی نہ کرنے سے اتنے بڑے ثواب سے محروم ہو گئے مزید یہ کہ وہ گناہگار بھی ہوئے۔ فتاوٰی امجدیہ جلد 3 صَفحہ 315 پر ہے: اگر کسی پر قربانی واجِب ہے اور اُس وَقت اس کے پاس روپے نہیں ہیں تو قَرض (Loan) لے کر یا کوئی چیز فروخت کر کے قربانی کرے۔[3]

اللہ کریم ہمیں قربانی جیسے عظیم فریضے کی ادائیگی کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور ساری زندگی ربِّ کریم کی اطاعت و فرمانبرداری میں بسر کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جانوروں کی پیدائش کا مقصد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ کریم نے اپنی تمام مخلوق کو کسی نہ کسی

1... معجم کبیر، ۳/۸۴، حدیث: ۲۷۳۶
2... ترمذی، کتاب الاضاحی، باب ماجاء في فضل الأضحية، ۳/۱۶۲، حدیث: ۱۴۹۸
3... فتاوی امجدیہ، ۳/۳۱۵

www.dawateislami.net

مقصد (Purpose) کے لئے پیدا فرمایا ہے، اسی طرح حیوانات کی پیدائش کا بھی مقصد ہے۔ ان جانوروں سے ہمیں گوشت اور دودھ حاصل ہوتا ہے اور دودھ سے دَہی، مکھن، گھی وغیرہ مفید چیزیں حاصل ہوتی ہیں، ان کی کھال سے گرم لباس اور جوتے بنائے جاتے ہیں، اس کے علاوہ ان کی خرید و فروخت سے کاروبار بھی کیا جاتا ہے اوران جانوروں کی مدد سے سامان ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جایا جاتا ہے اور یہی جانور ہماری سواری کے کام بھی آتے ہیں۔ الغرض جانوروں کی پیدائش میں بہت سی حکمتیں ہیں۔ چنانچہ اللہ پاک حیوانات کی پیدائش کا مقصد بیان کرتے ہوئے پارہ 14 سُوْرَۃُ النَّحْل کی آیت نمبر 8 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَّ الْخَیْلَ وَ الْبِغَالَ وَ الْحَمِیْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَ زِیْنَةً ؕ وَ یَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۠ ﴿۸﴾ (پ۱۴، النحل:۸)

تَرْجَمۂ کنز الایمان: اور گھوڑے اور خچر اور گدھے کہ ان پر سوار ہو اور زینت کے لئے اور وہ پیدا کرے گا جس کی تمہیں خبر نہیں۔

تفسیر صِراطُ الجنان جلد 5 صفحہ 284 پر ہے: اللہ پاک نے گھوڑے، خچر اور گدھے بھی تمہارے نفع کے لئے پیدا کئے تاکہ تم ان پر سواری کرو اور ان میں تمہارے لئے سواری اور دیگر جو فوائد ہیں ان کے ساتھ ساتھ یہ تمہارے لئے زینت ہیں۔ علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ فرماتے ہیں: ہمیں اونٹ، گائے، بکری، گھوڑا اور خچر وغیرہ جانوروں کا مالک بنا دینا، انہیں ہمارے لئے نرم کر دینا، ان جانوروں کو اپنا تابع کرنا اور ان سے نفع اٹھانا ہمارے لئے مباح کر دینا اللہ پاک کی ہم پر رحمت ہے۔[1]

لہٰذا ہمیں ان بے زبان جانوروں کو انہی مقاصد کیلئے استعمال کرنا چاہیے جن کیلئے

1... تفسیر صراط الجنان، پ۱۴، النحل، تحت الآیۃ:۸، ۵/ ۲۸۴

www.dawateislami.net

انہیں پیدا کیا گیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ ان کے چارے پانی وغیرہ کا بھی خاص خیال رکھنا چاہیے کیونکہ انسان اگر بھوکا پیاسا ہو تو اپنی زبان سے کھانا پانی مانگ سکتا ہے مگر یہ بے زبان (Speechless) اپنی بھوک پیاس کی شکایت کسی سے نہیں کر سکتے اس لئے وقتاً فوقتاً ان کے سامنے چارہ اور پانی رکھ دینا چاہیے۔ اسی طرح ان پر سوار ہونے یا سامان لادتے وقت بھی ان کی طاقت کے مطابق ہی وزن ڈالا جائے جسے وہ بآسانی اُٹھا سکیں، ایسا نہ ہو کہ وزن کی وجہ سے بے چارے جانور کو چلنے میں شدید دشواری ہو اور ہم مطمئن رہیں کہ وزن اُٹھا کر چل تو رہا ہے آرام دینے کیلئے کسی مُناسب مقام پر روک لیں گے۔ کچھ دیر بعد ہم اپنی سوچ کے مطابق جانور کو آرام پہنچانے کیلئے روک تو دیتے ہیں مگر اس پر لَدا ہوا سامان تو جُوں کا تُوں رکھا ہوا ہے جس کی وجہ سے بے چارے جانور کو کھڑا رہنے میں شدید تکلیف ہوتی ہو گی۔ یاد رکھئے! جانوروں پر ظلم کرنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ احادیثِ کریمہ میں ان پر بلاضرورت سوار ہونے سے منع کیا گیا ہے، چنانچہ

جانوروں کو کرسی نہ بنالو

ارشاد فرمایا: ان جانوروں پر اچھی طرح سواری کرو اور (جب ضرورت نہ ہو تو) ان سے اُتر جاؤ، راستوں اور بازاروں میں گفتگو کرنے کے لئے انہیں کرسی نہ بنالو کیونکہ کئی سواری کے جانور اپنے سوار سے بہتر اور اس سے زیادہ اللہ پاک کا ذکر کرنے والے ہوتے ہیں۔[1]

1... جامع الاحادیث، ۱/۴۰۴، حدیث: ۲۷۶۵

www.dawateislami.net

گائے نے شکایت کی

ارشاد فرمایا: ایک شخص گائے پر سوار ہو کر اسے ہانکے جارہا تھا۔ اس نے گائے کو مارا تو وہ بول پڑی: ہمیں سواری کے لئے نہیں بلکہ کاشتکاری کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ احادیثِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ جانوروں کو جس مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے انہیں اسی کام کیلئے استعمال کرنا چاہیے۔ اللہ پاک ہمارے دلوں کو نرم فرمائے، بے زبانوں پر ظلم وستم کرنے سے محفوظ فرمائے اور جن مقاصد کیلئے ان جانوروں کو ہمارے لئے بنایا گیا ہے انہی کاموں میں ان کا استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ورنہ یاد رکھئے! ان پر ظلم کرنے کی وجہ سے آخرت میں اس کا بدلہ بھی دینا پڑے گا، چنانچہ

گدھے کی نصیحت

حضرت ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ میں گدھے پر سوار تھا، میں نے اُسے دو تین مرتبہ مارا تو اس نے اپنا سر اٹھا کر میری طرف دیکھا اور کہنے لگا: اے ابو سلیمان! قیامت کے دن اس مارنے کا بدلہ لیا جائے گا، اب تمہاری مرضی ہے کم مارو یا زیادہ۔ تو میں نے کہا: اب میں کسی کو بھی نہیں ماروں گا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قربانی کے موقع پر جانور ذبح کرنا

1... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب۔ ۵۶، ۲/۴۶۶ حدیث: ۳۴۷۱

2... الزواجر عن اقتراف الکبائر، ۲/۱۷۴

www.dawateislami.net

بڑی سعادت کی بات ہے۔ مگر یاد رکھئے! قربانی سے پہلے یا ذبح کرتے وقت جانور پر کوئی ظلم و ستم نہ کیا جائے کیونکہ ہمیں ان جانوروں کی عزّت کرنے کا حکم دیا گیا ہے حتّٰی کہ انہیں سواری کے لئے استعمال کرنا یا ان پر سامان وغیرہ لادنا بھی منع ہے جیسا کہ بہار شریعت جلد 3 صفحہ 347 پر ہے کہ قربانی کے جانور پر سوار ہونا یا اس پر کوئی چیز لادنا یا اس کو اُجرت پر دینا غرض اس سے منافع (Benefits) حاصل کرنا منع ہے۔ تو جب سوار ہونے سامان لادنے کی ممانعت ہے تو پھر اس پر ظلم کرنا کتنا بڑا گناہ ہو گا۔ آج ہمارے معاشرے میں قربانی کے جانور پر ظلم کیا جاتا ہے آیئے! اس بارے میں ستمبر 2017 کے ماہنامہ فیضانِ مدینہ سے کچھ اہم باتیں سنئے:

قربانی کے جانوروں پر ہونے والے ظلم کی مثالیں

عام طور پر ذُوالحجۃ الحرام کے قریب آتے ہی قربانی کے جانوروں کی خرید و فروخت کے لیے مختلف مقامات پر منڈیاں لگائی جاتی ہیں، جس سے خریداروں کو سہولت رہتی ہے لیکن انہی منڈیوں میں بے زبان جانوروں کو تکلیف دینے کے کئی مناظر بھی دیکھنے میں آتے ہیں، مثلاً: (1) دُور دراز علاقوں سے لائے جانے والے جانوروں کو دورانِ سفر مناسب خوراک نہیں دی جاتی۔ (2) چھوٹی گاڑی میں بڑا جانور، یا کم جگہ میں کئی کئی جانوریوں سوار کر دیئے جاتے ہیں کہ وہ تھک جانے کی صورت میں بیٹھ بھی نہیں سکتے۔ (3) بہت سے لوگ جانور کو سوار کرتے وقت گاڑی میں ریت یا بھوسہ وغیرہ نہیں ڈالتے جس کی وجہ سے بسا اوقات جانور اپنے ہی گوبر اور پیشاب سے پھسل کر گرتے ہیں جس کی وجہ سے بعض اوقات ان کی ٹانگ ٹوٹ جاتی ہے یا وہ زخمی

www.dawateislami.net

ہو جاتے ہیں۔ (4)منڈی میں پہنچنے والے جانوروں کو گاڑی سے اُتارنے یا چڑھانے کے لئے مناسب جگہ کا انتظام نہیں ہوتا تو اپنی آسانی کے لیے گاڑی سے چھلانگ لگوادی جاتی ہے جس سے کئی بار جانور زخمی بھی ہو جاتے ہیں اور قربانی کے قابل نہیں رہتے۔(5)منڈی میں خرچہ بچانے کے لئے بھی بے زبان جانوروں کو بھوکا رکھا جاتا ہے، ایک مرتبہ کسی نے اونٹ خریدا تو بیچنے والے نے اس کے کان میں کہا کہ یہ کئی دن سے بھوکا ہے اس کو چارہ کھلا دینا۔(6)منڈی جانے والوں میں تماشہ دیکھنے والوں کی بھی ایک تعداد ہوتی ہے جو بلاوجہ جانوروں کے دانت دیکھنے کا تقاضا کرتے (جس پر جانور کا مالک اس کے منہ کو بڑی بے دردی سے کھولتا ہے اور بِکنے سے پہلے جانور غالباً درجنوں بار اس تکلیف سے گزرتا ہے)، بیٹھے ہوئے جانور کو ٹھوکر یا چھڑیاں مار کر اٹھاتے، خوامخواہ بھیڑ لگا کر شور مچا کر جانور کو ہراساں(خوفزدہ) کرتے ہیں۔(7)جب جانور منڈی سے خرید کر گھر لایا جاتا ہے تو اُتارتے وقت بچے اور بڑے شوروغُل کر کے جانور کو پریشان کرتے اور اس کے اُچھلنے کُودنے سے لُطف اُٹھاتے ہیں۔جس سے بعض اوقات تو جانور ڈر کر بھاگ جاتا ہے، کسی کو زخمی کر دیتا ہے یا گڑھے وغیرہ میں گر کر اپنی ٹانگ تڑوا بیٹھتا ہے۔(8)جانور کو گھمانے کے نام پر بچے اور بڑے بلاوجہ اُس کا کان مروڑتے، دُم گھماتے، شور مچاتے ہیں جس سے جانور بِدَکتے اور ڈرتے ہیں۔جانوروں پر ظلم کرنے والے سنبھل جائیں کہ بروزِ قیامت اس کا حساب کیونکر دے سکیں گے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شریعت نے ہمیں نفع کے حصول کے لئے اگرچہ جانوروں کو ذَبح کرنے کی اجازت دی ہے لیکن اس میں بھی ہر اُس کام سے منع کیا گیا ہے کہ جو بلاوجہ جانور کے لیے تکلیف کا باعث بنے یا اُس کی تکلیف میں اضافہ کرے۔ چنانچہ

www.dawateislami.net

قربانی کے جانوروں پر رحم کرنا

1. ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے ہر چیز کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیا ہے، لہٰذا جب تم (قربانی کے جانور) ذَبح کرو تو خوب عمدہ طریقے سے ذَبح کرو اور تم اپنی چُھری کو اچّھی طرح تیز کر لیا کرو اور ذَبیحہ کو آرام دیا کرو۔[1]

2. ایک مرتبہ ایک صَحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! مجھے بکری ذَبح کرنے پر رَحم آتا ہے۔ فرمایا: اگر اس پر رَحم کرو گے اللہ پاک بھی تم پر رَحم فرمائے گا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جانوروں پر رحم کی اپیل

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ بوقتِ ذَبح رضائے الٰہی کی نیّت سے جانور پر رَحم کھانا کارِ ثواب ہے مگر ہمارے معاشرے میں وقتِ ذبح بھی بڑا ظلم کیا جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو ظلم سے روکنے اور ان کی اِصلاح کرنے کیلئے امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے رسالے ''اَبْلَقْ گھوڑے سوار'' کے صفحہ 15 پر کچھ اہم نکات بیان فرمائے ہیں: گائے وغیرہ کو گرانے سے پہلے ہی قبلے کا تعین کر لیا جائے، لِٹانے کے بعد بِالخصوص پتھریلی زمین پر گھسیٹ کر قبلہ رُخ کرنا بے زَبان جانور کیلئے سخت اذیّت کا باعث ہے۔ ذَبح

1... مسلم، کتاب الصید والذبائح، باب الامر باحسان الذبح... الخ، ص ۸۳۲، حدیث: ۵۰۵۵

2... مسند امام احمد، مسند المکیین، حدیث معاویة بن فرة، ۳۰۴/۵، حدیث: ۱۵۵۹۲

www.dawateislami.net

کرنے میں اتنا نہ کاٹیں کہ چُھری گردن کے مُہرے (ہڈی) تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے پھر جب تک جانور مکمّل طور پر ٹھنڈا نہ ہو جائے نہ اس کے پاؤں کاٹیں نہ کھال اُتاریں، ذَبح کر لینے کے بعد جب تک رُوح نہ نکل جائے چھری کٹے ہوئے گلے پر مَس (TOUCH) کریں نہ ہی ہاتھ۔ بعض قصّاب جلد ٹھنڈی کرنے کیلئے ذَبح کے بعد تڑپتی گائے کی گردن کی زندہ کھال اُدھیڑ کر چُھری گھونپ کر دل کی رگیں کاٹتے ہیں، اِسی طرح بکرے کو ذَبح کرنے کے فوراً بعد بے چارے کی گردن چٹخا دیتے ہیں، بے زَبانوں پر اِس طرح کے مظالم نہ کئے جائیں۔ یاد رکھئے! جس طرح قربانی کے جانوروں کو تکلیف دینا منع ہے اسی طرح دیگر جانوروں اور حیوانات کو مارنا، قید کر کے بھوکا پیاسا رکھنا، ان کی ضروریات پوری نہ کرنا، ان سے طاقت سے زیادہ کام لینا، انہیں ڈنڈوں اور پتھروں سے مار کر زخمی کر دینا یا انہیں جلا دینا بھی بہت بڑا ظلم اور ناجائز و حرام کام ہے۔ یاد رکھئے! ہم تو انسان ہیں اگر دنیا میں کسی طاقتور جانور نے بھی کسی کمزور کو مارا ہو گا یا زخمی کیا ہو گا تو بروزِ قیامت ان سے بھی بدلہ لیا جائے گا جیسا کہ

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ پاک ہے: قیامت کے دن سب جانوروں کو لایا جائے گا جبکہ لوگ کھڑے ہوں گے، پھر ان کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا، یہاں تک کہ سینگوں والی بکری سے بغیر سینگوں والی بکری کے لئے بدلہ لیا جائے گا اور چیونٹی سے چیونٹی کا بدلہ لیا جائے گا، پھر کہا جائے گا: مٹی ہو جاؤ۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے کہ جب بروزِ قیامت ایک جانور

1 . . . موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الاھوال، ۶/ ۲۳۱، حدیث: ۲۲۴

www.dawateislami.net

سے دوسرے جانور کا بدلہ دلوایا جائے گا تو پھر اگر کوئی انسان کسی جانور پر ظلم کرے، اسے مارے پیٹے، بھوکا پیاسا رکھے تو وہ کس قدر مستحقِ عذاب ہو گا۔ جو لوگ جانوروں پر ظلم کرتے ہیں، محض تفریح (Enjoyment) کیلئے بھگاتے پھرتے ہیں، بیٹھے ہوئے جانور کو تنگ کر کے اٹھا دیتے ہیں، بیچنے کیلئے جانوروں کے دانت نکال دیتے ہیں، بار بار زور سے لگام کھینچنے کی وجہ سے جانوروں کے منہ میں زخم کر دیتے ہیں اور جانوروں کو آپس میں لڑوا کر زخمی کر دیتے ہیں انہیں ڈر جانا چاہیے کہ بروزِ قیامت اگر بدلہ لے لیا گیا اور اس ظُلم کے سبب جنّت میں جانے سے روک دیا گیا تو اس وقت کیا کریں گے؟ لہٰذا خود بھی جانوروں پر ظلم کرنے سے بچئے اور اگر کسی کو ظلم کرتا دیکھیں تو اسے آخرت کے عذاب سے ڈراتے ہوئے روکنے کی کوشش کیجئے کہ ہمارے بزرگانِ دین کے سامنے کسی جانور پر ظلم ہوتا تو فوراً اسے روک دیا کرتے تھے، جیسا کہ

ذبح کیلئے ٹانگ مت گھسیٹو!

ایک مرتبہ امیرُ المومنین حضرتِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ایک شخص کو دیکھا جو بکری کو ذبح کرنے کے لئے اسے ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹ رہا ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: تیرے لئے خرابی ہو، اسے موت کی طرف اچھے انداز میں لے کر جاؤ۔[1]

جانور کو باندھ کر نشانہ بنانا

اسی طرح حضرتِ عَبْدُاللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قریش کے بچوں کے پاس سے گزرے، وہ ایک پرندے کو باندھ کر اس پر پتھروں سے نشانہ بازی کر رہے تھے۔

1... مصنف عبد الرزاق، کتاب المناسک، باب سنة الذبح، ۴/۳۷۶، حدیث: ۸۶۳۶

www.dawateislami.net

جب انہوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو آتے دیکھا تو بھاگ گئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے دریافت فرمایا: یہ کس نے کیا ہے؟ رسولِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس طرح (جانوروں کو مثلہ کرنے والے) پر لعنت فرمائی ہے۔[1]

جانوروں کو جلا دینا

حضرتِ عَبْدُ اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ہم حضور رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو ہم نے ایک چڑیا (Sparrow) دیکھی جس کے دو بچے تھے، ہم نے انہیں پکڑ لیا۔ چڑیا آئی اور پھڑ پھڑانے لگی۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لائے اور دریافت فرمایا: کس نے اسے اس کے بچوں کے معاملہ میں تکلیف پہنچائی ہے؟ اس کے بچے اسے لوٹا دو۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے چیونٹیوں کا ایک بِل ملاحظہ فرمایا: جسے ہم نے جلا دیا تھا، تو فرمایا: اسے کس نے جلایا ہے؟ ہم نے عرض کی: ہم نے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: آگ کے مالک یعنی اللہ پاک کے سوا کسی کے لئے آگ کے ذریعے تکلیف دینا جائز نہیں۔[2]

پرندوں اور جانور کو مارنا کیسا؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں اپنے بُزرگوں کی سیرت پر چلتے ہوئے جانوروں کو ظالموں کے ظلم سے نجات دلانے کی کوشش کرنی چاہیے کسی کو ظلم کرتا

1... بخاری، کتاب الذبائح والصید، باب مایکرہ من المثلۃ... الخ، ۳/۵۶۳، حدیث: ۵۵۱۵

2... ابوداود، کتاب الجہاد، باب فی کراھیۃ حرق العدو بالنار، ۳/۷۵، حدیث: ۲۶۷۵

www.dawateislami.net

دیکھیں تو اِستِطاعت کے مطابق ایسے لوگوں کو ظلم سے باز رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ آج کل دیکھا جاتا ہے کہ گلی محلوں میں بچے اور کئی نوجوان بِلّی، کُتے، گدھے اور دیگر جانوروں کو بلاوجہ مار رہے ہوتے ہیں بلکہ بعض علاقوں میں چڑیا، کبوتر، طوطے اور دیگر چھوٹی چھوٹی مخلوق کو پکڑ کر قید کر دیا جاتا ہے، یا انہیں باندھ کر خوب کھیل تماشا بنایا جاتا ہے والدین کو چاہئے کے اپنی اولاد کو ایسے کام کرنے سے منع کریں کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جانوروں کو قتل کرنے کے لئے قید کرنے سے منع فرمایا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جانوروں پر رحم کرنے کے فوائد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ضرورت کے پیشِ نظر اگرچہ جانور پالنا منع نہیں، مگر ان کے چارے پانی کا خیال رکھنا، سردی و گرمی میں ان کی دیکھ بھال کرنا بہت اہم معاملہ ہے، اکثر لوگ اس بات کا خیال نہیں رکھتے بس اپنا شوق پورا کرتے ہیں اور ان بے زبان جانوروں کو بلا وجہ تکلیف پہنچاتے رہتے ہیں۔ اسی معاشرے میں ایسے بھی رحم دل لوگ موجود ہیں جو ان بے زبان جانوروں پر رحم کرتے ہیں، بھوکے پیاسے چرند و پرند کو دانہ پانی دیتے ہیں۔ اس طرح جانوروں کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آنا بہت بڑی نیکی ہے جو ہماری بخشش و مغفرت کا سبب بن سکتی ہے۔ آیئے! اس بارے میں دو واقعات سنئے، چنانچہ

---

1 . . . مسلم، کتاب الصید والذبائح، باب النھی عن صبر البھائم، ص ۸۳۲، حدیث: ۵۰۵۷

www.dawateislami.net

کتے کو پانی پلانے والا

منقول ہے کہ راستہ چلتے ہوئے ایک شخص پر پیاس کا غلبہ ہوا تو اس کو ایک کنواں ملا اُس نے کنویں میں اُتر کر پانی پی لیا پھر جب وہ کنویں میں سے نکلا تو ناگہاں یہ دیکھا کہ ایک کتا (Dog) زبان نکالے ہوئے گیلی مٹی چاٹ رہا ہے تو اس آدمی نے دل میں یہ سوچا کہ جیسی پیاس مجھ کو لگی تھی ایسی ہی پیاس اس کتے کو بھی لگی ہے تو وہ کنویں میں اتر کر اپنے موزہ میں پانی بھر کر لایا پھر کتے کو پلایا تو اس کا یہ عمل ربِّ کریم کو پسند آگیا اور اس کی بخشش و مغفرت فرما کر جنّت میں داخل فرما دیا۔ یہ سُن کر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیا ہمارے لئے چوپایوں کے ساتھ احسان کرنے میں ثواب ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں! ہر جاندار کے ساتھ احسان کرنے میں ثواب ہے۔[1]

شیخ الحدیث حضرت علامہ عَبْدُ المصطفٰے اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک فاعلِ مختار ہے وہ چاہے تو ایک بہت ہی ادنیٰ سے نیک عمل کرنے والے کو اپنے فضل و کرم سے بخش دے، اس کے دربار میں عمل کے وزن اور مقدار (Quantity) کو نہیں دیکھا جاتا بلکہ اس کی بارگاہ میں خلوصِ نیت اور اخلاصِ عمل کی قدر ہے، بہت ہی معمولی عمل اگر بندہ اِخلاص و نیک نیتی کے ساتھ کرے تو وہ ربِّ کریم اس عمل کے ثواب میں بندے کو اپنے رضوان و غُفران (یعنی رضا اور مغفرت) کی نعمتوں سے سرفراز فرما کر اس کو جنَّتُ الفردوس کا مکین بنا دیتا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا: یعنی خدا کی رحمت بندوں کو بخشنے کا بہانہ ڈھونڈتی ہے، خدا کی رحمت

1 ... بخاری، کتاب المظالم، باب الآبار علی الطرق ... الخ، ۲/۱۳۳، حدیث: ۲۴۶۶

www.dawateislami.net

بندوں سے مغفرت کی قیمت نہیں طلب کرتی۔[1]

مکھی پر رَحم کرنا باعثِ مغفِرت ہو گیا

کسی شخص نے خواب میں حُجّۃُ الاسلام حضرتِ امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا: اللہ پاک نے مجھے بخش دیا، پوچھا: مغفِرت کا کیا سبب بنا؟ فرمایا: ایک مکّھی سیاہی (Ink) پینے کے لئے میرے قلم پر بیٹھ گئی، میں لکھنے سے رُک گیا یہاں تک کہ وہ فارِغ ہو کر اُڑ گئی۔[2]

مکھی کو مارنا کیسا؟

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"اَبْلَق گھوڑے سوار"** میں فرماتے ہیں: یاد رہے! مکھیاں (Flies) تنگ کرتی ہوں تو ان کو مارنا جائز ہے تاہم جب بھی فائدہ حاصِل کرنے یا نقصان دور کرنے کیلئے مکھی یا کسی بھی بے زَبان کی جان لینی پڑے تو اُس کو آسان سے آسان طریقے پر مارا جائے خواہ مخواہ اُس کو بار بار زندہ کچلتے رہنے یا ایک وار میں مار سکتے ہوں پھر بھی زخم کھا کر پڑے ہوئے پر بِلاضَرورت ضَربیں لگاتے رہنے یا اُس کے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اُس کو تڑپانے وغیرہ سے گُریز کیا جائے۔ اکثر بچّے نادانی کے سبب چیونٹیوں کو کچلتے رہتے ہیں اُن کو اِس سے روکا جائے۔ چیونٹی بہت کمزور ہوتی ہے چٹکی

1... منتخب حدیثیں، ص۱۴۲

2... لطائف المنن والاخلاق، ص۳۰۵

www.dawateislami.net

میں اٹھانے یا ہاتھ یا جھاڑو سے ہٹانے سے عُموماً زخمی ہو جاتی ہے، موقع کی مُناسَبت سے اس پر پھونک مار کر بھی کام چلایا جاسکتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے بزرگانِ دین نے جہاں ہر معاملے میں ہماری رہنمائی فرمائی وہیں جانوروں پر شفقت کرنے کے حوالے سے بھی ہمیں ذہن دیا، جانوروں کے بنیادی حقوق ادا کرنے کی ترغیب دلائی اور ان پر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالنے سے منع فرمایا۔ آیئے! جانوروں پر شفقت کرنے کے معاملے میں حضرتِ احمد کبیر رفاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بارے میں سنتی ہیں، چنانچہ

مچھر، ٹِڈی اور بلی پر شفقت

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے جسم پر اگر مچھر بیٹھ جاتا تو اُسے نہ ہی خود اُڑاتے اور نہ کسی کو اُڑانے دیتے بلکہ فرماتے: اللہ پاک نے جو خون (Blood) اس کے حصے میں لکھ دیا ہے وہی پی رہا ہے اور جب آپ دھوپ میں چل رہے ہوتے اور کوئی ٹِڈی آپ کے کپڑوں میں سایہ دار جگہ پر بیٹھ جاتی تو جب تک اُڑ نہ جاتی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اُسی جگہ ٹھہرے رہتے اور فرماتے: اس نے ہم سے سایہ حاصل کیا ہے۔ اسی طرح جب آستین پر بِلّی سو جاتی اور نماز کا وقت ہو جاتا تو آستین کو کاٹ دیتے مگر بلی کو نہ جگاتے، اور نماز سے فَراغت کے بعد آستین دوبارہ سی لیتے۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ حضرتِ احمد کبیر رفاعی رَحْمَۃُ

1... اہلق گھوڑے سوار، ص ۲۱ ملخصا

2... فیضان سید احمد کبیر رفاعی، ص ۱۰

www.dawateislami.net

اللہِ عَلَیْہ مچھر مکھی اور ٹڈیوں جیسے معمولی جانوروں کی خاطر خود تکلیف برداشت کر لیتے مگر انہیں اُڑانا گوارا نہ کرتے۔ لہٰذا ہمیں بھی ان کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے جانوروں کا خیال رکھنا چاہیے اور ان پر کسی بھی طرح کا ظلم نہیں کرنا چاہیے۔ مرآۃُ المناجیح جلد 5 صفحہ نمبر 162 پر ہے کہ علمائے کرام فرماتے ہیں کہ جانور پر ظلم کرنا انسان پر ظلم کرنے سے زیادہ گناہ ہے کیونکہ انسان تو کسی سے اپنا دکھ درد کہہ سکتا ہے بے زبان جانور کس سے کہے ان کا اللہ پاک کے سوا فریاد سننے والا کون ہے، بھوکے پیاسے اونٹوں نے حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اپنے مالکوں کی شکایت کیں اور سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کے اعلیٰ انتظامات فرمائے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سیدی قُطبِ مدینہ کی سیرت کی چند جھلکیاں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہ ذُوالحجۃ الحرام بہت ہی برکت والا مہینہ ہے، اس مہینے میں بہت سے بُزرگانِ دِیْن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا عُرس منایا جاتا ہے، انہیں نیک سیرت لوگوں میں سے ایک بہت ہی معزز شخصیت، آفتابِ رضویت، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، خلیفۂ اعلیٰ حضرت **قُطبِ مدینہ** حضرت علّامہ مَولانا ضیاء الدّین احمد مَدَنی قادری رضوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں۔ آج 2 ذوالحجۃ الحرام سَیِّدی قُطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا عُرس شریف ہے۔ آیئے! ان کی مُبارَک سیرت کی چند جھلکیاں ملاحظہ کرتی ہیں۔ چنانچہ

1... مرآۃ المناجیح، ۵/ ۱۶۲

www.dawateislami.net

نام ونسب وتاریخِ پیدائش

حُضُور سَیِّدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا نام ضِیاءُالدّین احمد ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خود ارشاد فرماتے تھے کہ میرا پیدائشی نام "احمد مختار" ہے، میرے دادا حضرت شیخ قُطبُ الدین قادری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بعد میں میرا نام "ضِیاءُالدِّین" رکھ دیا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بروز پیر ربیعُ الاوّل 1294 ہجری بمطابق 1877 عیسوی کو بمقام قصبہ کلاس والا، ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔[1] آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اِبتدائی تعلیم اپنے دادا جان سے حاصِل کی، پھر سیالکوٹ کے مشہور عالِم حضرت علّامہ مَولانا محمد حُسَین نقشبندی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پڑھا، اس کے بعد مشہور محدّث حضرتِ علّامہ وصی احمد مُحَدِّثِ سُورتی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے حلقۂ درس میں شامل ہوگئے اور تقریباً چار(4) سال تک اُن سے تعلیم حاصِل کرنے کا سلسلہ جاری رہا۔[2]

اخلاق وعادات!

سَیِّدی قُطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نہایت ہی پسندیدہ اَوصاف و اَخلاق والے تھے، ہمیشہ یادِ خُدا میں ڈُوبے رہتے، شب بیدار اور تہجُّد گزار بُزرگ تھے، اِشراق، چاشت اور اوّابین کی نمازیں ادا کرنا آپ کا مَعمُول تھا، کمزوری اور بُڑھاپے کے باوجود ایّامِ بِیض (ہر مدنی ماہ کی 13،14،15 تاریخ) کے روزے تَرک نہیں فرماتے تھے۔[3]

1... سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/ ۱۶۴، ملتقطا

2... سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/ ۱۶۷ ملخصا

3... سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/ ۴۸۶، بتغیر

www.dawateislami.net

وصالِ پُر ملال اور تدفین

بالآخر 4 ذُوالحجۃ الحرام 1401 ہجری مطابق 2 اکتوبر 1981 عیسوی بروز جمعہ مسجدِ نبوی شریف میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ غُسل شریف کے بعد کفن بچھا کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور کا غسّالہ شریف اور مُختلف تبرکات رکھے گئے پھر کفن شریف باندھا گیا۔ بعد نمازِ عصر دُرُود و سلام اور قصیدۂ بُردہ شریف کی گُونج میں جنازۂ مُبارَک اُٹھایا گیا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ان کی آرزو کے مُطابِق جنّت البَقِیع میں اہلبیتِ اطہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے قرب میں سپردِ خاک کیا گیا۔[1]

مجھ کو دیدو بقیعِ غرقد میں اپنے قدموں میں جا ضِیاءُ الدّین
مُصطفےٰ کا پڑوس جنّت میں مجھ کو حق سے دلا ضِیاءُ الدّین

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۶۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[2]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مُجھے تُم اپنا بنانا

1... سیّدی قطبِ مدینہ، ص۱۷

2... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

قربانی کی سُنتیں اور آداب

☆فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: انسان بَقَرہ عید کے دن کوئی ایسی نیکی نہیں کرتا جو اللہ کریم کو خون بہانے سے زیادہ پیاری ہو، یہ قُربانی قیامت میں اپنے سینگوں بالوں اور کُھروں کے ساتھ آئے گی اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ پاک کے ہاں قَبول ہو جاتا ہے، لہٰذا خوش دِلی سے قُربانی کرو۔[1] ☆قربانی کے جانور کو گرانے سے پہلے ہی قبلے کا تعین کر لیا جائے، لِٹانے کے بعد بِالخصوص پتھریلی زمین پر گھسیٹ کر قبلہ رُخ کرنا بے زَبان جانور کیلئے سخت اذیَّت کا باعث ہے۔ ☆ذَبح کرنے میں اتنا نہ کاٹیں کہ چُھری گردن کے مُہرے (ہڈی) تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے۔ ☆جب تک جانور مکمل طور پر ٹھنڈا نہ ہو جائے نہ اس کے پاؤں کاٹیں نہ کھال اُتاریں، ذَبح کر لینے کے بعد جب تک رُوح نہ نکل جائے چھری کٹے ہوئے گلے پر مَس (TOUCH) کریں نہ ہی ہاتھ۔ بعض قصّاب جلد "ٹھنڈی" کرنے کیلئے ذَبح کے بعد تڑپتی گائے کی گردن کی زندہ کھال اُدھیڑ کر چُھری گھونپ کر دل کی رگیں کاٹتے ہیں، اِسی طرح بکرے کو ذبح کرنے کے فوراً بعد بے چارے کی گردن چٹخا دیتے ہیں، بے زَبانوں پر اِس طرح کے مظالم نہ کئے جائیں۔ ☆قربانی کرنے سے کچھ گھنٹے پہلے جانوروں کو بھوکا پیاسا رکھا جاتا ہے جس سے انہیں سخت تکلیف پہنچتی ہے۔ حضرت علامہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: قربانی سے پہلے اُسے چارا پانی دے دیں یعنی بھوکا پیاسا ذبح نہ کریں اور ایک کے سامنے دوسرے کو نہ ذبح کریں اور پہلے

1 . . . ترمذی، کتاب الاضاحی، باب ماجاء فی فضل الاضحیۃ، ۳/۱۶۲، حدیث: ۱۴۹۸

www.dawateislami.net

سے چُھری تیز کرلیں ایسا نہ ہو کہ جانور گرانے کے بعد اُس کے سامنے چُھری تیز کی جائے۔[1] ☆ قربانی کرنے کے حوالے سے مزید معلومات حاصل کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"ابلق گھوڑے سوار"** کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16(312 صفحات)120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیر اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... بہار شریعت، ۳/ ۳۵۲، حصہ: ۱۵

www.dawateislami.net

بیان:15 ہر بُلند بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: میرا جو اُمّتی اِخلاص کے ساتھ مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے گا اللہ پاک اُس پر دس(10) رَحمتیں نازِل فرمائے گا، اُس کے دس(10) دَرَجات بلند فرمائے گا، اُس کے لئے دس(10) نیکیاں لکھے گا اور اُس کے دس(10) گناہ مٹادے گا۔[1]

میری زبان تَر رہے ذِکْر و دُرُود سے بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

1...سنن کبریٰ للنسائی، کتاب عمل الیوم، باب ثواب الصلاۃ...الخ، ۲۱/۶، حدیث: ۹۸۹۲

2...معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی و بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ کُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ! آج ہم **"والد کے ساتھ اچھا سُلوک** "کرنے کے بارے میں سُنیں گی، اِنْ شَآءَ اللّٰہ! اِس بارے میں آیاتِ قرآنی اور ان کی تفسیر بھی سُنیں گی، کئی **احادیثِ مبارکہ** میں بھی والد کے ساتھ اچھا سُلوک کرنے کی ترغیبات موجود ہیں، اُنہیں بھی سُننے کی سعادت حاصل کریں گی، **والد کے ساتھ اچھا سُلوک** کرنے کی برکتوں کے متعلق بھی سُنیں گی، والد کے ساتھ بُرا سلوک کرنے کے چند عبرت ناک واقعات بھی بیان کئے جائیں گے، اولاد کی درست تربیت نہ کی جائے تو اس

www.dawateislami.net

کے کیا کیا **نقصانات سامنے آتے ہیں**، یہ بھی سُنیں گی، اللہ کرے کہ دِلجمعی کے ساتھ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عموماً ہمارے معاشرے میں **"ماں"** کی تو بہت قدر کی جاتی ہے، ماں کی شان و عظمت اور اس کے حقوق کو تو عظیمُ الشّان طریقے سے بیان کیا جاتا ہے مگر **"باپ"** کی شان، باپ کے مقام و مرتبے اور اس کے حقوق پر خصوصیت کے ساتھ بہت ہی کم کلام ہوتا ہے، حالانکہ اسلام نے باپ جیسی محترم ہستی کے بھی بہت سے حقوق بیان فرمائے ہیں اور ہمیں باپ جیسی مہربان ذات کے ساتھ بھی حُسنِ سُلوک بجالانے کا واضح حکم ارشاد فرمایا ہے۔ لہٰذا جس طرح ہم اپنی ماں کی خدمت کرتی ہیں، اس کے حقوق کی رعایت کرتی ہیں اور اس کے ساتھ حُسنِ سُلوک بجالاتی ہیں اسی طرح ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے والد کی بھی قدر کریں، ان کے حقوق بجالائیں، ان کا ادب کریں اور ان کی خدمت کرتے رہنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! باپ کی خدمت کرنا بہت ہی بڑی سعادت مندی کی بات اور رضائے الٰہی کے حُصول کا ذریعہ ہے۔ باپ کی خدمت کرنے کے بدلے میں اللہ پاک اولاد کو کیسے کیسے اِنعام و اکرام سے نوازتا ہے۔ آیئے! اس ضمن میں ایک ایمان افروز حکایت سنئے اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کو اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجایئے، چنانچہ

والد کی خدمت کا صلہ

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "اللہ والوں کی باتیں" جلد 4 صفحہ نمبر 14 پر ہے: ایک شخص کے چار بیٹے تھے، وہ بیمار ہوا تو ان میں سے ایک نے کہا: "یا تو تم

www.dawateislami.net

تینوں والد کی تیمارداری کرو اور ان کی میراث سے اپنے لئے کچھ حصہ نہ لو یا میں ان کی تیمارداری کرتا ہوں اور ان کی میراث سے کچھ حصہ نہیں لیتا۔ "تینوں نے کہا: "تم تیمارداری کرو اور میراث سے کچھ حصہ نہ لو۔" چنانچہ وہ والد کی تیمارداری کرتا رہا حتّٰی کہ والد کا انتقال ہو گیا، لہٰذا اس نے میراث میں سے کچھ حصہ نہ لیا۔ ایک رات اس نے خواب میں کسی کہنے والے کو یہ کہتے سنا: "فلاں جگہ جاؤ اور وہاں سے 100 دینار لے لو۔" لڑکے نے پوچھا: "کیا اس میں برکت ہے؟" جواب ملا: "نہیں۔" صبح ہوئی تو اس نے خواب اپنی بیوی کو سنایا، بیوی نے کہا: "تم ان دیناروں کو لے لو، ان کی برکت یہ ہے کہ ہم ان سے کپڑے بنوائیں اور زندگی گزاریں۔" لڑکے نے انکار کر دیا۔ اگلی رات پھر اس نے خواب میں کسی کو کہتے سنا: "فلاں جگہ جاؤ اور وہاں سے 10 دینار لے لو۔" اس نے پوچھا: "کیا ان میں برکت ہے؟" جواب ملا: "نہیں۔" صبح اس نے اپنی بیوی کو خواب سنایا تو بیوی نے پہلے کی طرح کہا مگر اس نے پھر لینے سے انکار کر دیا، تیسری رات پھر اس نے خواب میں سنا: "فلاں جگہ جاؤ اور ایک دینار لے لو۔" اس نے پوچھا: "کیا اس میں برکت ہے؟" جواب ملا: "ہاں۔" چنانچہ لڑکا گیا اور دینار لے کر بازار روانہ ہو گیا، اسے ایک آدمی ملا جو دو مچھلیاں اٹھائے ہوئے تھا، لڑکے نے کہا: "ان کی قیمت کیا ہے؟" اس نے کہا: "ایک دینار۔" لڑکے نے دینار کے بدلے دونوں مچھلیاں لیں اور چل دیا۔ گھر آکر ان کا پیٹ چاک کیا تو دونوں میں سے ہر ایک کے پیٹ سے ایک ایسا موتی نکلا جس کی مثل لوگوں نے نہ دیکھا تھا۔ ادھر بادشاہ نے ایک شخص کو ایسا ہی موتی تلاش کرنے اور خریدنے بھیجا تو وہ اس لڑکے کے پاس ملا، لہٰذا اس نے وہ موتی سونے سے لَدے ہوئے 30 خچروں کے بدلے بیچ دیا۔ جب بادشاہ نے موتی دیکھا

www.dawateislami.net

تو کہا: ”اس کا فائدہ اسی صورت میں ہے کہ اس جیسا ایک اور بھی ہو۔“ لہٰذا بادشاہ نے خدام سے کہا: اس جیسا ایک اور تلاش کرو اگرچہ قیمت دُگنی دینی پڑے۔ چنانچہ وہ اسی لڑکے کے پاس آئے اور کہا: جو موتی ہم نے تم سے خریدا تھا اس کی مثل اور بھی ہو تو ہمیں دے دو ہم تمہیں دگنی رقم دیں گے۔ لڑکے نے پوچھا: کیا تم واقعی اتنا دو گے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ چنانچہ لڑکے نے دوسرا موتی دُگنی قیمت میں (یعنی سونے سے لَدے ہوئے 60 خچروں کے بدلے) فروخت کر دیا۔[1]

بڑے بھائی بہن کا میں کہا مانا کروں ہر دم　　کروں ماں باپ کی دِن رات خدمت یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۳۳۱)

سُبْحٰنَ اللہ! قربان جایئے! اُس سعادت مند اور عقلمند بیٹے کی سمجھداری پر! بلا شبہ اگر وہ چاہتا تو اپنے دیگر نالائق بھائیوں کی طرح اپنے حصے کا مال لے کر والدِ محترم کی شفقتوں، ان کی خدمت کے بدلے ملنے والے بہت بڑے ثواب سے اپنے آپ کو محروم کر لیتا مگر وہ ایک خوددار، وفادار، غیرت مند اور سمجھدار بیٹا تھا، جسے فانی دنیوی مال و دولت سے کوئی سَروکار نہ تھا، وہ باپ کے مقام و مرتبے اور اس کے حُقوق سے پوری طرح آگاہ تھا، باپ کے احسانات کو وہ بُھلا نہیں پایا تھا، اسے پتا تھا کہ باپ کی خدمت کرنے سے اللہ پاک و رسول پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا حاصل ہوتی ہے، ہاں! ہاں! یہی وہ مُعَزز شخصیت ہے جس کی خدمت اولاد کو جنّت کا حقدار بنا دیتی ہے۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ دولت تو آنے جانے والی چیز بلکہ ہاتھوں کا میل ہے، مال جاتا ہے تو جائے مگر باپ کا دامن ہاتھوں سے ہر گز نہ چھوٹنے پائے، لہٰذا اس باکمال و وفادار

1 . . . اللہ والوں کی باتیں، ۴/۱۴

www.dawateislami.net

بیٹے نے فانی مال و دولت کو ٹھکرا کر اپنے بیمار والد کا سہارا بننے کو ترجیح دی اور آخری دم تک ان کی دیکھ بھال کرنے میں مشغول رہا حتّٰی کہ اس کا باپ دنیا سے رُخصت ہو گیا، اللہ پاک کو اس لائق بیٹے کا اپنے والد کی خدمت کرنے کا عمل اس قدر پسند آیا کہ اس نے اس وفا شعار بیٹے سے راضی ہو کر دنیا میں ہی اپنی نعمتوں کی برسات فرمادی۔ اللہ کریم ہر مسلمان کو اپنے والد کا مطیع و فرمانبردار بنائے اور ان کی خدمت کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! باپ کے اپنی اولاد پر اس قدر احسانات ہوتے ہیں کہ اگر اولاد کو ایک تو کیا کئی زندگیاں بھی مل جائیں تب بھی وہ اپنے باپ کے احسانات کا بدلہ نہ چُکا سکے۔ **"باپ"** قُدرت کا اَنمول تحفہ ہے، **باپ** خاندان میں اَولاد کی پہچان کا ذریعہ ہے، **باپ** کو راضی رکھنا اولاد پر لازم ہے، **باپ** کے حُقوق سے آزاد ہونا ناممکن ہے، **باپ** صبح سویرے کام کاج کے لئے گھر سے نکل پڑتا اور سارا دن محنت مزدوری کر کے اولاد کا پیٹ بھرتا ہے، **باپ** اَولاد کی ترقّی کے لئے ہمیشہ کُڑھتا رہتا ہے، **باپ** اپنی اَولاد سے کبھی حسد نہیں کرتا، **باپ** اپنے احسانات کا کبھی بدلہ نہیں مانگتا، **باپ** بیمار اَولاد کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑتا، **باپ** بیمار اَولاد کی خاطر سخت سردیوں میں بھی ساری ساری رات جاگ کر گزارتا ہے، **باپ** بیمار اولاد کی خاطر مہنگے ہسپتالوں کے چکر لگاتا اور مہنگی دوائیں بھی خرید لیتا ہے، **باپ** اَولاد کے مستقبل کو سَنوارنے کے لئے اپنی تمام تر توانائیاں اَولاد کے لئے وَقف کر دیتا ہے، **باپ** اَولاد کے لئے سایہ دار درخت کی طرح ہوتا ہے، **باپ** خود گرمی برداشت کر کے اَولاد کو آرام و

www.dawateislami.net

سُکون پہنچاتا ہے، باپ اَولاد کو چھاؤں میں بٹھا کر خود کڑکتی دُھوپ سہہ لیتا ہے، باپ اَولاد کے ناز نخرے اُٹھاتا ہے، باپ قَرْض لے کر بھی اَولاد کی خواہشات کو پُورا کرتا ہے، باپ اپنے بچوں کی امّی کی وَفات کے بعد اَولاد کو ان کی ماں کی کمی محسوس نہیں ہونے دیتا، باپ اَولاد کی پیدائش سے پہلے، پیدائش کے دَوران اور بعد کے اَخراجات کو برداشت کرتا ہے، باپ اَولاد سے اپنے احسانات اور پرورش کا بدلہ نہیں مانگتا، باپ اَولاد کو اچّھا انسان بناتا ہے، باپ اولاد کے حق میں بخیل نہیں ہوتا، باپ اولاد کو ہر طرح کی آسائش مُہَیّا کرتا ہے، باپ اولاد کی تعلیم کا خرچہ برداشت کرتا ہے، باپ اولاد کو مایوسی کے دلدل سے نکالنے میں اپنا کردار ادا کرتا ہے، باپ اولاد کے حق میں ہمیشہ اچھا ہی سوچتا ہے، باپ اپنی اولاد کی اولاد کو بھی ویسا ہی پیار دیتا ہے جیسا وہ اپنی اولاد کو دیتا ہے، باپ وقتاً فوقتاً اپنی اولاد کو مفید مشوروں سے نوازتا ہے، باپ اولاد کو اپنی زندگی کے تجربات سے آگاہ کرتا ہے، باپ اولاد کو موجودہ اور آئندہ آنے والے خطرات و فتنوں سے باخبر کرتا ہے، باپ اولاد کو کامیاب زندگی گزارنے کے اُصول سکھاتا ہے، باپ اولاد کو اپنے پرائے کا فرق بتاتا ہے، باپ اولاد کو خوش دیکھ کر خوش ہوتا اور اولاد کو دُکھ تکلیف میں مُبتَلا دیکھ کر بے قرار ہو جاتا ہے، باپ اولاد کی جلی کٹی باتیں سُن کر بھی خاموش رہتا ہے، باپ اولاد کے چہرے سے ہی ان کی حاجات و پریشانیاں بھانپ لیتا ہے، باپ مشکلات میں اَولاد کی ہمت بندھاتا ہے، باپ معذور اَولاد کو بھی بے سہارا نہیں چھوڑتا، باپ نافرمان اَولاد کے لئے بھی اپنی محبّتوں کے دروازے کُھلے رکھتا ہے، باپ نہ ہو تو گھر ویران ہو جاتا ہے اور باپ سے حُسنِ سُلوک کرنے کا حکم قرآنِ کریم و احادیثِ کریمہ میں بَیان ہوا ہے، چنانچہ

www.dawateislami.net

پارہ 15 سُورۂ بَنی اِسرائیل کی آیت نمبر 23 اور 24 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا ۲۳ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ؕ ۲۴

(پ۱۵، اسراء: ۲۳۔۲۴)

ترجمۂ کنزُالعرفان: اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر تیرے سامنے ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے اُف تک نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے خوبصورت، نرم بات کہنا اور ان کے لیے نرم دلی سے عاجزی کا بازو جھکا کر رکھ اور دعا کر کہ اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

بیان کردہ آیاتِ مُبارَکہ کے تحت حضرت علّامہ مَولانا سَیِّد مُفتی محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب والِدَین پر ضُعْف (کمزوری) کا غَلَبہ ہو، اَعضاء میں قُوَّت نہ رہے اور جیسا تُو بچپن میں اُن کے پاس بے طاقت تھا ایسے ہی وہ آخرِ عُمر میں تیرے پاس ناتُواں (کمزور) رہ جائیں۔ تو کوئی ایسی بات زبان سے نہ نکالنا جس سے یہ سمجھا جائے کہ اُن کی طرف سے طبیعت پر کچھ گِرانی (بوجھ) ہے۔ نہ اُنہیں جِھڑکنا نہ تیز آواز سے بات کرنا بلکہ کمالِ حُسنِ اَدب (نہایت اچھے ادب) کے ساتھ ماں باپ سے اِس طرح کلام کر جیسے غُلام و خادِم (اپنے) آقا سے کرتا ہے۔ اُن سے نَرمی و تواضع سے پیش آ، اور اُن کے ساتھ تھکے وَقْت میں شفقت و مَحبّت کا برتاؤ کر کہ اُنہوں نے تیری

www.dawateislami.net

مجبوری کے وَقْت تجھے مَحبّت سے پَروَرِش کیا تھا اور جو چیز اُنہیں دَرکار ہو وہ اُن پر خَرْچ کرنے میں دَرَیغ (بخل) نہ کر۔ مُدَّعا (مطلب) یہ ہے کہ دنیا میں بہتر سُلُوک اور خدمت میں کتنا بھی مُبالغہ کیا جائے لیکن والدین کے اِحسان کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ اِس لئے بندے کو چاہئے کہ بارگاہِ اِلٰہی میں اُن پر فَضْل و رَحمت فرمانے کی دُعا کرے اور عَرض کرے کہ یاربّ! میری خدمتیں اُن کے اِحسان کی جَزا (بدلہ) نہیں ہو سکتیں تو اُن پر کرم کر کہ اُن کے اِحسان کا بدلہ ہو۔[1]

پیر و مُرشِد پر مِرے ماں باپ پر ہو سدا رَحمت اے نانائے حُسَیْن

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۲۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حُسنِ سُلوک کی اہمیّت پر فرامینِ مصطفےٰ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اب احادیثِ مُبارکہ کی روشنی میں باپ کی شان اور باپ سے حُسنِ سُلوک کرنے کی اہمیّت پر مشتمل 6 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے، چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: باپ جنّت کا درمیانی دروازہ ہے، تیری مرضی ہے، اس کی حفاظت کر یا اسے چھوڑ دے۔[2]

(2) ارشاد فرمایا: بیٹا اپنے باپ کا حق ادا نہیں کر سکتا یہاں تک کہ بیٹا اپنے باپ کو

---

1 . . . تفسیر خزائن العرفان، پ۱۵، اسراء، تحت الآیۃ: ۲۳۔۲۴

2 . . . ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین، ۳/۳۵۹، حدیث: ۱۹۰۶

www.dawateislami.net

غلام پائے اور اسے خرید کر آزاد کر دے۔[1]

(3)ارشاد فرمایا: رب کی رضا باپ کی رضامندی میں ہے اور رب کی ناراضی باپ کی ناراضی میں ہے۔[2]

(4)ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی اِطاعت والد کی اطاعت کرنے میں ہے اور اللہ پاک کی نافرمانی والد کی نافرمانی کرنے میں ہے۔[3]

(5)ارشاد فرمایا: جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو پایا اور ان سے حسنِ سلوک نہ کیا وہ اللہ کریم کی رحمت سے دور ہوا اور غضبِ خدا کا مستحق ہوا۔[4]

(6)ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے باپ کو ہر گز گالی نہ دے۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کوئی شخص اپنے باپ کو کیسے گالی دے سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ کسی شخص کے باپ کو گالی دے گا تو وہ اِس کے باپ کو گالی دے گا۔[5]

آیئے! بارگاہِ الٰہی میں دُعا کرتی ہیں:

مُطِیْع اپنے ماں باپ کا کر میں اُنکا ہر ایک حکم لاؤں بجا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۰۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...مسلم، کتاب العتق، باب فضل عتق الوالد، ص۶۲۴، حدیث: ۳۷۹۹

2...ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین، ۳/۳۶۰، حدیث: ۱۹۰۷

3...معجم اوسط، ۱/۶۱۴، حدیث: ۲۲۵۵

4...معجم کبیر، ۱۲/۶۶، حدیث: ۱۲۵۵۱

5...مسلم، کتاب الایمان، باب الکبائر واکبرھا، ص۶۰، حدیث: ۲۶۳ ملخصا

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! اللہ پاک نے باپ کو کیسی اونچی شان کا مالک بنایا ہے کہ اللہ پاک نے اپنی رضا و فرمانبرداری کو باپ کی رضا و فرمانبرداری پر موقوف فرمادیا۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ہم اللہ پاک و رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین پر لبّیک کہتی ہوئی دل و جان کے ساتھ والد کی خدمت کرکے ان سے دعائیں لیتیں، ان کے حقوق کو پورا کرتیں، ان کے ہر جائز حکم کی بجا آوری کرتیں، ان کی پُکار پر لبیک کہتی ہوئی ان کی بارگاہ میں دوڑی دوڑی آتیں، ان کی ضروریات کو اپنی ضروریات پر مقدم رکھتیں، ان کی نافرمانی اور بُرائی کرنے سے اپنے آپ کو بچاتیں، مشکل حالات، بیماری اور بڑھاپے میں اُن کا سہارا بنتیں، اَلْغَرض ہر طرح سے انہیں راضی رکھنے کی کوشش کرتیں مگر آہ! صد ہزار آہ! عِلْمِ دین سے دوری کے باعث آج باپ مظلوم ترین لوگوں کی صف میں شامل ہو چکا ہے، افسوس! اَغْیار کی دیکھا دیکھی اب باپ جیسی عظیم ہستی کے ساتھ نوکروں والا سُلوک کیا جارہا ہے، باپ کے ساتھ بدسُلوکی کے واقعات میں اضافہ در اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے، گھر کے سارے کام باپ سے کروائے جارہے ہیں، پہلے کے دور میں بچے ڈرتے تھے کہ کہیں باپ ناراض نہ ہو جائے مگر اب حال یہ ہے کہ باپ ڈرتا ہے کہ کہیں بچے ناراض نہ ہو جائیں، باپ نصیحت کردے تو جِھڑک کر اس کی بات کو سُنی اَن سُنی کر دیا جاتا ہے، باپ اولاد کی بہتری کے لئے کچھ سخت کلمات کہہ دے تو پیشانی پر بل آجاتے ہیں اور نادان اولاد زبان درازی پر اُتر آتی ہے، باپ جب تک کمانے کی مشین بنا رہے تو بہت اچھا لگتا ہے لیکن اگر بیمار ہو جائے، کام کاج کے لائق نہ رہے، خرچہ نہ دے پائے یا بڑھاپے کی دہلیز کو پہنچ جائے تو اولاد کے نزدیک اس کی اہمیت کسی بیکار چیز سے کم نہیں رہ جاتی، بچوں کی اُمّی کے اِنتقال کے بعد

www.dawateislami.net

عُموماً باپ کی دنیا بے رونق سی ہو جاتی ہے، اسے تنہائیاں چُبھتی ہیں، ایسے میں اسے اولاد کی ہمدردی کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے مگر اولاد کے لئے باپ کا حال پوچھنے کے لئے چند لمحات بھی نہیں نکل پاتے۔

مشہور کہاوت ہے: **"جیسی کرنی ویسی بھرنی"** تو آج اگر ہم اپنے باپ کے ساتھ اس طرح کا نازیبا سُلوک کریں گی تو ممکن ہے کہ کل کو ہمارے بچے بھی ہمارے ساتھ اسی طرح کا سلوک کریں، جیسا کہ

جیسا کرو گے ویسا بھرو گے

حدیث پاک میں ہے: کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ یعنی جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔[1]

حضرت علّامہ عبدُالرَّؤف مُناوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **"کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ"** کی وضاحت میں لکھتے ہیں: یعنی جیسا تم کام کرو گے ویسا تمہیں اس کا بدلہ ملے گا، جو تم کسی کے ساتھ کرو گے وہی تمہارے ساتھ ہو گا۔[2]

آیئے! اب دل تھام کر باپ سے بد سلوکی کرنے کے عبرت ناک انجام پر مشتمل 3 فکر انگیز حکایات سنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

(1) باپ کے ساتھ بد سلوکی کا انجام

حضرت عبدُ اللہ بن مسلِم بن قُتَیْبَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب **"اَرْدَشِیْر"** نامی بادشاہ نے اپنی حکومت کو مستحکم کر لیا تو چھوٹے چھوٹے بادشاہوں نے اس کے تابع رہنے کا اقرار کر لیا۔ اب اس کی نظر بہت بڑی قریبی سلطنت **"سُرْیَانِیّہ"** کی طرف

1 ... مصنف عبد الرزاق، کتاب الجامع، باب الاغتیاب والشتم، ۱۰/۱۸۹، حدیث: ۲۰۴۳۰

2 ... التیسیر بشرح الجامع الصغیر، حرف الکاف، ۲/۲۲۲

www.dawateislami.net

تھی۔ چنانچہ اَرْدَشِیْر نے اس ملک پر چڑھائی کر دی، وہاں کا بادشاہ ایک بڑے شہر میں قلعہ بند تھا۔ اَرْدَشِیْر نے شہر کا محاصرہ کر لیا لیکن کافی عرصہ گزرنے کے باوجود بھی وہ اس شہر کو فتح نہ کر سکا۔ ایک دن بادشاہ کی بیٹی قلعہ کی دیوار پر چڑھی تو اچانک اس کی نظر اَرْدَشِیْر پر پڑی۔ شہزادی اس کی محبّت میں گرفتار ہو گئی اور عشق کی آگ میں جلنے لگی، بالآخر نفس کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس نے ایک تیر پر یہ عبارت لکھی: ”اے حسین و جمیل بادشاہ! اگر تم مجھ سے شادی کرنے کا وعدہ کرو تو میں تمہیں ایسا خفیہ راستہ بتاؤں گی جس کے ذریعے تم تھوڑی سی مشقت کے بعد بآسانی اس شہر کو فتح کر لو گے۔“ پھر شہزادی نے وہ تیر اَرْدَشِیْر بادشاہ کی جانب پھینک دیا۔ اس نے تیر پر لکھی عبارت پڑھی اور ایک تیر پر یہ جواب لکھا: ”اگر تم نے ایسا راستہ بتا دیا تو تمہاری خواہش ضرور پوری کی جائے گی یہ ہمارا وعدہ ہے۔“ اور تیر شہزادی کی جانب پھینک دیا۔ شہزادی نے یہ عبارت پڑھی تو فوراً خفیہ راستے کا پتہ لکھ کر تیر بادشاہ کی طرف پھینک دیا۔ شہوت کے ہاتھوں مجبور ہونے والی اس بے مُروَّت شہزادی کے بتائے ہوئے راستے سے اَرْدَشِیْر بادشاہ نے بہت جلد اس شہر کو فتح کر لیا۔

غفلت و بے خبری کے عالم میں بہت سارے سپاہی ہلاک ہو گئے اور شہر کا بادشاہ یعنی اس شہزادی کا باپ بھی قتل کر دیا گیا۔ حسبِ وعدہ اَرْدَشِیْر نے شہزادی سے شادی کر لی، شہزادی کو نہ تو اپنے باپ کی ہلاکت کا غم تھا اور نہ ہی اپنے ملک کی بربادی کی کوئی پرواہ۔ بس اپنی نفسانی خواہش کے مطابق ہونے والی شادی پر وہ بے حد خوش تھی۔ دن گزرتے رہے، اس کی خوشیوں میں اضافہ ہوتا رہا۔ ایک رات جب شہزادی بستر پر لیٹی تو کافی دیر تک اسے نیند نہ آئی وہ بے چینی سے بار بار کروٹیں بدلتی رہی۔ اَرْدَ

www.dawateislami.net

شِیْر نے اس کی یہ حالت دیکھی تو کہا: ”کیا بات ہے؟ تمہیں نیند کیوں نہیں آرہی؟“ شہزادی نے کہا: ”میرے بستر پر کوئی چیز ہے جس کی وجہ سے مجھے نیند نہیں آرہی۔“ **اَرْدَشِیْر** نے جب بستر دیکھا تو چند دھاگے ایک جگہ جمع تھے ان کی وجہ سے شہزادی کا انتہائی نرم ونازک جسم بے چین ہو رہا تھا۔ **اَرْدَشِیْر** کو اس کے جسم کی نرمی و نزاکت پر بڑا تعجب ہوا۔ اس نے پوچھا: ”تمہارا باپ تمہیں کون سی غذا کھلاتا تھا جس کی وجہ سے تمہارا جسم اتنا نرم ونازک ہے؟“ شہزادی نے کہا: ”میری غذا مکھن، ہڈیوں کا گودا، شہد اور مغز ہوا کرتی تھی۔“ **اَرْدَشِیْر** نے کہا: ”تیرے باپ کی طرح آسائش وآرام تجھے کبھی کسی نے نہ دیا ہوگا۔ تو نے اس کے احسان اور قرابت کا اتنا بُرا بدلہ دیا کہ اسے قتل کروا ڈالا۔ جب تو اپنے شفیق باپ کے ساتھ بھلائی نہ کر سکی تو میں بھی اپنے آپ کو تجھ سے محفوظ نہیں سمجھتا۔“ پھر **اَرْدَشِیْر** نے حکم دیا: ”اس کے سر کے بالوں کو طاقتور گھوڑے کی دُم سے باندھ کر گھوڑے کو تیزی سے دوڑایا جائے۔“ چنانچہ حکم کی تعمیل ہوئی اور چند ہی لمحوں میں اس نفس پرست شہزادی کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔[1]

(2) یہ اسی کا بدلہ ہے

حضرت سَیِّدُنا ثابت بُنانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کسی مقام پر ایک آدمی اپنے باپ کو مار رہا تھا۔ لوگوں نے اسے ملامت کی کہ اے نانجار! یہ کیا ہے؟ اس پر باپ بولا: اسے چھوڑ دو کیونکہ میں بھی اسی جگہ اپنے باپ کو مارا کرتا تھا، یہی وجہ ہے کہ میرا بیٹا بھی مجھے اسی جگہ مار رہا ہے، یہ اسی کا بدلہ ہے اسے ملامت مت کرو۔[2]

---

1 . . . عیون الحکایات، ۲/ ۲۳۱

2 . . . تنبیہ الغافلین، باب حق الولد علی الوالد، ص ۶۹

www.dawateislami.net

(3) کل یہی انجام میرا ہو گا

کہتے ہیں ایک جوان اپنے بوڑھے باپ سے تنگ آ کر اس کو دریا میں پھینکنے گیا۔ باپ نے کہا: بیٹا! مجھے ذرا اور آگے گہرائی میں جا کر پھینکو۔ بیٹے نے کہا: یہاں کنارے پہ کیوں نہیں اور وہاں گہرائی میں کیوں؟ باپ نے جواب دیا: اس لئے کہ یہاں تو میں نے اپنے باپ کو پھینکا تھا۔ یہ سن کر بیٹا کانپ اٹھا کہ کل یہی انجام میرا ہو گا۔ وہ باپ کو گھر لے آیا اور اس کی خدمت شروع کر دی۔[1]

دِل دُکھانا چھوڑ دیں ماں باپ کا ورنہ ہے اِس میں خَسارہ آپ کا

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۱۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آج کل اولاد کی تربیت کا معیار

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عموماً والدین کی یہ دیرینہ خواہش ہوتی ہے کہ **"ہماری اولاد ہماری فرمانبردار رہے، ہمارے ساتھ اچھا سلوک کرے، نیک، متقی و پرہیز گار بنے، مُعاشرے میں عزّت دار اور پاکیزہ کردار والی ہو"** مگر اکثر نتیجہ اس کے اُلٹ ہی آتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ جو والدین تربیتِ اولاد کے بنیادی اسلامی اُصولوں سے ہی ناواقف، بے عمل اور اچھے ماحول کی برکتوں سے محروم ہونگے تو بھلا وہ کیونکر اپنی اولاد کی اچھی تربیت کر پائیں گے؟۔ شاید اسی وجہ سے آج اولاد کی تربیت کا معیار یہ بن چکا ہے کہ بچہ اگر کام کاج نہ کرے، اسکول یا کوچنگ سینٹر کی چھٹی کر لے یا اس

1 . . . جیسی کرنی ویسی بھرنی، ص۹۰

www.dawateislami.net

معاملے میں سُستی کا شکار ہو، کسی تقریب میں جانے کا یا مخصوص لباس و جوتے پہننے کا کہا جائے اور وہ اس پر راضی نہ ہو، اسی طرح دیگر دنیوی معاملات میں وہ "**اگر مگر**" اور "**چونکہ چنانچہ**" سے کام لے یا ہٹ دھرمی کا مُظاہَرہ کرے تو اس کا ٹھیک ٹھاک نوٹس لیا جاتا ہے، کَھری کَھری سُنائی جاتی ہے، گھنٹوں گھنٹوں لیکچر دیئے جاتے ہیں، حتّٰی کہ مار پیٹ سے بھی گُریز نہیں کیا جاتا لیکن اگر وہی بچّہ نمازیں قضا کرے یا جماعت سے نماز نہ پڑھے، مدرسے یا جامعہ کی چھٹی کرلے یا تاخیر سے جائے، پوری پوری رات آوارہ گردی کرے، موبائل اور سوشل میڈیا (Social Media) کے ذریعے نامحرموں سے ناجائز تعلقات قائم کرے، موبائل یا نیٹ کا غلط استعمال کرے، عشقِ مجازی کی آفت میں گرفتار ہوجائے، فلمیں ڈرامے دیکھے، گانے باجے سُنے، نت نئے فیشن اپنائے، حرام و حلال کی پروانہ کرے، شراب پیئے، جُوا کھیلے، جھوٹ بولے، غیبتیں کرے، رشوتوں کا لین دین کرے، ناجائز فیشن اپنائے، بد عقیدہ لوگوں کی صحبت میں بیٹھے، فُضول کاموں میں پیسہ برباد کرے، اَلْغَرض طرح طرح کی بُرائیوں میں مُبتَلا ہوجائے مگر ان مُعاملات میں اس سے پوچھ گچھ کرنا تو دُور کی بات ہے والدین کی پیشانی پر بَل تک نہیں آتے۔ کوئی اِصلاح کرے بھی تو والدین کہتے ہیں "ابھی تو یہ بچّہ ہے"، "نادان ہے"، "آہستہ آہستہ سمجھ جائے گا"، "بچّوں پر اتنی بھی سختی نہیں کرنی چاہئے" وغیرہ۔ اسلامی تربیت سے محروم، حد سے زیادہ لاڈ پیار اور ڈھیل دینے کے سبب وہی بچّہ جب باپ، خاندان اور معاشرے کی بدنامی کا سبب بنتا ہے، ڈانٹ ڈپٹ کرنے یا پیسے نہ دینے پر باپ کو آنکھیں دکھاتا، جھاڑتا یا باپ پر ہاتھ اٹھاتا ہے تو اس وقت والدین کو خیر خواہوں کی نصیحتیں یاد آنے لگتی ہیں، اب والدین اس کی

www.dawateislami.net

اصلاح کے لئے کڑھتے، دعائیں کرتے اور کرواتے ہیں مگر اِصلاح کی کوئی صورت نظر نہیں آتی، اس وقت پانی سر سے بہت اُونچا ہو چکا ہوتا ہے اور سوائے پچھتانے کے کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام برا ہے

اولاد کی مدنی تربیت نہ کرنے اور انہیں حد سے زیادہ ڈھیل دینے کے سبب باپ کو کیسے کیسے دن دیکھنے پڑتے ہیں۔ آیئے! اس بارے میں 2 سبق آموز حکایات سنئے اور اولاد کی اسلامی طریقے کے مطابق تربیت کرنے کی نِیَّت کیجئے، چنانچہ

اولاد کی اسلامی تربیت نہ کرنے کا نقصان

ایک شخص نے اپنے باپ سے کہا: آپ نے میرے بچپن میں (اسلامی تعلیمات کے مطابق تربیت نہ کرکے) مجھے ضائع کیا لہٰذا اب میں آپ کے بڑھاپے میں آپ کو ضائع کروں گا۔[1]

بے اولاد کو جب اولاد ملی!

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سُنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تحریر فرماتے ہیں: ایک مالدار شخص کے یہاں اولاد نہ تھی، اُس نے اس کیلئے بڑے جَتَن کئے مگر کامیابی نہ ملی، کسی نے مشورہ دیا کہ مکّۂ مکرّمہ حاضِر ہوں اور مسجدُ الحرام شریف کے اندر مقامِ ابراہیم کے پاس دعا مانگئے اِنْ شَآءَ اللہ آپ کا کام ہو جائے گا۔ اُس نے ایسا ہی کیا اور اللہ کریم نے اُسے چاند سا بیٹا دیا۔ اُس نے بڑے چاؤ چَو چلے سے اُس کی پرورش کی، اِکلوتے بچّے کو ضَرورت سے

---

1 ... فیض القدیر، ۲/۲۹۲، تحت الحدیث: ۳۱۱

www.dawateislami.net

زیادہ پیار مِلا اور دُرُست تربیت نہ کی گئی، جس کے سبب وہ آوارہ اور اُڑاؤ خَرچ ہو گیا۔ باپ کو بَہُت دیر میں ہوش آیا، اُس نے اپنے بِگڑے ہوئے بیٹے کو پیسے دینے بند کر دیئے، اِس سے وہ اپنے باپ کا مخالِف ہو گیا اور جہاں اس کے باپ نے اولاد کیلئے دعا مانگی تھی جس کا یہ ثمر (یعنی نتیجہ) تھا وہیں یعنی مکّۂ مکرّمہ حاضِر ہو کر مقامِ ابراہیم کے پاس یہ نالائق بیٹا اپنے باپ کے مرنے کی دعائیں مانگنے لگا تاکہ باپ کی موت کی صورت میں اِسے تَرکے (یعنی وِرثے) میں اُس کی دولت ہاتھ آجائے۔[1]

تربیت اولاد کے بارے میں مزید معلومات کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"تربیتِ اولاد"** اور رسالہ **"اولاد کے حُقوق"** کا مطالعہ کرنا انتہائی مفید ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہِ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام کا مبارک مہینا اپنی برکتیں لٹا رہا ہے۔ اس مہینے کی 14 تاریخ کو شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدِ محترم کا یوم منایا جاتا ہے۔ آیئے! اسی مناسبت سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی سیرت کے چند پہلوؤں کے بارے میں سنئے، چنانچہ

ابو عطار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا ذِکرِ خَیر

امیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدِ ماجد **حاجی عبدالرحمٰن قادِری** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نیک سیرت، تقوی و طہارت اور شریعت و سنّت کے پیکر تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی عادت تھی کہ اکثر نگاہیں نیچی رکھ کر چلا کرتے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے دل میں دُنیاوی

1 . . . نیکی کی دعوت، ص۵۷۷

www.dawateislami.net

مال و دولت جمع کرنے کا لالچ بالکل نہ تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مساجد سے مَحبَّت اور ان کی خوب خدمت کیا کرتے 1979ھ میں جب شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ "کولمبو (سری لنکا)" تشریف لے گئے تو وہاں کے لوگوں کو آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والد صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بَہُت متأثر پایا، کیونکہ اُنہوں نے وہاں کی عالیشان حَنَفی میمن مسجد کے انتظامات سنبھالے تھے اور اس مسجد کی کافی خدمت بھی کی تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سلسلۂ عالیہ قادِریہ میں بیعت تھے اور قصیدۂ غوثیہ کا وِرد فرماتے تھے۔ کولمبو میں قیام کے دوران اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے خالو نے دورانِ گفتگو آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو بتایا کہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ جب کبھی چارپائی پر بیٹھ کر آپ کے والد صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ قصیدۂ غوثیہ پڑھتے تو ان کی چارپائی زمین سے بلند ہو جاتی تھی۔

سَفرِ حج میں وصال

اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ عالمِ شیر خوارگی (یعنی دُودھ پینے کی عمر) میں ہی تھے کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدِ محترم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ۱۳۷۰ہجری میں سَفرِ حج پر روانہ ہوئے۔ ایامِ حج میں منٰی میں سخت لُو چلنے کی وجہ سے کئی حُجّاجِ کرام فوت ہو گئے تھے، ابُو عطّار حاجی عَبْدُ الرَّحمٰن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی مختصر علالت (بیمار رہنے) کے بعد 14 ذُوالْحِجَّۃ الحرام ۱۳۷۰ہجری کو اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . تعارفِ امیر اہلسنت، ص۱۱

www.dawateislami.net

گھر میں مدنی ماحول بنانے کے مدنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے، آیئے! گھر میں مدنی ماحول بنانے کے مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ، بے شک جس گھر میں سورۂ بَقَرہ پڑھی جاتی ہے شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔[1] (2) فرمایا: جس گھر میں اللہ پاک کا ذکر کیا جاتا ہے اور جس گھر میں اللہ پاک کا ذکر نہیں کیا جاتا، ان کی مثال زندہ اور مردہ کی ہے۔[2] ☆گھر میں آتے جاتے بلند آواز سے سلام کریں۔ ☆والد یا والدہ کو آتے دیکھ کر تعظیماً کھڑی ہو جائیں۔ ☆دِن میں کم از کم ایک بار اسلامی بہنیں ماں کا ہاتھ اور پاؤں چوما کریں۔ ☆والدین کے سامنے آواز دِھیمی رکھیں، ان سے آنکھیں ہر گز نہ ملائیں۔ ☆ان کا سونپا ہوا ہر وہ کام جو خِلافِ شرع نہ ہو فوراً کر ڈالیں۔ ☆ماں بلکہ گھر (اور باہر) کے ایک دِن کے بچّے کو بھی "آپ" کہہ کر ہی مخاطب ہوں۔ ☆کاش! تہجّد میں آنکھ کُھل جائے ورنہ کم از کم نمازِ فجر تو بآسانی مُیَسّر آئے اور پھر کام کاج میں بھی سستی نہ ہو۔ ☆گھر میں اگر نمازوں کی سُستی، بے پردگی، فلموں، ڈراموں اور گانے باجوں کا سلسلہ ہو تو بار بار نہ ٹوکیں۔ ☆گھر میں کتنی ہی ڈانٹ بلکہ مار بھی پڑے، صبر صبر اور صبر کیجئے، اگر آپ زبان چلائیں گی تو "مدنی ماحول" بننے کی کوئی اُمید نہیں بلکہ مزید بِگاڑ پیدا ہو سکتا ہے۔ ☆بے جا سختی کرنے سے بسا اوقات شیطان لوگوں کو ضدی بنا دیتا ہے۔ لہٰذا غصہ، چڑچڑاپن اور جھاڑنے وغیرہ

---

1 ... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ... الخ، ص ۳۰۶، حدیث: ۱۸۲۴

2 ... بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل ذکر اللہ، ۴/ ۲۲۰، حدیث: ۶۴۰۷

www.dawateislami.net

کی عادت بالکل ختم کر دیں۔ ☆گھر میں روزانہ فیضانِ سُنّت کا درس ضرور ضرور دیں یا سُنیں۔ ☆اپنے گھر والوں کی دُنیا و آخرت کی بہتری کیلئے دِل سوزی کے ساتھ دُعا بھی کرتی رہیں کہ دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔ ☆سُسرال میں رہنے والیاں جہاں گھر کا ذکر ہے وہاں سسرال اور جہاں وَالدین کا ذکر ہے وہاں ساس اور سسر کے ساتھ وہی حُسنِ سُلوک بجالائیں جبکہ کوئی مانعِ شرعی نہ ہو۔[1] ☆گھر والوں کو گناہوں بھرے چینلز سے چھٹکارا دلا کر صرف اور صرف **مدنی چینل** دکھانے کی ترکیب بنائیے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . جنت کی تیاری، ص۱۱۶ تا ۱۱۸

2 . . . فیضان داتا علی ہجویری، ص۷

www.dawateislami.net

بیان:16 ہر مُبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ راحت نشان ہے: **مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ بَلَغَتْنِیْ صَلَاتُہٗ، وَصَلَّیْتُ عَلَیْہِ، وَکُتِبَتْ لَہٗ سِوٰی ذٰلِكَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ** یعنی جو مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے، اُس کا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستغفار کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

1 ... معجم اوسط، ۱/۴۴۶، حدیث: ۱۶۴۲

2 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج ہم تیسرے خلیفۂ راشِد امیرُ الْمُؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سیرت کے چند ایمان افروز واقعات سننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ پہلے ایک ایمان افروز واقعہ سنتی ہیں، چنانچہ

حضرت عثمانِ غنی کی شانِ سخاوت

حضرت عبدُ الرَّحْمٰن بن خَبّاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مَروی ہے، میں بارگاہِ نَبَوی میں حاضِر تھا اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو "جَیشِ عُسْرَت" یعنی غَزوۂ تَبوک کی تیّاری کیلئے ترغیب اِرْشاد فرمارہے تھے۔ حضرت عُثمان بن عَفّان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اُٹھ کر عَرْض کی: یارَسُولَ اللّٰہ! پالان اور دیگر مُتَعَلِّقہ سامان سَمیت سو (100) اُونٹ میرے ذِمّے ہیں۔ نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ

www.dawateislami.net

الرِّضْوَان کو پھر ترغیب دی۔ تو حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دوبارہ کھڑے ہوئے اور عَرض کی: یارَسُوْلَ اللّٰہ! میں تمام سامان سَمیت دوسو(200) اُونٹ حاضِر کرنے کی ذِمّہ داری لیتا ہوں۔ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو پھر ترغیب دی: تو حضرت عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عَرض کی: یارَسُوْلَ اللّٰہ! میں سامان سمیت تین سو(300) اُونٹ اپنے ذِمّے قَبول کرتا ہوں۔ راوِی کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ سُن کر مِنبرِ مُنَوَّر سے نیچے تشریف لاکر 2 مرتبہ فرمایا: آج سے عثمان جو کچھ کرے، اُس پر پوچھ گچھ نہیں۔[1]

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تَحْت لکھتے ہیں: خیال رہے! یہ تو اُن کا اعلان تھا مگر حاضِر کرنے کے وَقْت آپ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے 950 اُونٹ، 50 گھوڑے اور 1000 اَشْرَفیاں پیش کیں، پھر بعد میں 10 ہزار اَشْرَفیاں اور پیش کیں۔ خیال رہے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے پہلی بار میں ایک سو(100) کا اعلان کِیا، دُوسری بار 100 اُونٹ کے علاوہ اور 200 کا، تیسری بار اور 300 کا کُل 600 اُونٹ (پیش کرنے) کا اِعلان فرمایا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! اب امیرُ الْمُؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مختصر تعارف سُنئے، چنانچہ

حضرت عثمانِ غنی کا مختصر تعارف

امیرُ الْمُؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا نام "عُثمان" اور کُنْیَت "ابو عَمْرو" ہے۔ "اَمیرُ

1 ... ترمذی، کتاب المناقب، مناقب عثمان بن عفان، ۵/۳۹۱، حدیث: ۳۷۲۰

2 ... مرآۃ المناجیح، ۸/۳۹۵

www.dawateislami.net

اَلْمُؤمنین، ذُوالنُّوْرَیْن(یعنی دونُور والا)،کامِلُ الْحَیاءِ وَالْاِیْمان، (یعنی حیا اورایمان میں کامل)، جامِعُ القرآن(یعنی قرآن جمع کرنے والے)، سَیِّدُ الاَسْخِیاء(یعنی سخاوت کرنے والوں کے سردار)، عُثمانِ باحَیا وغیرہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے مشہور القابات ہیں۔[1] مگر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے تمام اَلقابات میں سے **"ذُوالنُّوْرَیْن"** (یعنی دونُور والا) زیادہ مشہور ہے۔اس لَقَب کی زِیادہ مشہور وجہ یہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے نکاح میں یکے بعد دیگرے حُضُور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی 2 شہزادیاں حضرت رُقَیَّہ اور حضرت اُمِّ کُلْثُوم رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا آئیں۔اسی وجہ سے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو **"ذُوالنُّوْرَیْن"** (یعنی دونُور والا) کہا جاتا ہے۔[2]

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ خُلفائے راشِدین میں تیسرے خلیفہ ہیں۔[3] آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَمیرُ الْمُؤمِنِیْن حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی کوششوں سے اسلام لائے اور اسلام قبول کرنے والوں میں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا شمار چوتھے نمبر پر ہوتا ہے، جیسا کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ خود اِرشاد فَرماتے ہیں: اِنِّیْ لَرَابِعُ اَرْبَعَۃٍ فِی الْاِسْلَامِ یعنی میں اِسلام قَبول کرنے والے 4 افراد میں سے چوتھا ہوں۔[4] حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو جمعۃُ الْمبارَک کے دن 35 ہجری حج کے مہینے میں شہید کیا گیا۔ حضرت جُبَیر بن مُطْعِم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ جنَّتُ الْبقیع میں دفن کئے گئے۔[5]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...کراماتِ عثمانِ غنی، ص۱۱،۱۳،۵

2...تہذیب الاسماء، باب العین والثاء المثلثۃ، ۱/۲۹۷

3...جنتی زیور، ص۱۸۲ ملخصا

4...معجم کبیر، ۱/۸۵، حدیث: ۱۲۴-اسد الغابۃ، عثمان بن عفان، ۳/۶۰۶ ملخصا

5...اسد الغابۃ، عثمان بن عفان، ۳/۶۱۶-۶۱۴ ملخصا

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت عثمانِ غَنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا شمار ان صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں ہوتا ہے، جن پر اسلام قبول کرنے کے بعد ظلم کے پہاڑ توڑے گئے، طرح طرح سے ستایا گیا اور بہت ہی دردناک سُلوک کیا گیا، مگر قربان جایئے! رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اس عظیم صحابی کے **پکے ارادوں** پر! جو اس قدر ظلم برداشت کرکے بھی باطل کے آگے ڈَٹے رہے اور دینِ اسلام سے ایک انچ بھی پیچھے ہٹنے کے لئے تیار نہ ہوئے۔

جولائی/اگست 2018 کے **ماہنامہ فیضانِ مدینہ** کے صفحہ نمبر 4 پر لکھا ہے: ایمان، نیک اعمال، گناہوں سے بچنے پر ڈَٹے رہنا اِستِقامت کہلاتا ہے۔ یُوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ اِستِقامت یہ ہے کہ ایمان ضائع نہ ہو، نیک اَعمال، مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ نہ چھوٹے، تلاوت، ذِکر، دُرود، تسبیحات و اَذکار، صَدَقات و خیرات، دوسروں کی خیر خواہی وغیرہ نیک کام ہمیشہ کئے جائیں، تمام گناہوں سے بچنے کی عادت پختہ رہے، یہ تمام چیزیں اِستِقامت میں داخل ہیں، البتّہ ہر اِستِقامت کا حکم جُدا ہے، جیسے صحیح عقائد پر جمے رہنا سب سے بڑا فرض ہے۔ فرائض کی پابندی بھی فرض ہے، گناہوں سے بچتے رہنا بھی لازم ہے اور مُستَحَبّات کی پابندی بھی اعلیٰ درجے کا مُستَحَب ہے، اس اعتبار سے استقامت کی 3 قسمیں بنتی ہیں: (1) ایمان پر اِستِقامت: جیسے حضرت بلال، حضرت ابو ذر غفاری اور دیگر کثیر صحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن جنہیں ایمان لانے کے بعد شدید آزمائشوں سے گزرنا پڑا لیکن وہ ایمان پر ڈَٹے رہے اور آج ایمان پر اِستِقامت کا نام آتے ہی اِن مُبارَک ہستیوں کا تصوّر ذِہن میں آجاتا ہے۔ (2) فرائض پر اِستِقامت یہ ہے کہ کبھی نہ چھوڑے جائیں، جیسے نماز۔ (3) مُستَحَبّات

www.dawateislami.net

پر اِستِقامت یعنی ان کو ہمیشہ کیا جائے، جیسے تلاوت، ذِکر، دُرود، صَدَقہ، اچھے اَخلاق، نرمی اور تہجُّد وغیرہ پر اِستِقامت۔ یہ اِستِقامت بھی اللہ پاک کو بہت محبوب ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِستِقامت کا لفظ ہم کئی بار سنتی، پڑھتی ہیں لیکن اپنی ذات پر غور بھی کرنا چاہیے کہ کیا ہمیں نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے پر اِستِقامت حاصل ہے؟ وقتی طور پر جذبات میں آکر نوافل، تلاوت، ذِکر و دُرود اور دَرْس و مطالعہ سب شروع کرتی ہیں لیکن چند ہی دنوں بعد عمل میں یا تو سستی پیدا ہو جاتی ہے یا پھر عمل چھوڑ دیتی ہیں۔ یونہی ماہِ رمضان میں یا اجتماع میں یا بیعت ہوتے وَقْت گناہ چھوڑنے کا پکا ارادہ کرتی ہیں اور چند دن خود کو گناہوں سے بچا بھی لیتی ہیں، لیکن تھوڑے دنوں بعد وہی گناہوں کا بازار گرم ہو جاتا ہے اور گناہوں میں مُبْتَلا ہو جاتی ہیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِس میں درسِ استقامت ہے ہر ایک اسلامی بہن اور بالخصوص ذمّہ دار اسلامی بہنوں کے لئے جو نیکی کی دعوت کو عام کرنے کی کوششیں کرتی ہیں، مگر سامنے سے بھرپور تعاون نہ ملنے کی وجہ سے جلد پریشان ہو جاتی ہیں اور ہمّت ہار کر نیکی کی دعوت چھوڑ کر اپنے آپ کو ثواب سے محروم کر لیتی ہیں۔

اِس نازک دور میں اگرچہ کیسی ہی مشکلات و پریشانیاں آجائیں لیکن ایسی نہیں ہوں گی جیسی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے برداشت کی ہیں، اُن مصیبتوں اور تکالیف کا تصور ہی دل دہلا دینے کے لیے کافی ہے۔ چاہے کیسا ہی مشکل وَقْت آجائے، اللہ کرے کہ ہم دینِ اسلام کا دامن ہر گز نہ چھوڑیں۔

اگر ہم تاریخ کے صفحات پلٹیں تو پتا چلتا ہے کہ ایمان لانے کی وجہ سے بعض پاکیزہ خواتین کو بھی گھر والوں، رشتے داروں اور برادری والوں نے ہر طرح سے ستایا لیکن

www.dawateislami.net

قربان جایئے ان کی دینِ اسلام پر ثابت قدمی پر! جنہوں نے اپنے ایمان کو بچانے کے لئے ہر طرح کا ظلم تو برداشت کیا مگر اسلام و ایمان سے منہ موڑنا گوارا نہ کیا۔ انہیں پاکیزہ خواتین میں ایک پہلی شہیدۂ اسلام حضرت سُمَیّہ بنت خُبَّاط رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا بھی ہیں، جب آپ دولتِ اسلام سے مشرف ہوئیں تو آپ کو کن کن مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا آیئے! سنتی ہیں، چنانچہ

اسلام کی پہلی شہیدہ

حضرت امام محمد بن اسحاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سُمیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو لوگ اسلام لانے کی وجہ سے تکلیفیں دیتے تھے تاکہ وہ اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا انکار کر دیں اور اسلام کو چھوڑ دیں، مگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا دینِ اسلامی پر ثابت قدم رہیں یہاں تک کہ انہوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو شہید کر دیا۔ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضرت سُمیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا، ان کے شوہر حضرت یاسر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور بیٹے حضرت عمار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو مکہ شریف کے تپتے صحرا میں مقامِ اَبْطَح پر تکلیفیں پاتے دیکھتے تو ارشاد فرماتے: اے آلِ یاسر! صبر کرو! تمہارے لیے جنّت کا وعدہ ہے۔[1]

ایک مرتبہ ابو جہل نے نیزہ تان کر انہیں دھمکی دی اور کہا: تو کلمہ مت پڑھ ورنہ میں تجھے یہ نیزہ مار دوں گا! حضرت بی بی سُمَیّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے سینہ تان کر زور زور سے کلمہ پڑھنا شروع کر دیا ابو جہل نے غصہ میں بھر کر ان کی ناف کے نیچے اتنی زور سے نیزہ مارا کہ وہ خون میں لت پت ہو کر گر پڑیں اور شہید ہو گئیں۔

1... الاصابۃ، رقم ۱۱۳۴۲، سمیہ بنت خباط، ۸/۲۰۹

www.dawateislami.net

حضرت سُمیّہ بنت خُبَّاط رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے مظلومانہ شہادت کے عِلاوہ اور بھی سختیاں برداشت کی تھیں، مثلاً ان کو لوہے کی زِرہ پہنا کر سخت دھوپ میں کھڑا کر دیا جاتا تاکہ دھوپ کی گرمی سے لوہا تپنے لگے۔ یہاں تک کہ انہوں نے سب سے بڑے دشمنِ اسلام ابوجہل کے ہاتھوں شہادت کو قبول کر لیا مگر اسلام سے منہ نہ موڑا۔[1]

اللہ پاک ان مُقدّس ہستیوں کے صدقے میں ہمیں بھی ایمان و اسلام پر استقامت نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! "نیکی کی دعوت" دینا اور بُرائی سے منع کرنا بہت ضروری ہے۔ اِس کے لیے ہمیں حوصلہ بُلند رکھنا ہوگا اور پہلے سے یہ ذہن بنائے رکھنا ہوگا کہ دِین کی راہ میں **تکالیف** آتی ہیں، مجھے اِس سے گھبرا کر پیچھے نہیں ہٹنا بلکہ استقامت کے ساتھ جانبِ منزل اپنا سفر جاری رکھنا ہے۔ آیئے! ترغیب کے لئے امیرُ المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ایمان پر استقامت کے تعلق سے ایک فکر انگیز حکایت سنتی ہیں، چنانچہ

دنیا چھوڑ سکتا ہوں پر اِیمان نہیں

اَمیرُ المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ جب اِسلام لائے تو نہ صِرف اپنے گھر والوں بلکہ پُورے خاندان (Family) کی شدید مُخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ کو مارا پیٹا گیا یہاں تک کہ آپ کا چچا حَکَم بن ابو العاص تو اِس قدر ناراض ہوا کہ آپ کو پکڑ کر

1... اسد الغابۃ، رقم ۷۰۲۱، سمیہ ام عمار، ۷/۱۵۳

www.dawateislami.net

ایک رَسّی سے باندھ کر کہنے لگا: تُم نے اپنے باپ دادا کا دِین چھوڑ کر دُوسرا مَذہب اِختیار کرلیا ہے، جب تک تُم نئے مَذہب کو نہیں چھوڑو گے ہم تمہیں نہیں چھوڑیں گے، اِسی طرح باندھ کر رکھیں گے۔ یہ سُن کر حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: خُدا پاک کی قسم! میں اسلام کو کبھی نہیں چھوڑ سکتا۔ حَکَم بن اَبُو العاص نے جب آپ کا یہ جذبہ دیکھا تو مَجبور ہو کر آپ کو قید سے آزاد کر دیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ اِیمان لانے کے بعد امیرُ المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ پر آپ کے چچا نے کس قدر ظُلم کئے مگر آپ ظلم کو بَرداشت کرتے ہوئے ایمان پر ثابِت قَدم رہے۔ اِس واقِعے میں ایسے لوگوں کے لئے ایمان پر ثابت قدم رہنے کے لئے زبردست سبق ہے جو اِسلامی تَعلیمات سے مُتأثر ہو کر دائرۂ اِسلام میں داخل ہوگئے، مگر اُن کے گھر والوں پر ابھی تک اِسلام کا حق ہونا واضِح نہیں ہوا، جس کی وجہ سے وہ اُن پر ظُلم و زِیادتی کرتے ہیں، طرح طرح سے سَتاتے ہیں تاکہ کسی طرح مَعَاذَاللّٰہ یہ دینِ اِسلام کو چھوڑ دیں اور ان کے دل ایمان سے خالی ہو جائیں۔ مگر یاد رکھئے! ہر حالت میں اِیمان کی حِفاظت اِنْتہائی ضَروری ہے، چاہے کیسی ہی آفت آپڑے دولتِ ایمان ہاتھ سے نہیں جانی چاہیے۔ ایمان پر استقامت کے لئے اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کرنی چاہئے۔

اِیمان پر خاتمے کے لیے "شجرۂ قادِریَّہ، رَضَوِیَّہ، ضیائیہ، عطاریَّہ" میں ایک بہت ہی پیارا وظیفہ لکھا ہے، جو کوئی صبح و شام 3،3 مرتبہ اس کو پڑھے گی، اِنْ شَآءَاللّٰہ

1 ... تاریخ ابن عساکر، عثمان بن عفان، ۳۹/۲۶

www.dawateislami.net

پڑھنے والی کا خاتمہ **ایمان** پر ہو گا۔ وہ پیارا وظیفہ **شجرہ شریف** کے صفحہ نمبر 15 پر موجود ہے۔ آیئے! وہ وظیفہ سُن لیجئے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نُّشْرِكَ بِكَ شَیْئًا نَّعْلَمُهٗ وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُهٗ

(ترجمہ: اے اللہ کریم! ہم تیری پناہ مانگتی ہیں اس بات سے کہ کسی چیز کو تیرا شریک بنائیں جان بوجھ کر اور ہم بخشش مانگتی ہیں تجھ سے اس کی جس کو ہم نہیں جانتی۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سیرتِ عثمانِ غنی میں ان اسلامی بہنوں کے لئے بھی سیکھنے کو بہت کچھ ہے جنہیں گھر والوں یا دیگر رشتے داروں کی طرف سے سُنّتوں کی خدمت کرنے کے سبب طرح طرح سے ستایا جاتا ہے تو وہ ہمّت ہار کر مَدَنی ماحول کی برکتوں سے اپنے آپ کو محروم کر لیتی ہیں۔ انہیں چاہئے کہ وہ اس طرح کی رکاوٹوں کے سبب ہرگز دل برداشتہ نہ ہوں بلکہ انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلام اور بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن خُصوصاً شہدائے کربلا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم اَجْمَعِیْن پر آنے والی مصیبتوں پر ان کی ثابت قدمی کو پیشِ نظر رکھیں۔ سُنّتوں کی خدمت کے سلسلے کو جاری رکھیں اور عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کے ساتھ مضبوطی کے ساتھ جُڑی رہیں کیونکہ اچھے ماحول سے وابستہ رہنا بھی **ایمان پر استقامت** پانے کا بہترین ذریعہ ہے۔

اللہ کریم ہمیں ایمان اور نیک اعمال پر اِستِقامت کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امیرُ المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہ

www.dawateislami.net

عَنْہ کی پاکیزہ سیرت کا ایک روشن پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رات ربِّ کائنات کی بارگاہ میں عبادت کی حالت میں گزار دیا کرتے، آخرت سے ڈرتے اور اپنے ربِّ کریم کی رحمت کی اُمید لگائے رکھتے تھے۔ دن کے اوقات راہِ خدا میں خرچ کرنے اور روزے کی حالت میں گزرتے تو راتیں بارگاہِ الٰہی میں سجدہ و عبادت میں کٹتی تھیں۔ آیئے! آپ کے شوقِ عبادت اور ذوقِ تلاوت پر مُشْتَمِل 4 روایات سنئے اور سبق حاصل کیجیے، چنانچہ

عثمانِ غنی کا شوقِ عبادت و تلاوت

1. حضرت زُبَیْر بن عبدُاللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے، امیرُ الْمُؤمنین حضرت عثمان رَضِیَ اللہُ عَنْہ ہمیشہ روزہ رکھتے اور ابتدائی رات میں کچھ آرام کرکے پھر ساری رات عبادت میں گزار دیتے۔ (1)

2. حضرت مسروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ اَشْتَر (جس نے عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو شہید کیا اُس) سے ملے تو پوچھا: کیا تُو نے امیرُ المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو شہید کیا ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: اللہ پاک کی قسم! تُو نے روزہ دار اور عبادت گزار شخص کو شہید کیا ہے۔ (2)

3. جب امیرُ الْمُؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو شہید کیا گیا تو آپ کی زوجہ نے قاتلوں سے فرمایا: تم نے اس شخص کو شہید کیا ہے، جو ساری رات عبادت کرتا اور ایک رکعت میں پورا قرآنِ کریم ختم کرتا ہے۔ (3)

---

1 ... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب صلاۃ التطوع ... الخ، باب من کان یامر ... الخ، ۲/۱۷۳، حدیث: ۶

2 ... معجم کبیر، ۱/۸۱، حدیث: ۱۱۴

3 ... الزھد للامام احمد، زھد عثمان بن عفان، ص ۱۵۳، حدیث: ۶۷۳

www.dawateislami.net

4. حضرت عبدُ الرّحمٰن تَیْمِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ایک بار مقامِ ابراہیم پر رات ہوگئی۔ میں عشاء کی نماز ادا کرکے مقامِ ابراہیم پر پہنچا یہاں تک کہ میں اس میں کھڑا ہوا تو اتنے میں ایک شخص نے میرے کندھوں (Shoulders) کے درمیان ہاتھ رکھا۔ میں نے دیکھا تو وہ امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عَفّان رَضِیَ اللہ عَنْہ تھے۔ کچھ دیر بعد آپ نے سورۂ فاتحہ سے قرآنِ کریم کی تلاوت شروع کی یہاں تک کہ پورا قرآنِ کریم ختم کرلیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذرا سوچئے تو سہی! وہ صحابیِ رسول جنہیں اللہ پاک کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دو شہزادیوں کا یکے بعد دیگر شوہر بننے کی سعادت ملی، جن کو نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی مبارک زبان سے **جنّت کی خوشخبری** سُنائی، ان کی عبادت سے مَحَبَّت اور تلاوتِ قرآن کے ذوق کا یہ عالَم تھا کہ دن رات عبادت اور تلاوتِ قرآن کرتے کرتے گزرتے تھے۔ دوسری جانب ہمارا حال ہے، کہ اکثر وَقْت فضولیات میں برباد ہوجاتا ہے، دن رات غفلتوں کی نذر ہورہے ہیں، ہمارے پاس نہ تو عبادت کے لئے وَقْت ہے اور نہ ہی تلاوتِ قرآن کے لئے۔ ہاں! دنیاوی معاملات کے لئے وَقْت ہی وَقْت ہے، ہم سوشل میڈیا کا استعمال اور موبائل فون پر ویڈیو گیمز کھیل کر اپنا قیمتی وَقْت برباد کرتی ہیں بلکہ بعض تو مَعَاذَ اللہ نمازِ فجر کے وَقْت غفلت کی نیند سوجاتی ہیں۔ بعض نادان موبائل و انٹرنیٹ استعمال کرنے میں اس قدر مشغول ہوجاتی ہیں کہ انہیں وَقْت کا پتا ہی نہیں چل پاتا۔

---

1 ... الزھد لابن المبارک، باب فضل ذکر اللہ، ص ۴۵۲، حدیث: ۱۲۷۶ ملخصا

www.dawateislami.net

آہ! فرائض و واجبات کی ادائیگی، نفل عبادات کی بجا آوری، نماز کی ادائیگی اور تلاوتِ قرآن کرنے کے حوالے سے اِنتہائی غفلت و سُستی کا عالَم ہے۔ آیئے! اپنے اندر عبادت و تلاوت کا ذوق و شوق بیدار کرنے کے لئے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے اور عبادات و تلاوت کرنے کی عادت بنایئے، چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: اے انسان! تُو میری عبادت کے لئے فارغ ہو جا میں تیرا سینہ مالداری سے بھر دُوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند کر دوں گا، اگر تُو ایسا نہیں کرے گا تو میں تیرے دونوں ہاتھ مصروفیات سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند نہیں کروں گا۔ (1)

2. ارشاد فرمایا: بے شک لوگوں میں سے کچھ اللہ والے ہیں۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی، یارسولَ اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: قرآن پڑھنے والے کہ یہی لوگ اللہ والے اور خاص لوگوں میں شامل ہیں۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت عثمانِ غنی کا عشقِ رسول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! محبّتِ رسول ایک ایسا خزانہ ہے جسے یہ خزانہ عطا ہو جاتا ہے اس کے تو وارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں۔ اگر ہم امیرُ المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سیرت کا مطالعہ کریں تو ہم پر یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عظیم صحابی حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو

1...ترمذی، کتاب صفة القیامة والرقائق والورع، ۳۰-باب، ۴/۲۱۱، حدیث: ۲۴۷۶

2...ابنِ ماجه، کتاب السنة، باب فی فضل من تعلم القرآن وعلمه، ۱/۱۴۰، حدیث: ۲۱۵

www.dawateislami.net

بھی یہ عظیم خزانہ عطا ہوا تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ایک سچے مُحِبِّ رسول بلکہ محبّتِ مصطفٰے کے بلند درجے پر پہنچ چکے تھے۔ گویا محبّتِ رسول میں جینا اور مرنا ہی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی زندگی کا حقیقی مقصد بن گیا تھا۔ محبّتِ رسول کی مٹھاس آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی رَگ رَگ میں اس قدر سما چکی تھی کہ مہربان آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بڑھ کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو کچھ بھی عزیز نہ تھا۔

آیئے! امیرُ المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے محبّتِ رسول پر مُشْتَمِل ایک ایمان افروز واقعہ سنئے اور جھومئے، چنانچہ

اپنے آقا سے پہلے طواف نہیں کروں گا

جب نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امیرُ المؤمنین حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے مشورے پر حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو صُلْحِ حُدَیْبِیَہ کا پیغام دے کر مکے شریف میں قریش کی طرف روانہ فرمایا تو کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اس بات پر رشک کر رہے تھے کہ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو مکے شریف جانے کا شرف حاصِل ہُوا ہے، اب وہ بَیْتُ اللّٰہ شریف کی زیارت اور طوافِ کعبہ کریں گے، جب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اپنے اس رشک بھرے جذبات کا اِظہار بارگاہِ رسالت میں کیا تو نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے یقین ہے جب تک ہم قید میں ہیں، عثمان کعبے کا طواف نہیں کریں گے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارَسُولَ اللّٰہ! انہیں اس حوالے سے کسی رکاوٹ کا سامنا نہیں کرنا پڑا، پھر امیرُ المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو طوافِ کعبہ سے کون سی چیز روک رکھے گی؟ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ

www.dawateislami.net

کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی اس اُلجھن کو دور کرنے کیلئے ارشاد فرمایا: **"مجھے یقین ہے کہ وہ ہمارے بغیر خانۂ کعبہ کا طواف نہیں کریں گے۔"**

جب امیرُ المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ واپس آئے تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے پوچھا: اے ابوعَبدُ اللہ! طوافِ کعبہ کرنے کے بعد آپ اطمینان محسوس کر رہے ہوں گے؟ امیرُ المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: آپ حضرات نے میرے بارے میں غلط اندازہ لگایا ہے، پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جو کلمات ارشاد فرمائے، اس میں ہمارے لئے کئی اہم نکات موجود ہیں، فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے، اگر مکے شریف میں میرا ٹھہرنا سال بھر بھی ہوتا تو میں رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بغیر طواف نہ کرتا جبکہ قریش نے میرے لئے طوافِ کعبہ کرنے میں کسی قسم کی کوئی رُکاوٹ کھڑی نہیں کی تھی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ امیرُ المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیسی سچی محبت کرنے والے تھے! جن کی ہر ہر ادا سے محبّتِ رسول ظاہر ہوتی تھی۔ مگر آہ! آج ہم بھی محبّتِ رسول کا دعویٰ تو کرتی ہیں، مگر رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خُوش کرنے والے کام کرتے ہوئے شرم محسوس کرتی ہیں، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: **جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ** یعنی میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔[2] ذرا

1... دلائل النبوۃ للبیھقی، باب ارسال النبی... الخ، ۴/۱۳۴-۱۳۳ ملتقطا

2... معجم کبیر، ۲۰/۴۲۰، حدیث: ۱۰۱۲

www.dawateislami.net

سوچئے! کیا ہم نماز کی پابندی کرتی ہیں؟ یہ کون سی مَحبَّت ہے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَمَضانُ الْمُبارَک کے روزوں کی تاکید فرمائیں اور ہم روزے نہ رکھیں۔ کیا یہی محبّتِ رسول ہے؟ یقیناً نہیں اور ہر گز نہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سیرتِ صَدرُ الاَفاضِل کی چند جھلکیاں

صدرُ الاَفاضِل حضرت علامہ مولانا سَیِّد مفتی محمد نعیمُ الدِّین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی وِلادتِ مُبارکہ 21 صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۳۰۰ بمطابق یکم جنوری 1883 پیر شریف کو **"ہند"** کے شہر **"مراد آباد"** میں ہوئی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا نام **"محمد نعیمُ الدِّین"** رکھا گیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے والدِ ماجد حضرت مولانا سیّد محمد معینُ الدِّین نُزہت اور جَدِّ اَمجد (یعنی دادا جان) حضرت مولانا سید امینُ الدِّین راسخ اپنے اپنے دور میں اُردو اور فارسی کے اُستاذ مانے گئے۔

۱۳۲۰ ہجری بمطابق 1902 عیسوی میں 20 سال کی عمر میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی دستار بندی ہوئی۔ بالآخر 19 ذُوالْحِجَّۃ ۱۳۶۷ ہجری کو اِس دُنیا سے رُخصت ہوگئے۔ جامعہ نعیمیہ (مراد آباد ہند) کی مسجد کے اُلٹی طرف والے گوشے میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی آخری آرام گاہ ہے۔

انتقالِ پُر ملال

خلیفۂ صَدرُ الاَفاضِل حضرت مولانا مفتی سیّد غلام معینُ الدِّین نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بیان ہے: گیارہ بجے کا وَقْت تھا، صَدرُ الاَفاضِل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنے کمرے کے تینوں دروازے بند کرا دیئے۔ کمرے میں میرے اور حضرت کے سوا کوئی نہ تھا۔

www.dawateislami.net

تھوڑی دیر مجھ سے گفتگو فرمائی، اس کے بعد آپ خاموش ہوگئے۔ تقریباً ساڑھے گیارہ بجے فرمایا، پنکھا کھول دو، میں نے کھول دیا، پھر فرمایا: کم کر دو، میں نے کم کر دیا، پھر فرمایا اور کم کر دو، میں نے پھر کم کر دیا، کچھ وقفے کے بعد فرمایا اور کم کر دو، اب میں نے پنکھے کا رُخ دِیوار کی طرف کر دیا، تاکہ دِیوار سے ٹکرا کر ہوا پہنچے کچھ وقفے کے بعد فرمایا: بند کر دو۔ اس کے بعد فرمانے لگے: میرا بازو دباؤ۔ چُنانچہ میں چارپائی کی سیدھی جانب بیٹھ کر بازو اور کمر دبانے لگا، دیکھا کہ زَبانِ اقدس سے کچھ فرمارہے ہیں اور چہرۂ اقدس پر بے حد پسینہ ہے۔ میں نے رومال سے چہرے کا پسینہ خشک کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے نظرِ مبارک اٹھا کر میری طرف ملاحظہ فرمایا، پھر آواز سے کلمۂ پاک لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ پڑھنا شروع کیا۔ آواز ہلکی ہوتی چلی گئی، ٹھیک 12 بج کر 25 مِنَٹ پر مجھے پھیپھڑوں کی حرکت بند ہوتی معلوم ہوئی، خود ہی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے قبلے کی جانب ہو کر اپنے ہاتھ پیر سیدھے کر لئے۔ یوں 19 ذُوالحِجَّۃ ۱۳۶۷ ہجری کو کلمہ شریف پڑھتے ہوئے آپ کا انتقال ہو گیا۔

آیئے! مکتبۃُ المدینہ کے رسالے **"تذکرۂ صدرُ الافاضل"** کی روشنی میں صدرُ الاَفاضِل حضرت علامہ مولانا سَیِّد مفتی محمد نعیمُ الدّین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی دِینی خدمات کے بارے میں سنتی ہیں:

صَدرُ الاَفاضِل کی دینی خدمات

☆صدرُ الافاضِل حضرت علامہ مولانا سَیِّد مفتی محمد نعیمُ الدِّین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے درسِ نظامی (عالِم کورس) مکمل کرنے کے بعد پڑھانا شروع کیا اور کئی

www.dawateislami.net

مشہور عُلَما و مفتیانِ کرام کو خدمتِ دِین کے لئے تیار کیا۔ ☆ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فنِ طِب اور کتب و رَسائل تحریر کرنے کے شعبے سے بھی وابستہ رہے۔ ☆20 سال کی عمر میں اپنے دورِ طالبِ علمی میں رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عِلمِ غیب کے ثبوت پر دلائل سے آراستہ ایک کتاب تحریر فرمائی۔ ☆ آپ دارُ الاِفتاء سے بھی وابستہ رہے اور کئی سُوالات کے جوابات تحریر فرمائے۔ ☆ آپ بغیر کتابوں کو دیکھے سُوالوں کے جوابات تحریر فرماتے تھے۔ ☆ آپ کا سب سے عظیم کارنامہ **"تفسیر خزائنُ العرفان"** ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مسواک کرنے کی سُنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مَدَنی پھول"** سے مِسواک کی سنّتیں اور آداب سنتی ہیں۔ پہلے دو(2) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے: (1) دو رکعت مِسواک کرکے پڑھنا بغیر مِسواک کی ستّر(70) رَکعتوں سے اَفضل ہے۔[1] (2) مِسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صَفائی اور رَبِّ کریم کی رِضا کا سبب ہے۔[2] ☆ حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے: مِسواک میں دس(10) خُوبیاں ہیں: مُنہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مَضْبُوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبو ختم کرتی، سُنَّت کے مُوافق ہے، فرشتے خُوش ہوتے ہیں، رَبِّ کریم راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور معدہ دُرُست کرتی ہے۔[3]

1 ... الترغیب والترھیب، کتاب الطھارۃ، باب الترغیب فی السواک ... الخ، ۱۰۲/۱، حدیث: ۱۸
2 ... مسند امام احمد، مسند عبداللہ بن عمر بن الخطاب، ۴۳۸/۲، حدیث: ۵۸۶۹
3 ... جمع الجوامع، ۲۴۹/۵، حدیث: ۱۴۸۶۷

www.dawateislami.net

☆مسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو۔☆مسواک کی موٹائی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو۔☆مسواک ایک بالِشْت سے زِیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے۔ ☆اِس کے رَیشے نرم ہوں کہ سخت رَیشے دانتوں اور مسوڑھوں کے درمیان خَلا کا باعث بنتے ہیں۔☆مسواک تازہ ہو تو خُوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بِھگو کر نرم کر لیجئے۔☆مُناسِب ہے کہ اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتی رہئے کہ رَیشے اُس وَقْت تک کار آمد رہتے ہیں جب تک ان میں سختی باقی رہے۔☆دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کیجئے۔ ☆جب بھی مِسواک کرنی ہو کم از کم 3 بار کیجئے۔☆ہر بار مسواک دھو لیجئے۔☆مسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی 3 اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سرے پر ہو۔☆پہلے سیدھی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسواک کیجئے۔☆مُٹھی بند کر کے مسواک کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔☆مسواک کے فضائل اور فوائد کے حوالے سے مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"مسواک شریف کے فضائل"** کا مطالعہ کیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ الْمدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

بیان:17 ہر جلسہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

درودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے قرآنِ پاک کی تلاوت کی اور اللہ پاک کی حمد بیان کی، اور پھر نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُود شریف پڑھ کر اپنے ربِّ کریم سے مغفرت طلب کی تو یقیناً اس نے بھلائی کو اپنی جگہ سے تلاش کر لیا۔[1]

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں
اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۰۹)

مختصر وضاحت: یعنی ہم اپنے اُس پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرود بھیجتے ہیں جو ہر بے سہارے کا سہارا اور آسرا ہیں اور ہم اپنے اُس پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر سلام بھیجتے ہیں جو ہم غافلوں کی خیر خبر رکھتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، ۲/۳۷۳، حدیث: ۲۰۸۴

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور الجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارا آج کا موضوع ہے ''توکل و قناعت'' آج ہم اللہ پاک پر توکل کے حوالے سے آیات مبارکہ، احادیثِ طیبہ اور بزرگانِ دین کے

---

1 ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

واقعات سنیں گی، اور ساتھ ہی قناعت کی فضیلت، اس کے دینی و دنیوی فوائد بھی سنیں گی۔

آیئے سب سے پہلے توکل کرنے والے ایک بزرگ کی ایمان افروز حکایت سنتی ہیں۔

روزی کا وسیلہ

منقول ہے کہ مسجِدُ الحَرام شریف (مکہ مکرمہ) میں ایک عبادت گزار شخص رات بھر عبادت میں مشغول رہا کرتا، دن کو روزہ رکھتا، روزانہ شام کو ایک شخص اسے 2 روٹیاں دے جاتا، وہ اُس سے اِفطار کر لیتا اور پھر دوسرے دن تک کیلئے عبادت میں مشغول ہو جاتا۔ ایک روز اس کے دل میں خیال آیا کہ یہ کیسا توکل ہے کہ میں تو ایک انسان کی دی ہوئی روٹی پر بھروسا کر کے بیٹھا ہوں! اور مخلوق کے رَزّاق پر بھروسا نہیں کیا، شام کو جب روٹیاں لے کر آنے والا آیا تو عابد نے واپس کر دیں۔ اِسی طرح 3 دن گُزار دیئے۔ جب بھوک کا غلبہ ہوا تو اپنے رب سے فریاد کی۔ شب کو خواب میں دیکھا کہ وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہے اور اللہ پاک فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے ذَرِیعے جو کچھ بھیجتا تھا تُو نے اُسے کیوں لوٹا دیا؟ عابِد نے عرض کی: مولا! میرے دل میں خیال آیا کہ تیرے سوا دوسرے پر بھروسا کر بیٹھا ہوں۔ اللہ کریم نے ارشاد فرمایا: وہ روٹیاں کون بھیجا کرتا تھا؟ عابِد نے عرض کی، اے کریم رب! تُو ہی بھیجنے والا ہے۔ حکم ہوا! اب میں بھیجوں تو واپَس نہ لوٹانا۔ اُسی خواب کے دَوران یہ بھی دیکھا کہ روٹیاں لانے والا شخص اللہ پاک کے دربار میں حاضِر ہے۔ اللہ پاک نے اُس سے پوچھا: تُو نے اس عابِد کو روٹیاں دینی کیوں بند کر دیں؟ اُس نے عرض کی: اے مالِک و مولا! تجھے خوب معلوم ہے۔ پھر پوچھا: اے بندے! وہ روٹیاں تُو کس کو دیتا تھا؟ اس

www.dawateislami.net

بندے نے عرض کی: میں تو تجھے (یعنی تیری ہی راہ میں دیتا تھا) ارشاد ہوا: تُو اپنا عمل جاری رکھ، میری طرف سے تیرے لئے اِس کے عِوَض میں جنّت ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حکایت سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ اللہ پاک کی رِضا کے پیشِ نظر کیا جانے والا صدقہ جنت میں داخلے کا سبب بن جاتا ہے، وُہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے نیک اور پرہیز گار بندے اس پر توکُّل کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوتے ہیں۔ وہ عبادت گزار شخص رات بھر عبادت میں مصروف رہتا، دن کو روزہ رکھتا یُوں رات دن عبادت میں بسر کرتا، اسے یقین (Believe) تھا کہ وہ ذات کہ جس کی میں عبادت میں مصروف ہوں، روزی دینا اور اپنے بندوں کا پیٹ پالنا اسی کا کام ہے، میں اس کے کام میں مصروف ہوں اور اس کی عبادت کر رہا ہوں تو وہ ہی میری روزی کے اسباب بھی بنا دے گا اور ایسا ہی ہوتا، روزانہ ایک بندہ شام کے وقت آکر اسے 2 روٹیاں دے جاتا، جس سے وہ روزہ افطار کرتا اور پھر سے عبادت پر کمربستہ ہو جاتا۔

یقیناً اللہ پاک کی ذات پر اس طرح کا توکل کرنا، اس کے محبوب بندوں کا طریقہ ہے۔ اس حکایت سے توکل کے ساتھ ساتھ قناعت کی ترغیب بھی ملتی ہے، غور کیجئے! کہ ہم جب رمضان کے فرض روزے رکھتی ہیں تو افطار میں اپنے کھانے کیلئے طرح طرح کی عُمدہ اور عالیشان نعمتیں جمع کرتی ہیں، ایک مَرغُوب چیز بھی کم ہو جائے تو خَفا ہوتی ہیں، جبکہ اللہ پاک کا وہ عبادت گزار بندہ روزانہ روزہ رکھتا مگر افطار میں فقط 2 روٹیوں پر ہی اِکتفا کرتا، وہ اپنے نفل روزوں کیلئے ہمارے فرض روزوں سے بھی زیادہ عُمدہ اور بہترین افطار کا اہتمام کرنے کے بجائے قناعت اِختیار کرتا، اس کی عالیشان

---

1 . . . روض الرياحين، الحكاية الثانية بعد المئة، ص ۱۳۳ ملخصا

www.dawateislami.net

قناعت پر کہ روزانہ 2 ہی روٹیوں سے افطار کرتا اور انہیں اپنے لیے کافی سمجھتا۔ ہمیں بھی قناعت (Contentment) کی عادت اپنانی چاہیے، آج ایک تعداد رِزق میں کمی اور مال میں بے برکتی کی شکایت کرتی نظر آتی ہے، ایسی اسلامی بہنوں کو چاہیے کہ رِزق میں اضافے اور برکت کے ساتھ ساتھ اپنے لئے قناعت کی دولت ملنے کی دُعا بھی کیا کریں، کیونکہ جس کو قناعت نصیب ہو جائے اسے دنیا و مافیہا (یعنی دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے، اس) سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ قناعت غیر کے دروازے پر جھکنے اور کسی کے سامنے دَستِ سوال دراز کرنے سے بچا کر صرف رَزّاقِ حقیقی پر بھروسا کرنا سکھاتی ہے۔ قناعت خودداری اور غیرت پیدا کرتی ہے جبکہ خواہشات کی پیروی انسان کو غلام بنا کر رکھ دیتی ہے۔

ضرورت سے زِیادہ مال و دولت کا نہیں طالب
رہے بس آپ کی نظرِ عنایت یارسولَ اللہ
رہیں سب شاد گھر والے شہا تھوڑی سی روزی پر
عطا ہو دولتِ صبر و قناعت یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قناعت کی تعریف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قناعت کہتے کسے ہیں؟ اس کی تعریف بیان کرتے ہوئے حضرت علامہ عبدُالمصطفٰے اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: انسان کو جو کچھ خدا پاک کی طرف سے مل جائے، اس پر راضی ہو کر زندگی بسر کرتے ہوئے، حِرص اور لالچ کے چھوڑ دینے کو "**قناعت**" کہتے ہیں۔ قناعت کی عادت انسان کے لئے خدا پاک کی بہت بڑی نعمت ہے، قناعت پسند انسان سُکون کی دولت سے مالا

www.dawateislami.net

مال رہتا ہے جبکہ حریص اور لالچی انسان ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً قناعت اعلیٰ ترین انسانی صفات میں سے ایک بہت ہی پیاری صفت ہے، قناعت کرنے والی اپنی خواہشات کو روکنے میں کامیاب ہو جاتی ہے جبکہ قناعت سے مُنہ موڑنے والی نفس کے ہاتھوں ہمیشہ اِدھر اُدھر بھٹکتی رہتی ہے۔ قناعت کرنے والی کو اللہ پاک کا شکر بجالانے کی توفیق ملتی ہے جبکہ قناعت سے مُنہ موڑنے والی کی اگر ایک بھی خواہش پوری نہ ہو تو وہ شکوہ شکایت پر اُتر آتی ہے۔ قناعت کرنے والی مزید کی خواہش کے بجائے صبر کے دامن میں پناہ لیتی ہے۔ قناعت بُلند ہمتی، عالی سوچ، بُزرگی، تقویٰ اور صبر کی علامت بنتی ہے، جبکہ خواہشات کی پیروی نفس پرستی، حرص، بخل اور انفاق فی سبیل اللہ سے دُوری کا سبب بنتی ہے۔ قناعت کی اہمیت جاننے کے لیے اتنا کافی ہے کہ اللہ پاک اپنے نیک اور مقرب بندوں کو ہی یہ پاکیزہ عادت عطا فرماتا ہے۔ قناعت کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اولیائے عظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی مبارک زِندگیاں، ہمارے لیے بہترین نمونہ ہیں۔

مصطفےٰ کی قناعت پہ لاکھوں سلام

ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ساری زندگی صبر و قناعت سے بھری ہوئی ہے۔ آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ طیبہ میں کہیں بھی آرام، عیش اور راحت کا سامان نظر نہیں آتا اور نہ کبھی آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان چیزوں کے

1... جنتی زیور، ص۱۳۶ ملخصا

www.dawateislami.net

حُصُول کی کوشش کی، آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مالِ غنیمت پر مُشتمل بڑے بڑے خزانے ملتے، مگر آپ وہ سب مسلمانوں میں تقسیم فرما دیتے، صحابیِ رسول، حضرت ابُو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گھر والوں نے 3 دن تک کبھی بھی پیٹ بھر کھانا نہیں کھایا، یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ (1)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ پیارے آقا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قناعت کو نذرانۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں:

کُل جہاں مِلک اور جو کی روٹی غذا اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص۳۰۴)

مختصر وضاحت: سارا جہاں جن کی ملکیت و اختیار میں ہے اُن کی غذا کی سادگی کا یہ عالم تھا کہ جَو کی روٹی پر گُزارا کیا کرتے تھے، اُن کے شکمِ اطہر کی قناعت پر لاکھوں سلام۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سادگی پسند تھی دو جہاں کے سردار ہونے کے باوجود آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سادگی کا یہ عالَم تھا کہ چٹائی پر آرام فرما لیتے، کبھی خاک ہی پر سو جاتے اور اپنے ہاتھ مبارک کا سرہانا بنا لیتے۔ سیرت مصطفےٰ میں ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی لذیذ اور پُر تکلف کھانوں کی خواہش ہی نہیں فرمائی۔ یہاں تک کہ کبھی آپ نے چپاتی نہیں کھائی، جو کی موٹی موٹی روٹیاں اکثر

1 . . . بخاری، کتاب الاطعمه، باب وقول الله تعالی: کلوا. . . الخ، ۳/۵۲۰، حدیث: ۵۳۷۴

www.dawateislami.net

غذا میں استعمال فرماتے۔[1]

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ سیّد محمّد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضُور سیّدِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وفاتِ ظاہِری تک حُضُور کے اہلِ بَیتِ اَطہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے کبھی جَو کی روٹی بھی 2 دن برابر نہ کھائی۔ یہ بھی حدیث میں ہے کہ پورا پورا مہینا گزر جاتا تھا، دَولت سَرائے اَقدس (یعنی مکانِ عالی شان) میں (چولھے میں) آگ نہ جلتی تھی، چند کھجوروں اور پانی پر گُزر کی جاتی تھی۔ حضرتِ سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مَروی ہے، آپ (رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) فرماتے ہیں کہ (اے لوگو!) میں چاہتا تو تم سے اچّھا کھانا کھاتا اور تم سے بہتر لباس (Dress) پہنتا، لیکن میں اپنا عیش وراحت اپنی آخِرت کے لئے باقی رکھنا چاہتا ہوں۔[2]

کھانا تو دیکھو جَو کی روٹی بے چھنا آٹا روٹی بھی موٹی
وہ بھی شکم بھر روز نہ کھانا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
کون و مکاں کے آقا ہو کر دونوں جہاں کے داتا ہو کر
ہیں فاقے سے شاہِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
قبضے میں جس کے ساری خدائی اُس کا بچھونا ایک چٹائی
نظروں میں کتنی ہیچ ہے دُنیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے پیارے آقا، حبیبِ کبریا، مکی

1... سیرت مصطفےٰ، ص۵۸۵، ۵۸۶ ملخصا
2... تفسیر خزائن العرفان، پ۲۶، الاحقاف، تحت الآیۃ: ۲۰

www.dawateislami.net

مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دونوں جہاں کے خزانوں کا مالک ہو کر بھی قناعت سے بھرپور زندگی بسر کی ہے، ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی اپنے مکی آقا، مدنی داتا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نقشِ قدم پر چلیں، انہی کی اتباع کریں اور قناعت کرنے والی بنیں۔ قناعت کے کئی **دُنیوی واُخروی فوائد** ہیں، آیئے! ان میں سے کچھ سنتی ہیں:

قناعت کے فوائد اور اتباعِ خواہشات کے نقصانات

1) قناعت دل سے دنیا کی محبت ختم کر دیتی ہے جبکہ خواہشات کی پیروی کرنے والی دُنیا کی محبت میں گرفتار ہوتی چلی جاتی ہے اور ایک وقت پر دنیا کو ہی سب کچھ سمجھ بیٹھتی ہے، جو کہ دِین کے لیے زہرِ قاتل ہے۔

2) قناعت کرنے والی اَسباب سے زیادہ خالقِ اسباب یعنی اللہ پاک پر نظر رکھتی ہے، اس طرح وہ غیروں کی مُحتاجی سے بچ جاتی ہے۔ جبکہ قناعت سے عاری اسباب پر نظریں جما کر اِنہی کو سب کچھ سمجھ بیٹھتی ہے، اسی طرح وہ دنیا والوں سے اُمیدیں باندھتی اور ان سے توقعات وابستہ کر لیتی ہے۔

3) قناعت ہمیں خواہشات کی پیروکار بننے سے بچالیتی ہے اور اس کی برکت سے زندگی سُکون اور اطمینان (Satisfaction) سے بسر ہوتی ہے جبکہ خواہشات کی پیروی بے سکونی اور ذہنی دباؤ کو جنم دیتی ہے۔

4) قناعت سے حرص ولالچ اور بخل جیسی بُری عادتیں ختم ہوتی ہیں، اللہ کریم کی رضا پر راضی رہنے، راہِ خُدا میں خرچ کرنے کا جذبہ پیدا کرنے میں قناعت بے حد موثر ہے۔ جبکہ قناعت نہ ہو تو حرص اور بخل جیسی بُری عادتیں پیدا ہو سکتی ہیں، نیز ایسی

www.dawateislami.net

اسلامی بہن کسی خواہش کے پورا نہ ہونے پر مَعَاذَ اللہ، اللہ پاک کی عطا پر اعتراض کرنے لگتی ہے۔

5) سب سے بڑھ کر قناعت کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا حاصل ہوتی ہے۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اُس شخص کے لیے خوشخبری ہے، جو اسلام کی ہدایت پائے اور اس کی روزی بقدرِ ضرورت ہو اور وہ اس پر قناعت کرے۔[1]

رہیں سب شاد گھر والے شَہا تھوڑی سی روزی پر
عَطا ہو دَولتِ صَبر و قناعَت یَارَسُوْلَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قناعت توکُّل کا زِینہ ہے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قناعت کی طرح توکُّل بھی ان صفات میں سے ہے، جو انسان کے اخلاق کو بہترین بناتی ہیں۔ قناعت اور توکُّل کا آپس میں گہرا تعلُّق (Connection) ہے۔ قناعت توکُّل کی سیڑھی ہے، قناعت انسان کو توکُّل پر اُبھارتی ہے اور بندہ کم مال پر اِکتفا کرتے ہوئے ربِّ کریم پر بھروسا کرتا ہے۔ اللہ پاک پر توکُّل ایمان کے واجبات و فرائض میں سے ایک اہم فریضہ ہے، اعلیٰ حضرت، امام اہلِ سنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اللہ پاک پر توکُّل کرنا فرضِ عین ہے۔[2] جس کے دل میں توکُّل کا نور نہیں اس کا ایمان کامل نہیں اور اس کا دل

1... ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الکفاف والصبر علیہ، ۴/۱۵۶، حدیث: ۲۳۵۵
2... فضائلِ دعا، ص۲۸۷

www.dawateislami.net

اندھیر نگری کے سوا کچھ نہیں۔ توکُّل ایمان کی روح ہے۔ توکُّل ایسا عمل ہے، جو بندے کو اللہ پاک کے قریب اور لوگوں سے دُور کرتا ہے۔ مشکلات اور پریشانیوں میں توکُّل ہی بندے کو اِستِقامت کے ساتھ ان کے مُقابلے کی قُوّت (Power) دیتا ہے۔ مُصیبتوں میں توکُّل ہی انسان کی اُمیدیں جگانے کا باعث بنتا ہے۔

توکُّل کا معنی و مفہوم

مکتبۃُ المدینہ کی تفسیر "**صِراطُ الجنان**" جلد 3 صفحہ 520 پر ہے: حضرت امام فخرُ الدِّین رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: "توکُّل کا یہ معنی نہیں کہ انسان اپنے آپ کو اور اپنی کوششوں کو بیکار اور فضول سمجھ کر چھوڑ دے جیسا کہ بعض جاہل کہتے ہیں بلکہ توکُّل یہ ہے کہ انسان ظاہری اسباب کو اختیار کرے لیکن دل سے ان اَسباب پر بھروسا نہ کرے بلکہ اللہ پاک کی مدد، اس کی تائید اور اس کی حمایت پر بھروسا کرے۔[1]

اس بات کی تائید اس حدیث پاک سے بھی ہوتی ہے:

حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: "ایک شخص نے عرض کی: یا رَسُولَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، میں اپنے اُونٹ کو باندھ کر توکُّل کروں یا اسے کُھلا چھوڑ کر توکُّل کروں؟ ارشاد فرمایا "تم اسے باندھو پھر توکُّل کرو۔[2] یعنی توکُّل اس چیز کا نام ہے کہ کسی بھی کام کے کرنے میں اسباب سنتِ مُصْطَفٰے سمجھ کر اختیار کیے جائیں اس کے بعد نتیجہ اللہ ربُّ العزت پر چھوڑ دینا چاہیے۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اَسباب کا نام نہیں بلکہ اسباب پر اِعتماد

1... تفسیر کبیر، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۱۵۹، ۳/۴۱۰

2... ترمذی، کتاب صفۃ یوم القیامۃ، باب (ت: ۱۲۵)، ۴/۲۳۲، حدیث: ۲۵۲۵

www.dawateislami.net

کا ترک توکُّل ہے۔[1] یعنی اسباب کو چھوڑ دینا توکُّل نہیں بلکہ اَسباب پر اِعْتماد نہ کرنے اور ربِّ کریم کی ذات پر اعتماد کرنے کا نام توکُّل ہے۔

لوگوں کے ذریعے رِزق پہنچانا اللہ کو پسند ہے!

مَرْوِی ہے کہ ایک زاہِد (بہت نیک آدمی) آبادی سے کَنارہ کشی کرکے پہاڑ کے دامن میں بیٹھ گیا اور کہنے لگا: ”جب تک اللہ پاک مجھے میرا رِزق نہ دے گا، میں کسی سے کچھ نہیں مانگوں گا۔“ ایک ہفتہ گُزر گیا اور رِزق نہ آیا، جب مرنے کے قریب ہو گیا تو بارگاہِ الٰہی میں عرض گزار ہوا: ”اے میرے رب! تُو نے مجھے پیدا کیا ہے، لہٰذا میری تقدیر میں لکھا ہوا رِزق مجھے عطا کردے ورنہ میری رُوح قبض کرلے۔“ غیب سے آواز آئی: ”میری عزّت و جلال کی قسم! میں تجھے رزق نہیں دوں گا یہاں تک کہ تُو آبادی میں جائے اور لوگوں کے درمیان بیٹھے۔“ وہ نیک شخص آبادی میں گیا اور بیٹھ گیا، کوئی کھانا لے کر آیا تو کوئی پانی لایا، اس نے خوب کھایا اور پیا لیکن دل میں شک (Doubt) پیدا ہو گیا تو غیب سے آواز آئی: ”کیا تو اپنے دنیاوی زہد سے میرا طریقہ بدل دینا چاہتا ہے، کیا تو نہیں جانتا کہ اپنے دستِ قدرت سے لوگوں کو رِزق دینے کے بجائے مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ لوگوں کے ہاتھوں سے لوگوں تک رِزق پہنچاؤں۔“[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ رِزق حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اسباب کو اختیار کیا جائے، ہاتھ پر ہاتھ دھرے، اسباب اختیار کرنے سے بے نیاز ہو کر صرف توکُّل توکُّل کی رٹ لگانا توکُّل نہیں ہے، اسی طرح

1... فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۳۷۹ ملخصا

2... احیاء العلوم، کتاب التوحید والتوکل، الفن الاول فی جلب النافع، ۴/۳۲۹

www.dawateislami.net

صرف اپنی تدبیر کو سب کچھ سمجھ بیٹھنا یا صرف اسباب پر ہی تکیہ کر کے بیٹھ جانا، یہ بھی توکُّل نہیں ہے۔ حقیقی توکُّل یہ ہے کہ اسباب اختیار کیے جائیں، اپنی طاقت و قوت کے مطابق کوشش کی جائے اور تدبیر کے دروازے پر دستک دی جائے اور پھر ان اسباب پر بھروسا نہ کیا جائے بلکہ اللہ کریم کی ذات پر بھروسا کیا جائے۔ کیونکہ دنیا کا قانون ہے کہ تمام کام کسی نہ کسی سبب سے ہی واقع ہوتے ہیں۔ پیٹ تبھی بھرتا ہے جب بندہ کھانا کھاتا ہے، کھانا کھائے بغیر پیٹ نہیں بھر سکتا، بارش تبھی ہوگی جب بادل موجود ہوں گے، بغیر بادلوں کے بارش نہیں ہوتی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

توکُّل قرآنِ پاک کی روشنی میں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک کی ذات پر کامل بھروسا کرنا اور اپنے تمام اُمور کے انجام کو اسی کے سپرد کر دینا ایک بہترین صفت ہے، اللہ پاک کی ذات پر ہمارا ایسا کامل بھروسا ہونا چاہیے کہ جب بھی کسی نیک و جائز کام کا اِرادہ یا آغاز کریں تو صرف اسباب پر نظر رکھنے کے بجائے خالقِ اسباب یعنی اللہ پاک کی رحمت پر نظر ہونی چاہیے کیونکہ اسباب تو عارضی اور فانی ہوتے ہیں۔ جو مسلمان بیماریوں، پریشانیوں، آفتوں، بلاؤں، مصیبتوں بلکہ اپنے ہر مُعاملے میں اللہ پاک کی ذات پر بھروسا کرتا ہے تو اس کے وارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں کیونکہ توکُّل کی برکت سے اللہ پاک نہ صرف اس کا حامی و ناصِر ہوتا ہے بلکہ اس کی برکت سے وہ اللہ کریم اسے اِنعام و اِکرام سے بھی نوازتا ہے۔ اللہ پاک (پارہ 28 سُوْرَۃُ طَلَاق کی آیت نمبر 3 میں) ارشاد فرماتا ہے:

www.dawateislami.net

وَ مَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗؕ (پ۲۸، طلاق:۳)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور جو اللہ پر بھروسا کرے تو وہ اسے کافی ہے۔

اور (پارہ4 سُورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر159 میں) ارشادِ ربّانی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِیْنَ ﴿۱۵۹﴾ (پ۴، آلِ عمران:۱۵۹)

تَرجَمۂ کنزالایمان: بیشک توکُّل والے اللہ کو پیارے ہیں۔

حضرت امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ان آیاتِ مُبارکہ کے بعد فرماتے ہیں: وہ مقام کتنا عظیم ہے، جس پر فائز شخص کو اللہ پاک کی محبت حاصل ہو اور اس کو اللہ پاک کی طرف سے کفایت کی ضمان بھی حاصل ہو، تو جس شخص کے لئے اللہ پاک کفایت فرمائے، اس سے محبت کرے اور اس کی رعایت فرمائے، اس نے بہت بڑی کامیابی (Success) حاصل کی کیونکہ جو محبوب ہوتا ہے اسے نہ تو عذاب ہوتا ہے، نہ دُوری ہوتی ہے اور نہ ہی وہ پردے میں ہوتا ہے۔[1]

قرآنِ کریم میں ایک اور مقام پر توکُّل کرنے والوں کو مومنِ کامل بتایا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ کریم پارہ9 سورہ انفال آیت نمبر2 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۲﴾ (پ۹، الانفال:۲)

تَرجَمۂ کنزالایمان: ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ یاد کیا جائے ان کے دل ڈر جائیں اور جب ان پر اس کی آیتیں پڑھی جائیں ان کا ایمان ترقی پائے اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کریں۔

---

1 . . . احیاء العلوم، کتاب التوحید والتوکل، بیان فضیلۃ التوکل، ۴/۳۰۰

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! اس آیتِ کریمہ میں ایمان میں سچے اور کامل لوگوں کے 3 اوصاف بیان ہوئے ہیں۔ (1) جب اللہ پاک کو یاد کیا جائے تو ان کے دِل ڈر جاتے ہیں۔ (2) اللہ پاک کی آیات سُن کر ان کے ایمان میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ (3) وہ اپنے رب پر ہی بھروسا کرتے ہیں۔[1] افسوس! آج ہم توکُّل سے بہت دور ہوتی جارہی ہیں، دَھن کمانے کی دُھن ہم پر ایسی غالب آچکی ہے کہ توکُّل کا کشکول ہاتھ سے چھوٹ چکا ہے۔

توکُّل اور احادیثِ طیبہ

احادیثِ طیبہ میں کئی مقامات پر توکُّل کی اہمیت بتائی گئی ہے۔ تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مختلف انداز میں توکل کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔ آیئے "توکُّل" کے چار حُروف کی نسبت سے چار (4) فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتی ہیں:

(1) ارشاد فرمایا: اگر تم اللہ پاک پر اس طرح بھروسا کرو، جیسے اس پر بھروسا کرنے کا حق ہے، تو وہ تمہیں اس طرح رزق عطا فرمائے گا، جیسے پرندے کو عطا فرماتا ہے کہ وہ صبح کے وقت خالی پیٹ نکلتا اور شام کو سیر ہو کر لوٹتا ہے۔[2]

(2) ارشاد فرمایا: 4 چیزیں اللہ پاک اپنے محبوب بندے ہی کو عطا فرماتا ہے (۱) خاموشی اور یہی عبادت کی ابتدا ہے (۲) توکُّل (۳) تواضع (۴) اور دنیا سے بے رغبتی۔[3]

---

1 . . . تفسیر صراط الجنان، پ۹، الانفال، تحت الآیۃ: ۲، ۳/۵۱۹، ملتقطا

2 . . . ترمذی، کتاب الزھد، باب فی التوکل علی اللہ، ۴/۱۵۴، حدیث: ۲۳۵۱

3 . . . اتحاف السادۃ المتقین، کتاب ذم الکبر، ۱۰/۲۵۶

www.dawateislami.net

(3)ارشاد فرمایا: جس کو یہ بات پسند ہو کہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ طاقتور ہو جائے تو وہ اللہ پاک پر توکُّل کرے اور جس کو یہ بات پسند ہو کہ وہ (زمانے میں) باعزّت ہو جائے تو اسے چاہئے کہ تقویٰ اختیار کرے اور جس کو یہ بات پسند ہو کہ سب لوگوں سے زیادہ دولتمند ہو جائے تو اسے چاہئے کہ اپنے پاس موجود چیز سے زیادہ اس چیز پر اعتماد کرے، جو اللہ پاک کے دستِ قدرت میں ہے۔[1]

(4)ارشاد فرمایا: مجھے تمام اُمّتیں دکھائی گئیں (میں نے دیکھا) کہ کوئی نبی اپنی امت کو لئے جارہا ہے، کوئی گروہ کو، کوئی 10 افراد کو، کوئی 5 کو اور کوئی نبی اکیلا ہی جارہا ہے، پھر ایک بہت بڑی جماعت پر میری نظر پڑی تو میں نے جبرائیل سے پوچھا: اے جبرائیل! کیا یہ میری امت ہے؟ تو جبرائیل نے کہا: نہیں! بلکہ آپ آسمان کی طرف دیکھیں! جب میں نے آسمان کی طرف نظر کی تو مجھے ایک بہت بڑی جماعت نظر آئی، تو جبرائیل نے کہا: آپ کی امت یہ ہے، ان میں سے ستّر (70) ہزار آدمی حساب کتاب کے بغیر ہی سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے، تو میں نے کہا اس کی کیا وجہ ہے؟ تو جبرائیل نے کہا! یہ وہ لوگ ہیں جو نہ (زخم پر گرم لوہے وغیرہ سے) داغ لگواتے ہیں (یعنی اگرچہ زخم داغنا جائز ہے مگر چونکہ زمانۂ جاہلیت میں داغ کو مرض دُور کرنے کے لیے مستقل عِلّت مانا جاتا تھا، اس لیے حضورِ انور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کو توکل کے خلاف قرار دیا)، نہ جنتر منتر کرتے ہیں (یعنی کفّار کے جھاڑ پھونک سے بچتے ہیں ورنہ قرآنی آیات، دُعائے ماثُورہ سے دَم کرنا سنت ہے اور نہ ہی (شگون لینے کے لیے) پرندے اُڑاتے ہیں، اور یہ لوگ صرف اپنے رب پر توکُّل کرتے ہیں، حضرت عُکّاشہ بن مِحْصَن رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے

1 . . . منہاج العابدین، ص ۱۰۴

www.dawateislami.net

کھڑے ہو کر عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ، صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے لیے دُعا فرمایئے کہ اللہ پاک مجھے بھی ان (خُوش نصیب) لوگوں میں سے کر دے، حضور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دعا فرمائی: یا اللہ پاک! عُکّاشہ کو بھی ان میں سے کر دے، پھر ایک اور شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی، یَارَسُوْلَ اللہ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) میرے لیے بھی دُعا فرمایئے کہ اللہ پاک مجھے بھی ان میں سے کر دے، حضور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا (اس دُعا میں) عُکّاشہ تم پر سبقت لے گئے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

متوکّلین کے واقعات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حدیثِ پاک کا مقصد یہ ہے کہ ہم توکُّل کی عادی بن جائیں اور اللہ پاک کے فضل سے بے حساب جنت میں داخل ہو جائیں۔ جسے توکُّل کی نعمت مل جائے وہ بڑی خوش نصیب ہے، اللہ پاک کے نیک بندے اور نیک بندیاں توکُّل کی صفت سے مُتَّصِف ہوتی ہیں۔

آیئے! توکُّل کا جذبہ بڑھانے کے لیے توکُّل کرنے والوں کی دو (2) حکایات سنتی ہیں۔

شیطان میرا خادم ہے

حضرتِ ایوب حَمَّال رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے منقول ہے کہ ہمارے علاقے میں ایک مُتوکّل نوجوان رہتا تھا۔ وہ عبادت و ریاضت اور توکُّل کے معاملے میں بہت مشہور تھا۔ لوگوں سے کوئی چیز نہ لیتا۔ جب بھی کھانے کی حاجت ہوتی اپنے سامنے سِکّوں سے

---

1 . . . بخاری، کتاب الرقاق، باب یدخل الجنۃ سبعون الفا بغیر حساب، ۴/۲۵۸، حدیث: ۶۵۴۱

www.dawateislami.net

بھری ایک تھیلی پاتا۔ اسی طرح وہ اپنے شب و روز عبادتِ الٰہی میں گزارتا اور اسے غیب سے رزق دیا جاتا۔ ایک دفعہ لوگوں نے اس سے کہا: ”اے نوجوان! تُو سِکّوں کی وہ تھیلی لینے سے ڈر! ہو سکتا ہے شیطان تجھے دھوکا دے رہا ہو اور وہ تھیلی اسی کی طرف سے ہو۔“ نوجوان نے کہا: ”میری نظر تو اپنے پاک پروردگار کی رحمت کی طرف ہوتی ہے، میں اس کے علاوہ کسی سے کوئی چیز نہیں مانگتا، جب میرا مولیٰ مجھے رِزق عطا فرماتا ہے تو میں قبول کر لیتا ہوں۔ بالفرض اگر وہ سِکّوں کی تھیلی میرے دشمن شیطان کی طرف سے ہو تو اس میں میرا کیا نقصان بلکہ مجھے فائدہ ہی ہے کہ میرا دشمن میرے قابو میں کر دیا گیا ہے۔ اگر واقعی ایسا ہے تو اللہ پاک اُسے میرا خادم بنائے رکھے۔ اس سے زیادہ اچھی بات اور کیا ہو سکتی ہے کہ میرا سب سے بڑا دشمن خادم بن کر میری خدمت کرے اور میں اس کی طرف نظر نہ رکھوں بلکہ یہ سمجھوں کہ میرا پروردگار مجھے دشمن کے ذریعے رِزق عطا فرما رہا ہے۔ اور واقعی تمام جہانوں کو وہی خالقِ کائنات رِزق عطا فرماتا ہے جو میرا معبود ہے۔ مُتوکّل نوجوان کی یہ بات سُن کر لوگ خاموش ہو گئے اور سمجھ گئے کہ اس کو واقعی غیب سے رِزق دیا جاتا ہے۔[1]

اسی طرح توکُّل سے متعلق ایک اور بہت پیاری حکایت سُنئے، چنانچہ

انوکھی شہزادی

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تالیف ”فیضانِ سنت“ صفحہ 501 پر ہے: حضرتِ شیخ شاہ کرمانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شہزادی جب شادی کے لائق

1 . . . عیون الحکایات، ۲/۱۰۵

www.dawateislami.net

ہو گئی اور پڑوسی ملک کے بادشاہ کے یہاں سے رشتہ آیا تب آپ نے (وہ رشتہ) ٹھکرا دیا اور مسجِد مسجِد گھوم کر کسی پارسا نوجوان کو تلاش کرنے لگے۔ ایک نوجوان پر ان کی نگاہ پڑی جس نے اچھی طرح نماز ادا کی اور گڑگڑا کر دُعا مانگی۔ شیخ نے اُس سے پوچھا، تمہاری شادی ہو چکی ہے؟ اُس نے نَفی میں جواب دیا۔ پھر پوچھا، کیا نِکاح کرنا چاہتے ہو؟ لڑکی قراٰنِ مجید پڑھتی ہے، نَماز روزہ کی پابند ہے اور خوب سیرت ہے۔ اُس نے کہا، بھلا میرے ساتھ کون رِشتہ کریگا! شیخ نے فرمایا، میں کرتا ہوں! لو یہ کچھ دِرہم، ایک دِرہم کی روٹی، ایک دِرہم کا سالن اور ایک دِرہم کی خوشبو خرید لاؤ۔ اِس طرح شیخ کرمانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اپنی دُخترِ نیک اختر کا نِکاح اُس سے پڑھا دیا۔ دُلہن جب دُولہا کے گھر آئی تو اُس نے دیکھا پانی کی صُراحی پر ایک روٹی رکھی ہوئی ہے۔ اُس نے پوچھا، یہ روٹی کیسی ہے؟ دُولہا نے کہا، یہ کل کی باسی روٹی ہے میں نے اِفطار کے لئے رکھی ہے۔ یہ سُن کر وہ واپس ہونے لگی۔ یہ دیکھ کر دُولہا بولا، مجھے معلوم تھا کہ شیخ کرمانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی شہزادی مجھ غریب انسان کے گھر نہیں رُک سکتی۔ دُلہن بولی، میں آپکی مفلسی کی وجہ سے نہیں جارہی بلکہ اس لئے لوٹ کر جارہی ہوں کہ ربُّ العٰلمین پر آپ کا یقین بہت کمزور نظر آرہا ہے، جبھی تو کل کیلئے روٹی بچا کر رکھتے ہیں، مجھے تو اپنے باپ پر حیرت ہے کہ اُنہوں نے آپ کو پاکیزہ خصلت اور صالِح کیسے کہہ دیا! دُولہا یہ سُن کر بہت شرمِندہ ہوا اور اُس نے کہا، اس کمزوری سے معذرت خواہ ہوں۔ دُلہن نے کہا، اپنا عُذر آپ جانیں البتہ میں ایسے گھر میں نہیں رُک سکتی، جہاں ایک وَقت کی خوراک جمع رکھی ہو، اب یا تو میں رہوں گی یا روٹی۔ دُولہا نے فوراً جا کر روٹی خیرات کر

www.dawateislami.net

دی اور ایسی درویش خصلت انوکھی شہزادی کا شوہر بننے پر اللہ پاک کا شکر ادا کیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! مُتوکّلین کی بھی کیا خوب ادائیں ہوتی ہیں۔ شہزادی ہونے کے باوُجود ایسا زبردست توکُّل کہ کل کیلئے کھانا بچانا گوارا ہی نہیں! یہ سب یقینِ کامِل کی بہاریں ہیں کہ جس اللہ پاک نے آج کِھلایا ہے وہ آئندہ کل بھی کِھلانے پر یقیناً قادر ہے۔ چرندے پرندے وغیرہ کون سا بچا کر رکھتے ہیں! ایک وقت کا کھالینے کے بعد دوسرے وقت کیلئے بچا کر رکھنا ان کی فطرت میں ہی نہیں۔ مُرغی کا توکُّل مُلاحَظہ ہو، اس کو پانی دیجئے۔ حسبِ ضَرورت پی چکنے کے بعد پیالے پر پاؤں رکھ کر پانی بہا دے گی۔ گویا یہ مرغی خاموش مُبلِّغہ ہے! اور ہمیں نصیحت کر رہی ہے کہ اے لوگو! برسوں کا جَمع کر لینے کے باوُجود بھی تمہیں قرار نہیں آتا! جبکہ میں ایک بار پی لینے کے بعد دوبارہ کیلئے بے فکر ہو جاتی ہوں کہ جس نے ابھی پانی پلایا ہے وہ بعد میں بھی پلا دے گا۔ کاش! کہ ہمیں بھی توکُّل کی نعمت نصیب ہو جائے۔ افسوس! آج کل ہم توکُّل تو دُور فقط ایک لقمہ کے لئے بعض اوقات قتل و غارت گری تک پہنچ جاتی ہے۔ ڈھیروں ڈھیر مال و دولت اور عمدہ غذائیں ہونے کے باوجود دوسروں کے مالوں پر نظریں جمی ہوتی ہیں، رہنے کی اچھی جگہیں ہونے کے باوجود دوسروں کے بنگلوں اور کوٹھیوں پر نظر رکھتی ہیں، ان سب باتوں کا بنیادی سبب اللہ پاک پر توکُّل نہ ہونا ہے۔ حالانکہ ایک مسلمان کے لیے یہی بات کافی ہونی چاہیے کہ جتنا اس کے نصیب میں ہے، اُسے ضرور مل کر رہے گا، وہ ربِّ کریم جو پتھروں میں

1 ... روض الریاحین، الحکایۃ الثانیۃ والتسعون بعد المائۃ، ص ۱۹۲

www.dawateislami.net

موجود کیڑوں کو رِزق دینے پر قادر ہے، وہ میرے پیٹ کے لیے بھی اسباب بنادے گا۔ اللہ پاک کے نیک بندے دوسروں سے ان کا مال چھیننا تو دُور، دوسروں پر بھروسا کرنے سے بھی کتراتے ہیں، چنانچہ

حضرت ابو سعید خراز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ میں ایک جنگل میں پہنچا تو زادِ راہ کچھ نہ تھا، مجھے شدید بھوک کا احساس ہوا تو دُور ایک بستی نظر آئی، میں خوش ہو گیا، لیکن پھر اپنے اوپر یوں غور و فکر کیا کہ میں نے دوسروں پر بھروسا (Trust) کیا ہے اور دوسروں سے سکون حاصل کرنا چاہا، لہٰذا میں نے قسم کھائی کہ بستی میں اس وقت تک داخل نہ ہوں گا، جب تک اُٹھا کر نہ لے جایا جائے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں، میں نے ایک گڑھا کھود کر اس کی ریت میں اپنے جسم کو سینے تک چھپالیا، آدھی رات کو ایک بلند آواز آئی، اے بستی والو! اللہ پاک کے ولی نے اپنے آپ کو ریت میں چھپالیا ہے تم ان کے پاس جاؤ، لوگ آئے اور مجھے ریت سے نکالا اور اُٹھا کر بستی میں لے گئے۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! حضرتِ ابُو سعید خراز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو اللہ پاک کی ذات پر کیسا پختہ یقین اور کامل بھروسا تھا کہ بھوک کی شدّت میں ایک بستی کے نظر آنے پر خوش ہونے کو بھی توکُّل کے خلاف سمجھا، توکُّل کا یہ اعلیٰ مرتبہ اِنہی کا حصہ تھا، ہمیں چاہیے کہ اسباب کے اختیار کرنے کے بعد اللہ پاک کی ذات پر بھروسا کریں اور اس پر کامل یقین رکھیں۔ توکُّل کی صفت پیدا کرنے سے جہاں اس دنیا کی بے شمار آلودگیوں سے بچا جاسکتا ہے، وہیں آخرت میں کامیابی کیلئے بھی توکُّل کی صفت بہت کام آتی ہے۔ آیئے اسی سے متعلق ایک حکایت سنتی ہیں۔

1... احیاء العلوم، کتاب التوحید والتوکل، الفن الاول فی جلب النافع، ۴/۳۳۵ بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

توکُّل بہترین چیز ہے

حضرت عبداللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا کہ آیئے ہم اور آپ یہ عہد کریں کہ ہم دونوں میں سے جو بھی پہلے وصال کرے وہ خواب میں آکر اپنا حال دوسرے کو بتادے، میں نے کہا کہ کیا ایسا ہو سکتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں مومن کی رُوح آزاد رہتی ہے، رُوئے زمین میں جہاں چاہے جاسکتی ہے، اسکے بعد حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا وصال ہو گیا، پھر میں ایک دن قیلولہ (دوپہر کے کھانے کے بعد کچھ دیر کے لئے آرام) کر رہا تھا تو اچانک حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ میرے سامنے آگئے اور بلند آواز سے انہوں نے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ، میں نے جواب میں: وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ، کہا اور ان سے دریافت کیا کہ وصال کے بعد آپ پر کیا گزری؟ اور آپ کس مرتبہ پر ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں بہت ہی اچھے حال میں ہوں اور میں آپ کو یہ نصیحت (Advise) کرتا ہوں کہ آپ ہمیشہ اللہ پاک پر توکُّل کرتے رہیں، کیونکہ توکُّل بہترین چیز ہے، توکُّل بہترین چیز ہے، توکُّل بہترین چیز ہے اس جملے کو انہوں نے 3 مرتبہ ارشاد فرمایا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ توکُّل دنیا و آخرت دونوں کے لئے مفید ہے، آیئے! اس کے مزید دنیوی واُخروی فوائد سنتی ہیں۔

1 . . . شواھد النبوۃ، رکن سادس در بیان شواھد ولایلی...الخ، ص۲۸۷

www.dawateislami.net

توکُّل کے فوائد

(1) توکُّل کرنے والی پریشانیوں سے محفوظ ہو جاتی ہیں۔ جیسا کہ حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ایک دن میرے مرشدِ برحق نے بَیْتُ الْجِن سے دِمشق جانے کا ارادہ فرمایا، بارش کی وجہ سے مجھے کیچڑ میں چلنے میں دشواری ہو رہی تھی مگر جب میں نے اپنے مرشد کی طرف دیکھا تو آپ کے کپڑے اور جوتیاں خشک تھیں، میں نے آپ کی بارگاہ میں عرض کی (اور اس حیرت انگیز واقعے کی حکمت دریافت کی) تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا: ہاں! جب سے میں نے توکُّل کی راہ میں اپنے اِرادے کو ختم کر کے باطن کو لالچ کی وحشت سے محفوظ (Safe) کیا ہے، اس وقت سے اللہ پاک نے مجھے کیچڑ سے بچالیا ہے۔[1] یعنی توکُّل کی برکت سے دُنیوی مصیبتوں سے مجھے آزادی دے دی گئی ہے۔

(2) توکُّل مخلوق کی مُحتاجی سے بچالیتا ہے بلکہ توکُّل اگر کامل ہو تو لوگ توکُّل کرنے والے کے مُحتاج ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت سلیمان خواص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے فرمایا: اگر کوئی شخص سچی نیت سے اللہ پاک پر توکُّل کرے، تو امیر اور غریب سب اس کے محتاج ہو جائیں گے، اور وہ کسی کا محتاج نہیں ہو گا، کیونکہ اس کا مالک غنی و حمید ہے۔[2]

(3) **پیاری پیاری اسلامی بہنو!** ہماری کامیابی میں سب سے بڑا کردار ذہنی اور قلبی سکون کا ہوتا ہے اور اس کی بدولت ہی انسان دنیا و آخرت میں

---

1 . . . کشف المحجوب، ص ۲۵۵

2 . . . منہاج العابدین، ص ۱۰۴

www.dawateislami.net

سُرخُرو ہوتا ہے۔ یقیناً ذہنی و قلبی سکون مال و دولت سے زیادہ بیش قیمت خزانہ ہے اور یہ توکُّل کی برکت سے حاصل کرکے دولت مند بنا جاسکتا ہے۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں: میرے شیخ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اکثر فرمایا کرتے تھے۔ اپنی تدبیر اس ذات کے حوالے کردے جس نے تجھے پیدا فرمایا، تُو راحت پائے گا۔[1]

(4) توکل کی بے شمار برکتوں میں سب سے بڑی برکت یہ ہے کہ اس کی بدولت ایمان کی حفاظت ہوتی ہے کیوں کہ شیطان جب کسی کے ایمان پر حملہ (Attack) کرتا ہے تو سب سے پہلے اس کا اللہ پاک پر یقین اور بھروسا کمزور کردیتا ہے، لہٰذا اگر ہم اپنے ایمان کی حفاظت کرنا چاہتی ہیں تو اللہ پاک پر کامل بھروسا رکھیں، ایک بزرگ فرماتے ہیں: میرے ایک دوست نے مجھ سے ذکر کیا کہ میری ایک نیک آدمی سے ملاقات ہوئی تو میں نے پوچھا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا۔ "حال تو ان کا ہے، جن کا ایمان محفوظ ہے اور وہ صرف متوکّلین ہی ہیں، جن کا ایمان محفوظ ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم نے توکُّل کے فوائد سُنے، توکُّل پریشانیوں سے حفاظت، مخلوق کی محتاجی سے بچنے، ذہنی و قلبی سکون کے حصول کے ساتھ ساتھ ایمان کی سلامتی کا باعث بھی ہے۔ اسی طرح توکُّل نہ کرنے سے پریشانیوں میں مبتلا ہونے، مخلوق کی محتاجی، ذہنی و قلبی بے چینی میں رہنے کے ساتھ ساتھ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھنے کا خطرہ (Risk) ہے۔ اس لیے ہمیں ہر وقت اپنے رحیم، کریم ربّ کی ذات پر

1 . . . منہاج العابدین ص ۱۱۳

2 . . . منہاج العابدین، ص ۱۰۶

www.dawateislami.net

بھروسا کرنا چاہیے، اُس سے اچھی امید رکھنی چاہیے اور ہر وقت اس سے توکُّل، قناعت کی دولت ملنے کی دُعا مانگتے رہنا چاہیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنت سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ناخن کاٹنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مدنی پھول"** سے ناخُن کاٹنے کی سُنّتیں اور آداب سنئے: ☆ جُمعہ کے دن ناخُن (Nails) کاٹنا مُستَحَب ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمعہ کا اِنتظار نہ کیجئے۔[2] صَدرُ الشَّریعہ، مَولانا امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: منقول ہے: جو جُمعہ کے روز ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) اللہ کریم اُس کو دوسرے جُمعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔[3] ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمعہ کے دن ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) تو رَحمت آئے گی اور گناہ جائیں گے۔[4] ☆ ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ

---

1 ... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

2 ... درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، ۹/۶۲۸ ماخوذا

3 ... معجم اوسط، ۳/۳۲۸، حدیث: ۴۷۴۶- بہارِ شریعت، ۳/۵۸۳، حصّہ: ۱۶

4 ... عمدۃ القاری، کتاب اللباس، باب تقلیم الاظفار، ۱۵/۹۰

www.dawateislami.net

پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شَہادت کی اُنگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔ اب آخِر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخُن کاٹا جائے۔[1] ☆ پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کر کے چھنگلیا سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔[2] ☆ جَنابت کی حالت (یعنی غُسل فَرض ہونے کی صورت) میں ناخُن کاٹنا مکروہ ہے۔[3] ☆ دانت سے ناخُن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے بَرص یعنی کوڑھ کے مَرَض کا اندیشہ ہے۔[4] ☆ ناخُن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے۔[5]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور دو رسالے **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101 مَدَنی پھول"** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور ان کا مطالَعہ فرمائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... احیاء العلوم، کتاب اسرار الطھارۃ، القسم الثالث فی النظافۃ... الخ، ۱/۱۹۳

2 ... احیاء العلوم، کتاب اسرار الطھارۃ، القسم الثالث فی النظافۃ... الخ، ۱/۱۹۳

3 ... فتاویٰ ھندیہ، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان... الخ، ۵/۳۵۸

4 ... فتاویٰ ھندیہ، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان... الخ، ۵/۳۵۸

5 ... فتاویٰ ھندیہ، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان... الخ، ۵/۳۵۸

www.dawateislami.net

تفصیلی فہرست

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
ہفتہ وار اجتماع کے بیانات کا شیڈول	4	(2)تلاوتِ قرآن اور مسلمان	35
اجمالی فہرست	5	دُرُودِ پاک کی فضیلت	35
کتاب پڑھنے کی نیّتیں	6	بیان سُننے کی نیّتیں	35
المدینۃُ العلمیہ کا تعارُف	7	فرشتے تلاوت سُننے آتے رہے	38
پہلے اسے پڑھ لیجئے!	9	تلاوت کی فضیلت	39
(1)خاتونِ جنّت کی شان و عظمت	11	جنتی لباس پہنایا جائے گا	40
		بُزرگانِ دِین کا شوقِ تلاوت	42
دُرُودِ پاک کی فضیلت	11	عبادت وریاضت دیکھ کر قبولِ اسلام	43
بَیان سُننے کی نیّتیں	12	صحابۂ کرام کا اندازِ تلاوت	43
فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا انسانی حور	13	واہ کیا بات ہے عاشقِ قرآن کی	44
سیّدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا مختصر تعارُف	14	قرآن کی تلاوت کرنے میں مقابلہ	44
عبادت ہو تو ایسی!	15	اُمّت پر قرآنِ کریم کا حق	47
کھانا پکاتے وقت بھی تلاوت	16	احکامِ قرآن پر عمل کی ترغیب	48
شادی کی پہلی رات بھی عبادت	17	تلاوتِ قرآن کا حکم اور قرآنِ مجید کے تقاضے	48
ہم شکلِ مصطفےٰ اور اندازِ گفتگو	19		
آمدِ مصطفےٰ پر استقبال کرنا	21	قرآن پر عمل نہ کرنے کی سزا	49
خاتونِ جنت اور غریبوں کی غمخواری	22	اللہ کی رضا کے لئے تلاوت کرنا	50
ایثار وسخاوتِ فاطمہ	23	چھپ کر تلاوت کرنے والے بُزرگ	50
حاجت روائی کے فضائل	26	ماں کے پیٹ میں 15 پارے حفظ کر لئے	51
کرامتِ خاتونِ جنت	27	قرآن سے حاجت پوری ہونا	53
عظیمُ الشّان دعوت	27	تلاوت کرنے کے مَدَنی پھول	53
برکت والی سِینی	30	(3)شانِ سیّدتُنا عَائِشَہ صِدِّیقہ	56
پڑوسی کے حقوق	32	دُرُود شریف کی فضیلت	56
تعظیمِ سادات کے آداب	33	بَیان سُننے کی نیّتیں	56

تعارفِ اُمُّ المؤمنین سَیِّدَہ عائشہ صِدّیقہ	57	سائنسی اعتبار سے مسواک کے طِبّی فائدے	88
خُصُوصی رَفاقت و قُربتِ مصطفٰے	58	مِعدے کی تیزابیت اور مُنہ کے چھالوں کا علاج	89
اُمُّ المؤمنین کی چند فضیلتیں	60	کینسر سے حفاظت	90
شانِ عائشہ بزبانِ حبیبِ کبریا	61	گلے کے درد اور گردن کی سوجن کا طِبّی علاج	90
کتاب "فیضانِ عائشہ صِدّیقہ" کا تعارف	64	کلی اور غَرارے کرنے کے طِبّی فوائد	92
سیدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کا اندازِ سخاوت و ایثار	65	ناک میں پانی ڈالنے کے طِبّی فوائد	92
		چہرہ دھونے کے طِبّی فوائد	94
(1) ایک لاکھ درہم خَیرات کر دیئے!	65	سَر کا مسح کرنے اور پاؤں دھونے کے طِبّی فوائد	94
نمازِ تہجُّد کی پابندی	66	وضو کرنے میں کیا نیت کریں؟	95
نمازِ چاشت سے محبت	67	تصوُّف کا عظیم مَدَنی نسخہ	96
سَیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کا مقامِ توکّل	69	پانی میں اِسراف سے بچنے کے مَدَنی پھول	97
توکّل کا معنٰی و مفہوم	71	**(5) علمِ دین کے فضائل**	99
گرمی کی شِدّت میں بھی روزہ	72	درودِ پاک کی فضیلت	99
شش عید کے روزوں کے فضائل	73	بَیان سُننے کی نیّتیں	99
سیِّدُنا علی المرتضٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا عُرس مبارک	74	صحابیِ رسول کا شوقِ علم	100
کھانا کھانے کی سنّتیں اور آداب	77	احادیثِ مبارکہ میں علمِ دین کے فضائل	102
(4) وضو کے طِبّی فوائد	79	علم کے قدر دان خلیفہ	105
دُرودِ پاک کی فضیلت	79	شیطانی وسوسے اور ان کا علاج	109
بیان سُننے کی نیّتیں	79	بادشاہ نے خود ہاتھ دھلائے	111
صفائی کی اہمیت پر احادیثِ مبارکہ	81	امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی نگاہِ بصیرت	111
وُضو کی حکمت کے سبب قَبولِ اسلام	82	فُقدانِ علم کا نقصان	113
جرمنی کا سیمینار	82	علم سیکھنے کے مدنی پھول	114
وُضو اور ہائی بلڈ پریشر	83	**(6) اعلیٰ حضرت کا اعلیٰ کردار**	117
وُضو اور فالج	83	درودِ پاک کی فضیلت	117
ہر وقت باوضو رہنے کی فضیلت	84	بیان سُننے کی نیّتیں	117
ہاتھ دھونے کی حکمتیں	86	تکبُّر سے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی ناگواری	118
مِسواک کی 25 بَرَکتیں	87	اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اور ایثارِ مسلمین	122

www.dawateislami.net

چھتری حاجت مند کو عطا فرمادی	122	زمانۂ تعلیم	144
فتویٰ نویسی مع "فتاویٰ رضویہ" کا تعارف	123	حُصولِ عِلم کے لئے سفر	144
اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ اور حُقُوقُ العِباد!	124	ایک ہزار احادیث زبانی سنانا	145
بچے سے معافی مانگی	125	کم وقت میں زیادہ احادیث یاد کرنا	146
اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ اور شفقت وخیر خواہی	126	ستّر ہزار حدیثوں کے حافِظ	146
دُعا کے لئے فہرست بنائی	127	حافظہ مضبوط کرنے کا آسان وظیفہ	148
سب کے لئے دُعا کرتا ہوں	127	امام بُخاری کی عاجزی وانکساری	149
ماں باپ، استاد اور تمام مسلمانوں کے لئے دُعا کی اہمیت	127	سُوکھی روٹی تناول کرتے	149
		اَحادیثِ مُبارکہ کی تعظیم	151
امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مَحَبَّتِ اعلیٰ حضرت	128	امام بُخاری کا حدیث لکھنے کا انداز	151
		چھ لاکھ حدیثوں کے حافظ	152
اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ اور خود داری!	130	بارگاہِ رسالت میں صحیح بخاری شریف کی مقبولیت	152
اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ اور نمازِ باجماعت کی پابندی	132	ختمِ بُخاری کے فوائد	153
فکرِ اعلیٰ حضرت اور دعوتِ اسلامی	133	شوال کے 6 روزوں کے فضائل	154
مطالعہ کرنے کے مَدَنی پھول	135	حدیثِ پاک کے بارے میں مَدَنی پھول	155
(7) فیضانِ امام بخاری	138	**(8) مکّہ مُکرّمہ کی شان وعظمت**	157
دُرُودِ پاک کی فضیلت	138	درودِ پاک کی فضیلت	157
بیان سُننے کی نیّتیں	138	بیان سننے کی نیّتیں	158
امام بُخاری کا ذوقِ عبادت	139	بکثرت رونے والا حاجی	158
مُحدِّث کی تعریف	140	اچھی صحبت اِختیار کرنے کی ترغیب	161
ولادَت وسِلسلۂ نسب	140	مکے مدینے کی خصوصیت	164
اَلقابات	141	مکے کی گرمی پر صَبر کی فضیلت	164
امام بخاری کے اساتذہ کی تعداد	141	مکے مدینے میں مرنے کی فضیلت	165
شاگردوں کی تعداد	141	بہترین زمین	165
والدِ محترم کا مختصر تعارُف	141	حُرمت والا شہر	167
امام بُخاری کی بینائی کا لَوٹ آنا	142	مجھے حَرَم شریف میں لے چلو	168

www.dawateislami.net

بَرَکاتِ آبِ زَم زَم	170	جدائی کی گھڑیاں	195
زم زم سے علاج ہو گیا	171	مدینہ طیبہ کے بابرکت مقامات	196
مکہ شریف کی چند خصوصیات	172	(1)مسجدِ قُبا شریف	197
مکے شریف کے بابرکت مقامات	173	مسجد قبا میں نماز پڑھنے کے فضائل	197
مسجدِ جِعِرَّانہ	173	(2)مسجدِ غَمامہ	198
100 سے زائد بار دیدارِ مُصْطَفٰے	174	(3)جنّت کی کیاری	198
مسجد تنعیم	174	مزارِ سیِّدُنا حمزہ	199
مسجدِ تنعیم کی تعمیرات	175	سیرت مبارکہ کی جھلکیاں	200
ولادت گاہِ سرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم	175	بیان کا خلاصہ	201
غارِ حرا	176	لباس پہننے کی سنّتیں اور آداب	202
خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا مکان	176	**(10)نرمی کیسے پیدا کریں ؟**	204
جَبَلِ ابو قُبَیس	177	دُرُود شریف کی فضیلت	204
سفر کرنے کی سنّتیں اور آداب	178	بیان سُننے کی نیّتیں	204
(9)مدینے کی خصوصیات	181	حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نرمی سے قبولِ اسلام	205
دُرُودِ پاک کی فضیلت	181	رحمتِ الٰہی کی جھلک	209
بَیان سُننے کی نیّتیں	182	نرمی کے فضائل	209
درِ رسول پر حاضر ہونے والا بخشا گیا	182	نرمی کی اہمیت	211
مدینۂ طیبہ کی تکالیف پر صبر کی فضیلت	185	مذکورہ اَحادیث میں نرمی کی وضاحت	212
مدینے سے محبت کا انداز	186	میٹھے بول کی حکایت	214
امام مالک اور تعظیمِ خاکِ مدینہ	187	میٹھی زَبان	216
مدینے کی دہی کی بے ادبی کا وبال	188	کمالِ ضبط کا مظاہرہ	216
شفاعت واجب ہو جاتی ہے	189	(1)غفلت سے بچنا	219
سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کھانا کھلایا	190	(2)گناہوں سے دور رہنا	220
اے زائرِ روضۂ اَنور! مغفرت یافتہ لوٹ جاؤ	191	(3)معاف کرنا	220
مدینے میں مرنے کی فضیلت	192	(4)قِلّتِ طعام	221
یادِ مدینہ	193	(5)اچھی صحبت اختیار کرنا	221
میں چھوڑ کر مدینہ نہیں جاتا نہیں جاتا	194	(6)یتیم و مسکین کی خیر خواہی کرنا	221

www.dawateislami.net

(7)دل کی سختی کے نقصانات پر غور کرنا	222	ایک عجیب وغریب قوم	248
زینت کی سنّتیں اور آداب	222	خواہشات کا پیالہ	249
(11)ایک زمانہ ایسا آئے گا	224	کوئی اپنی آمدنی پر راضی نہیں	251
دُرُود شریف کی فضیلت	224	نیکیوں کی حرص بڑھانے کے اسباب	254
بَیان سُننے کی نیّتیں	224	(1)بارگاہِ الٰہی میں دعا کیجئے	254
گھر والوں کے ہاتھوں ہلاکت	225	(2)روزانہ کچھ نہ کچھ نیکیوں کا ہدف بنایئے	255
حلال وحرام کے مُعاملے میں بے پروائی	227	(3)بزرگانِ دین کی سیرت کا مطالعہ کیجئے	256
سنّتیں اپنانا انگارہ تھامنے کی طرح ہوگا	229	آخری وقت تلاوتِ قرآن	257
دِین پر چلنے والوں کے لئے آزمائش	229	عبادت کی مٹھاس	257
خود اِنصاف کیجئے!	230	ہمارے اَسلاف اور ہم!	258
ظاہر میں دوست، باطن میں دشمن	231	نیت کی سنّتیں اور آداب	259
میرے لئے کیا عمل کیا؟	232	**(13)رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کیجئے**	261
رضائے الٰہی کے لئے مَحبّت کرنے والوں کی جزا	233	دُرود شریف کی فضیلت	261
زُہد وتقویٰ روایتی اور بناوٹی ہوگا	235	بیان سُننے کی نیّتیں	261
اللہ پاک کے ساتھ اِعلانِ جنگ کرنے والے کون؟	236	جیسی کرنی ویسی بھرنی	262
		(1)کس رشتے دار سے کیا برتاؤ کرے	265
فتنوں سے کیسے بچا جائے؟	237	(2)رشتے دار سے اچھے سُلوک کی صورتیں	265
سُرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب	238	(3)خاندان کو متحد ہونا چاہیے	266
(12)نیکیوں کی حِرص کیسے پیدا ہو	240	(4)رشتے دار حاجت پیش کرے تو ردّ کر دینا گناہ ہے	266
درودِ پاک کی فضیلت	240	(5)صِلۂ رحمی یہ ہے کہ وہ توڑے تب بھی تم جوڑو	266
بَیان سُننے کی نیّتیں	240	اچھا گمان رکھنے کا طریقہ	267
عبادت کیلئے جاگنے کا عجیب انداز	241	جنت کا مَحل اُس کو ملے گا جو۔۔۔	268
مال آزمائش ہے	243	دشمنی چھپانے والے رشتے دار کو صَدَقہ دینا افضل صدقہ ہے	268
اہلِ جنت نعمتوں کے مَزے لیتے ہوئے	245		
احادیثِ مُبارکہ	246	بہن کا حق ادا نہیں کیا!	269

www.dawateislami.net

رَضاعی بہن سے حُسنِ سُلوک	271	مکھی کو مارنا کیسا؟	297
شَیطان کا جال	272	مچھر، ٹِڈی اور بلی پر شفقت	298
نیلی آنکھوں والی بدصورت بڑھیا	274	سیدی قُطبِ مدینہ کی سیرت کی چند جھلکیاں	299
صُلح کرنے تشریف لے گئے	276	نام ونسب وتاریخِ پیدائش	300
صِلۂ رِحمی کے مَدَنی پھول	277	اخلاق وعادات!	300
(14)جانوروں پر ظلم کرنا حرام ہے	280	وصالِ پُرملال اور تدفین	301
		قربانی کی سنّتیں اور آداب	302
درودِ پاک کی فضیلت	280	**(15)والد کے ساتھ حسنِ سلوک**	304
بَیان سُننے کی نیّتیں	281	دُرُودِ پاک کی فضیلت	304
قربانی کی اہمیت وفضیلت	282	بیان سُننے کی نیّتیں	305
قربانی کی تعریف	284	والد کی خدمت کا صلہ	306
قربانی کے فضائل	284	حُسنِ سُلوک کی اہمیّت پر فرامینِ مصطفےٰ	312
جانوروں کی پیدائش کا مقصد	285	جیسا کروگے ویسا بھروگے	315
جانوروں کو کرسی نہ بنالو	287	(1)باپ کے ساتھ بدسلوکی کا انجام	315
گائے نے شکایت کی	288	(2)یہ اسی کا بدلہ ہے	317
گدھے کی نصیحت	288	(3)کل یہی انجام میرا ہوگا	318
قربانی کے جانوروں پر ہونے والے ظلم کی مثالیں	289	آج کل اولاد کی تربیت کا معیار	318
		اولاد کی اسلامی تربیت نہ کرنے کا نقصان	320
قربانی کے جانوروں پر رحم کرنا	291	بے اولاد کو جب اولاد ملی!	320
جانوروں پر رحم کی اپیل	291	ابو عطار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ذِکرِ خَیر	321
ذبح کیلئے ٹانگ مت گھسیٹو!	293	سَفرِ حج میں وصال	322
جانور کو باندھ کر نشانہ بنانا	293	گھر میں مدنی ماحول بنانے کے مدنی پھول	323
جانوروں کو جلا دینا	294	**(16)فیضانِ عثمانِ غنی**	325
پرندوں اور جانور کو مارنا کیسا؟	294	دُرُودِ پاک کی فضیلت	325
جانوروں پر رحم کرنے کے فوائد	295	بیان سُننے کی نیّتیں	325
کتے کو پانی پلانے والا	296	حضرت عثمانِ غنی کی شانِ سخاوت	326
مکھی پر رَحم کرنا باعثِ مغفِرت ہوگیا	297	حضرت عثمانِ غنی کا مختصر تعارف	327

www.dawateislami.net

اسلام کی پہلی شہیدہ	331	قناعت توکّل کا زِینہ ہے!	353
دنیا چھوڑ سکتا ہوں پر اِیمان نہیں	332	توکّل کا معنی و مفہوم	354
عثمانِ غنی کا شوقِ عبادت و تلاوت	335	لوگوں کے ذریعے رِزق پہنچانا اللہ کو پسند ہے!	355
حضرت عثمانِ غنی کا عشقِ رسول	337		
اپنے آقا سے پہلے طواف نہیں کروں گا	338	توکّل قرآنِ پاک کی روشنی میں	356
سیرتِ صَدرُ الاَفاضِل کی چند جھلکیاں	340	توکّل اور احادیثِ طیبہ	358
انتقالِ پُر ملال	340	متوکلین کے واقعات	360
صَدرُ الاَفاضِل کی دینی خدمات	341	شیطان میرا خادم ہے	360
مسواک کرنے کی سنّتیں اور آداب	342	انوکھی شہزادی	361
(17)توکل وقناعت	344	توکّل بہترین چیز ہے	365
درودِ پاک کی فضیلت	344	توکّل کے فوائد	366
بَیان سُننے کی نیّتیں	345	ناخن کاٹنے کی سنّتیں اور آداب	368
روزی کا وسیلہ	346	تفصیلی فہرست	369
قناعت کی تعریف	348	مآخذ و مراجع	376
مصطفےٰ کی قناعت پہ لاکھوں سلام	349	☆☆	☆☆☆
قناعت کے فوائد اور اتباعِ خواہشات کے نقصانات	352	☆☆	☆☆☆
		☆☆	☆☆☆

www.dawateislami.net

ماخذومراجع

قرآن مجید		
نام کتاب	مؤلف / مصنف / متوفی	مطبوعہ
کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
تفسیر روح البیان	مولی الروم شیخ اسماعیل حقی بروسی، متوفی ۱۱۳۷ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۰۵ھ
تفسیر خازن	علی بن محمد بن ابراہیم البغدادی، متوفی ۷۴۱ھ	مطبعہ میمنیہ مصر ۱۳۱۷ھ
تفسیر کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر رازی شافعی، متوفی ۶۰۶ھ	داراحیاء التراث العربی ۱۴۲۰ھ
تفسیر خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
نور العرفان	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	پیر بھائی کمپنی لاہور
تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	مکتبہ اسلامیہ، لاہور
تفسیر صراط الجنان	مفتی ابو صالح محمد قاسم قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۵
غرائب القرآن مع غرائب القرآن	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
صحیح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام ابو حسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دارالکتاب العربی بیروت ۲۰۰۸ء
سنن ابی داود	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
سنن الترمذی	امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن نسائی	امام احمد بن شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۲۰۰۹
سنن ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دارالمعرفہ بیروت
مستدرک	ابو عبد اللہ امام محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۴ھ	دارالمعرفہ بیروت ۱۴۱۸ھ
مؤطا امام مالک	امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ، متوفی ۱۷۹ھ	دارالمعرفہ بیروت ۱۹۹۹ھ
مصنف عبد الرزاق	امام ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی، متوفی ۲۱۱ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱
مسند امام احمد	ابو عبد اللہ امام احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی، متوفی ۲۴۱ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المعجم الاوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
جامع الاحادیث	امام جلال الدین بن ابو بکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دارالفکر بیروت ۱۹۹۴ھ
سنن کبری للبیہقی	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۲۰۰۳ھ
دارقطنی	امام علی بن عمر دارقطنی، ۳۸۵ھ	ملتان
شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
موسوعۃ ابن ابی الدنیا	حافظ ابو بکر عبد اللہ بن محمد المعروف بابن ابی الدنیا	مکتبۃ العصریۃ بیروت
مسند ابی یعلی	ابو یعلی احمد بن علی موصلی، متوفی ۳۰۷ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۸ھ

www.dawateislami.net

مسند فردوس	ابو شجاع شیرویه بن شہر دار بن شیرویه الدیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیه بیروت ۱۹۸۶
سنن دارمی	امام حافظ عب الله بن عبد الرحمٰن دارمی، ۲۵۵ھ	قدیمی کتب خانه، کراچی
المعجم الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
جامع الاصول	امام مبارک بن محمد المعروف بابن اثیر جزری، متوفی ۶۰۶ھ	دار الکتب العلمیة بیروت
الترغیب والترهیب	امام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی منذری، متوفی ۶۵۶ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
جامع صغیر	امام جلال الدین بن ابو بکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۲۵ھ
جمع الجوامع	امام جلال الدین بن ابو بکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۲۱
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر هیتمی، متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
کنز العمال	علامه علی متقی بن حسام الدین برهان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۱۹ھ
مشکاة المصابیح	ولی الدین محمد بن عبد الله خطیب، متوفی ۷۴۲ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۱ھ
الحصن الحصین	امام محمد بن محمد ابن جزری، متوفی ۸۳۳ھ	مکتبة العصریة ۲۰۰۴
نوادر الاصول	ابو عبد الله محمد بن علی حکیم ترمذی	دار النوادر ۲۰۱۰
الادب المفرد	امام ابو عبد الله محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	مطبعة السلفیه قاهره
کشف الخفاء	امام اسماعیل بن محمد العجلونی ۱۱۶۲ھ	دار الکتب العلمیه بیروت ۲۰۰۱
التمهید	امام یوسف بن عبد الله محمد بن عبد البر، متوفی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیه بیروت
عمدة القاری	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
ارشاد الساری	علامه شهاب الدین احمد بن محمد قسطلانی	مکتبة الرشد ۱۴۲۰ھ
شرح مسلم للنووی	امام محی الدین ابی زکریا یحیی بن شرف نووی، متوفی ۶۷۶ھ	المطبعة المصریة
اکمال المعلم	امام ابو الفضل عیاض بن موسی، متوفی ۵۴۴ھ	دار الوفاء ۱۹۹۸
دلیل الفالحین	علامه محمد بن علان الشافعی، متوفی ۱۰۵۷ھ	دار المعرفة بیروت ۲۰۰۴
فیض القدیر	عبد الرؤوف المناوی، متوفی ۱۰۰۳ھ	دار الکتب العلمیة، بیروت
التیسیر	عبد الرؤوف المناوی، متوفی ۱۰۰۳ھ	مکتبه امام شافعی ریاض ۱۴۰۸ھ
نزہة القاری	فقیه اعظم مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمة الله علیه	فرید بک اسٹال لاہور ۲۰۰۷
تفہیم البخاری	شیخ الحدیث علامه غلام رسول رضوی رحمة الله علیه	فیصل آباد
اشعة اللمعات	شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمة الله علیه، متوفی ۱۰۵۲ھ	کوئٹه
مرآة المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
فیضان ریاض الصالحین	مولفین شعبه فیضانِ حدیث المدینة العلمیه (دعوت اسلامی)	مکتبة المدینه
منتخب حدیثیں	شیخ الحدیث حضرت علامه عبد المصطفٰے اعظمی	مکتبة المدینه
نزہة النظر فی توضیح نخبة الفکر	امام احمد بن علی عسقلانی رحمة الله علیه	ملتان
نصاب اصول حدیث مع افادات رضویه	شعبه درسی کتب المدینة العلمیه (دعوت اسلامی)	مکتبة المدینه

جامع بیان العلم وفضلہ	ابوعمر یوسف بن عبداللہ ابن عبدالبر مالکی، متوفی ٤٦٣ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۲۰۰۷
الدرالمختار	محمد بن علی المعروف بعلاء الدین حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۲۳ھ
ردالمحتار	محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دارالمعرفۃ بیروت ۱٤۲۰ھ
کتاب الدرر الحکام	قاضی ملا خسرو حنفی	میر محمد کتب خانہ کراچی
فتاویٰ ھندیہ	شیخ نظام وجماعۃ من علماء الھند، متوفی ۱۱٦۱ھ	کوئٹہ
حاشیۃ الطحطاوی	امام احمد بن محمد الطحطاوي، متوفی ۱۲۳۱ھ	کوئٹہ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳٤۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
فتاوی امجدیہ	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳٦۷ھ	مکتبہ رضویہ کراچی
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳٦۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
سنی بہشتی زیور	مفتی محمد خلیل خان برکاتی، متوفی ۱۴۰۵ھ	فرید بک اسٹال لاہور
ملفوظات اعلیٰ حضرت	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳٤۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
تنبیہ الغافلین	ابو اللیث نصر بن محمد بن احمد السمرقندی، متوفی ۳۷۳ھ	المکتبۃ الحقانیۃ پشاور
تنبیہ المغترین	علامہ عبدالوہاب بن احمد شعرانی	دارالمعرفہ بیروت ۱٤۲۵ھ
قوت القلوب	شیخ محمد بن علی المعروف ابو طالب مکی، متوفی ۳۸٦ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
عیون الحکایات	ابو الفرج عبدالرحمن بن علی الجوزی متوفی ۵۹۷ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
الزواجر عن اقتراف الکبائر	ابو العباس احمد بن محمد ھیتمی متوفی ۹۷٤ھ	دارالفکر بیروت
صید الخاطر	ابو الفرج عبدالرحمن بن علی الجوزی متوفی ۵۹۷ھ	مکتبہ نزار مصطفی الباز
احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۲۰۰۰
اتّحاف السادۃ المتقین	السید محمد بن محمد حسینی الزبیدی، متوفی ۱۲۰۵ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
جہنم میں لے جانے والے اعمال	مترجمین شعبہ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
بہار نیت	مترجمین شعبہ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
فوائد الفواد	امیر علاء سنجری	مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی
البحر العمیق	امام ابو بقاء محمد بن احمد مکی، متوفی ۷۵٤ھ	مؤسسۃ الریان ۲۰۰٦
الزہد الکبیر	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی، متوفی ٤۵۸ھ	موسسۃ الکتب الثقافیۃ ۱۹۸۷
الروض الفائق	شیخ شعیب الحریفیش، متوفی ۸۱۰ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۹۹۵ھ
لطائف المنن والاخلاق	امام عبدالوہاب الشعرانی، متوفی ۹۷۳ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۲۰۰۰
حلیۃ الاولیاء	حافظ ابو نعیم احمد بن عبداللہ متوفی ٤۳۰ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۹۹۷ھ
جذب القلوب	شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی ۱۰۵۲ھ	النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور
اخبار الاخیار	شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی ۱۰۵۲ھ	فاروقی اکیڈمی گمبٹ

تذکرہ امام احمد رضا	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
تذکرہ صدر الشریعہ	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
ماہنامہ اشرفیہ، صدر الشریعہ نمبر	☆☆☆	جامعہ اشرفیہ مبارک پور
سیّدی قطب مدینہ	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
سیدی ضیاء الدین احمد القادری	شیخ محمد عارف ضیائی	حزب القادریہ لاہور
تعارف امیر اہلسنت	مؤلفین شعبہ اصلاحی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
وضو کا طریقہ	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
وضو اور سائنس	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
ابلق گھوڑے سوار	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
غیبت کی تباہ کاریاں	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
نیکی کی دعوت	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
مسواک شریف کے فضائل	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
عاشقانِ رسول کی 130 حکایات	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
حافظہ کیسے مضبوط ہو؟	مؤلفین شعبہ بیانات دعوت اسلامی المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
اعرابی کے سوالات اور عربی آقا کے جوابات	مؤلفین شعبہ اصلاحی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
فضائل دعا	رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
فیضانِ علم و علما	رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
ثواب بڑھانے کے نسخے	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
جیسی کرنی ویسی بھرنی	مؤلفین شعبہ اصلاحی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
حرص	مؤلفین شعبہ اصلاحی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
جنت کی تیاری	مؤلفین شعبہ رسائل دعوت اسلامی المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
مدنی پنج سورہ	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟	مولانا آصف اقبال مدنی	نور شریعت اکیڈمی کراچی
حدائق بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
ذوق نعت	مولانا حسن رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۹ھ
قبالۂ بخشش	جمیل الرحمن خان قادری رضوی، متوفی ۱۳۴۳ھ	ضیاء الدین پبلیکیشنز کراچی
وسائلِ بخشش مرمّم	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی

اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع میں بیانات کا شیڈول

978-969-722-169-1

01013218

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net